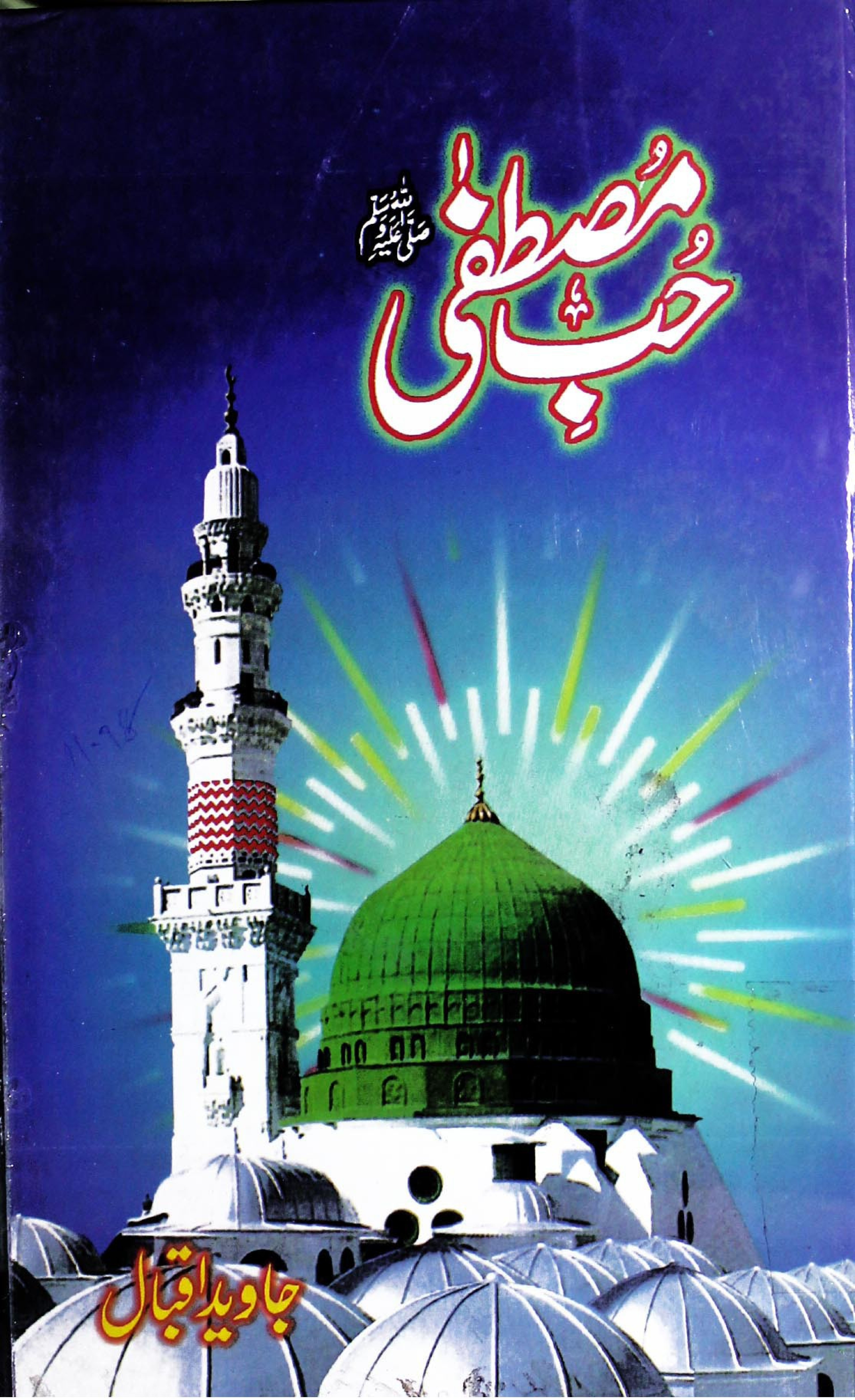

Marfat.com

Marfat.com

بسم الله الرحمن الرحيم

Marfat.com

Marfat.com

حبِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

مصنّف

جاوید اقبال

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ــــ کراچی ○ پاکستان

Marfat.com

جملہ حقوق محفوظ ہیں

85061

نام کتاب	حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
مصنف	جاوید اقبال
اشاعت	فروری 2002ء
پبلشرز	ضیاء القرآن پبلی کیشنز، لاہور

ملنے کے پتے

جاوید اقبال

22 Tarring Street Stockton On-Tees (UK)

TS18 1HJ

Tel:- 01642-616786

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

داتا دربار روڈ، لاہور۔ 7220479

فیکس:۔ 042-7238010

e-mail:- zquran@brain.net.pk

Visit us at:- www.ziaulquran.com

Marfat.com

فہرست مضامین

حب مصطفیٰ ﷺ	9
نام محمد ﷺ	11
شان مصطفیٰ ﷺ	16
واقعہ معراج	16
انقلاب اسلام	36
حضور عظیم ﷺ الشان	
انقلابی رہنما	36
فتح مکہ	44
ہجرت	62
ضیافت رسول اللہ ﷺ	65
عید میلاد النبی	67
حب مصطفیٰ ﷺ	112
فضائل و برکات درود شریف	112
اوقات درود شریف	127
آداب درود شریف	130
درود شریف کی برکات کے چند واقعات	133
برکات درود شریف	159
درود ابراہیمی	160
درود خضری	162
درود ہزارہ	162
درود نعمت عظمیٰ	163
درود تاج	164
درود حل المشکلات	166
درود عالی	167
درود قرانی	168
درود نوری	168
درود نقشبندیہ	170
درود چشتیہ	171
درود نعم البدل صدقہ	171
درود العاشقین	172
حکایت	173
درود الفاتح	174
درود حضوری	175
درود مقرب	176
درود ابن کثیر	176
قصیدہ بردہ شریف	177

Marfat.com

درود دعا و دوا	200
درود ثواب	201
درود برکات کثیرہ	201
درود شفاعت	202
درود مشاہدہ	203
درود حفاظت	203
درود بلندی درجات	204
درود منیر	204
درود غوثیہ	206
درود رفاعی	206
درود جمعہ	209
درود حبیب	211

درود مستجاب الدعوات	212
درود اول و آخر	212
درود مصطفیٰ	213
درود باطن	214
درود مجتبیٰ	214
درود تریاق امراض	215
درود کوثر	215
گنبد خضراء	217
اللہ رب العزت کی بارگاہ میں التجاء	218
بارگاہ محبوب خدا حبیب خدا ﷺ میں التجا	219

Marfat.com

بسم اللہ الرحمن الرحیم

إنّ اللہ وملٰئکتہ یصلّون علی النّبی یٰایّہا الّذین اٰمنوا

صلّوا علیہ وسلّموا تسلیما

Marfat.com

مولای صل وسلم دائما ابدا

علی حبیبک خیر الخلق کلهم

Marfat.com

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

میں سب سے پہلے رب العالمین کا لاکھ لاکھ شکر ادا کرتا ہوں۔اس نے مجھے پیارے مصطفیٰ ﷺ کا امتی بنایا۔ مجھے سب سے زیادہ اس پر فخر ہے کہ میں کملی والے آقا کا امتی ہوں۔کالی کملی والے کا یہ سہارا ہے جو لے کر قیامت کے دن رب قدوس کی سب سے بڑی عدالت میں پیش ہوں گا۔

میں سب سے پہلے یہ عرض کرتا چلوں کہ نہ میں عالم ہوں نہ مفتی۔ایک ادنیٰ سا گنہگار بندہ ناچیز۔پیارے آقا ﷺ کا امتی۔پیارے آقا کے غلاموں کا غلام،ایک ادنیٰ سا غلام۔یہ ادنیٰ سا غلام جس کو پیر کرم شاہ کا مرید ہونے کا شرف حاصل ہے۔

عرض یوں ہے۔کہ میں نہ اپنے علم میں اتنی قوت محسوس کرتا ہوں اور نہ فکر میں اتنی پرواز محسوس کرتا ہوں۔کہ پیارے آقا ﷺ کی تعریف کرسکوں ان ہاتھوں کو اس قابل ہی نہیں سمجھتا کہ آقا کی سیرت تحریر کرسکیں۔

اس دیار فرنگ کی سوسائٹی میں رہتے ہوئے میں نے غور وفکر کیا کہ مسلمانوں کی بگڑتی ہوئی حالت کا حل کیا ہے مسلمانوں میں کس چیز کی کمی واقع ہوگئی ہے۔کہ مسلمان دوسری قوموں کی بانسبت کمزور ہوتے جارہے ہیں۔بندہ ناچیز کی ناقص سی عقل اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ آج مسلمانوں میں حب مصطفیٰ ﷺ کی کمی ہوتی جارہی ہے آج کل بہت سے فرقوں نے جنم لیا ہے۔جنہوں نے مسلمانوں کو مختلف گروپوں میں تقسیم کردیا ہے۔

آج مسلمانوں کے دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع اس قدر روشن نظر نہیں آتی جو حضرت ابوبکر،حضرت عمر فاروق،حضرت عثمان غنی،حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے زمانے میں نظر آتی تھی۔

آج ہماری بدحالی کا حل یہی ہے کہ ہمارے دلوں میں عشق مصطفیٰ ﷺ کی شمع بھرپور روشن

Marfat.com

ہو لہٰذا اس چیز کو مدنظر رکھتے ہوئے بندہ ناچیز نے ایک کتاب حب مصطفیٰ ﷺ کے عنوان پر لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ اللہ تعالیٰ اس کام کو پایہ تکمیل تک پہنچائے جس مقصد کے لئے یہ بیان تحریر کیا جارہا ہے وہ مقصد پورا ہو جائے۔ اس بندہ عاجز نے ایک جماعت بنانے کا ارادہ بھی کیا ہے جس کا نام بھی (جماعت حب مصطفیٰ ﷺ) رکھا جائے گا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ کالی کملی والے کے صدقے ہمارے اس نیک ارادے کو پورا فرمائے۔ (آمین)

Marfat.com

نام محمد ﷺ

سبحان اللہ! میرا پیارا رب جو ہر کمزوری اور ہر عیب سے پاک ہے۔ اتنی شان والے رب نے نام محمد ﷺ میں اتنی لذت، اتنی محبت رکھی ہے کہ سرکار کا نام لیتے ہی یہ دل کی گہرائیوں میں اتر جاتا ہے۔ نام مصطفیٰ ﷺ پر پورا زمانہ جھوم اٹھتا ہے۔ سورج، چاند، ستارے سب نام محمد پر جھوم اٹھتے ہیں۔ جب پیارے مصطفیٰ ﷺ عرب کے صحراؤں سے گزرتے درخت اور پتھر بھی نام محمد ﷺ پر فدا ہو جاتے۔ یہ اتنا پیارا نام ہے جب دائی حلیمہ کی کمزور ڈاچی کے کان میں اس کی آواز جاتی ہے اس کی کمزور جان میں پھر سے طاقت آ جاتی ہے۔ اس نام کے صدقے بوڑھی ڈاچی میں پھر جوانی آ جاتی ہے۔ اس ڈاچی کو پتہ چل گیا کہ یہ نام وہ نام ہے جس کے لئے رب تے یہ جہاں اور اگلا جہان بنایا ہے۔

پیارے مسلمانو! جب ایک بے زبان جانور کو نام محمد ﷺ پر وجد آ گیا۔ نام محمد ﷺ پر وہ ڈاچی جھوم اٹھتی ہے۔ عجب ہے۔ کہ ایک مسلمان کو نام محمد پر وجد نہ آئے۔ نام محمد ﷺ پر جھوم نہ اٹھے۔

جاگو جاگو مسلمانوں۔ دیکھو نام محمد ہمیں جگانے کے لئے آیا ہے یہ نام کتنا وجد آفرین ہے۔

صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تجارت کی خاطر مکے سے باہر گئے ہوئے ہیں۔ آپ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو یہ خبر نہیں کہ مکے میں کیا ہو رہا ہے۔ جب تجارت سے واپس آ رہے تھے مکے سے کئی میل دور ایک شخص آپ کو ملا کہنے لگا۔ اے صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ کا دوست (محمد ﷺ) بڑی بڑی عجیب باتیں کرتا ہے۔ وہ کہتا ہے بتوں کی پوجا چھوڑ دو۔ ایک خدا کو مانو میں خدا کا رسول ہوں۔ ہمارے 365 بت جن کو ہم خدا مانتے ہیں یہ ہمارا کام نہیں کر سکتے۔ ایک خدا ہمارے اتنے کام کیسے کرے گا۔

وہاں پر ہی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرما دیا۔ میرا دوست (محمد ﷺ) واقع ہی سچا اور صحیح ہے کیونکہ محمد ﷺ بچپن سے ہی صدیق اور امین ہے۔ میرا دوست اللہ کا سچا رسول ہیں۔

Marfat.com

نام محمد ﷺ لے کر اس دنیا میں مصطفیٰ آئے اس لئے کہ جھوٹ کو جھوٹ اور سچ کو سچ ثابت کر دیں۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا (نام محمد ﷺ) نام ہی اتنا پیارا ہے اور سچا ہے اس میں انسانیت نے سچائی کا درس نام محمد ﷺ سے سیکھا ہے اور قیامت تک سیکھتے رہیں گے۔

جب عرب کی زمین پر جاہلیت کی انتہا تھی۔ خانہ کعبہ میں 365 بتوں کو سجایا گیا تھا عرب کے لوگ خانہ کعبہ میں جا کر رب کی بجائے بتوں کی پوجا کرتے اور عرب کے لوگ اپنی بچیوں کو زندہ دفن کر دیتے، شراب نوشی میں مبتلا رہتے۔ جاہلیت کی اس قدر انتہا تھی کہ اس پر کئی کتابیں لکھی جا سکتی ہیں اور لکھی جا چکی ہیں۔

جاہلیت کے اس اندھیرے میں حضرت مائی آمنہ کے گھر محمد ﷺ کا نور طلوع ہوا۔ محمد کی شکل میں وہ نور آ گیا جو اللہ کے نور سے تخلیق ہوا اور محمد کے نور سے ساری کائنات بنی۔ اللہ اور محمد پر قربان جاؤں۔ ادھر بھی نقطہ نہیں ادھر بھی نقطہ نہیں۔ یہ بھی بے نقطہ وہ بھی بے نقطہ ادھر یعنی (رب العالمین) کا جسم نہیں ہے ادھر پیارے آقا کملی والی سرکار کا سایہ نہیں ہے۔

بس خدا کے بعد سب سے افضل و اعلیٰ سب سے بالا کالی کملی والے آقا محمد ﷺ۔ جب پیارے آقا مکہ معظّمہ سے ہجرت کر کے مدینہ شریف گئے جب مسجد نبوی تعمیر ہوئی۔ ابھی تک باقاعدہ صحیح منبر شریف نہیں بنا تھا۔ جہاں کالی کملی والے آقا بیٹھ کر خطبہ فرماتے۔ یہ صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے۔ آپ لکڑی کے ایک ستون سے ٹیک لگا کر خطبہ دیا کرتے تھے جب صحابہ کرام نے منبر شریف تیار کر لیا میرے پیارے آقا جب لکڑی کے ستون کو چھوڑ کر منبر شریف پر خطبہ فرمانے تشریف لے گئے تو وہ لکڑی کا ستون زار و قطار رونے لگتا ہے۔ وہ اس طرح روتا ہے جیسے ایک معصوم بچے کو ماں سے جدا کر دو تو وہ معصوم بچہ آہ بھر کر ہچکیاں بھر کر ماں کی جدائی کے غم میں روتا ہے۔ آج وہ لکڑی کا ستون میرے پیارے آقا محمد ﷺ سے جدا ہو کر آہ بھر کر زار و قطار روتا ہے۔

عرض کرتا ہے۔ اے کملی والے آقا۔ اتنے پیارے کالی کملی والے آقا آپ کی جدائی میں برداشت نہیں کر سکتا۔ آقا آپ سے جدا ہو کر کیسے رہوں۔ اے مسلمانو! غور کرو لکڑی کا ستون آقا کی جدائی میں زار و قطار روتا ہے عجیب کیفیت ہے کہ پیارے مصطفیٰ ﷺ کے عشق کے اندر ایک لکڑی ہو کر پیار مصطفیٰ ﷺ پر قربان ہے پیارے آقا کی جدائی برداشت نہیں کر سکی اور ایک

Marfat.com

مسلمان۔ مسلمان ہوکر پیارے آقا کی یاد میں آنسو نہ بہائے۔ وہ دل دل ہی کیا ہے جب نام محمد ﷺ آئے اور وہ اس کی یاد میں تڑپ نہ اٹھے۔ وہ آنکھ کتنی بدقسمت آنکھ ہے جو پیارے آقا کے نام پر آنسو نہیں بہاتی۔ جو آنکھ نام محمد پر آنسو نہ بہائے اس آنکھ کا بند ہو جانا ہی بہتر ہے۔ جو دل عشق مصطفیٰ ﷺ سے تڑپ نہ اٹھے اس دل کا جسم سے نکل جانا ہی اچھا ہے۔ نام محمد ﷺ پر ایک مختصر سا واقعہ بیان کرتا چلوں۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانے میں قحط پڑ گیا لوگ بھوکے مرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت یوسف علیہ السلام کو وحی نازل فرمائی۔ پیغام بھجوایا۔ کہ اے پیارے یوسف اعلان فرما دو کہ آپ کے دربار میں لوگ حاضر ہو کر جتنا اناج چاہیں لے لیں۔

حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف سے جب اعلان ہوا تو مخلوق جوق در جوق جمع ہونا شروع ہوگئی جب بہت سے لوگ جمع ہو گئے حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کی یارب العالمین تیرا حکم تھا میں نے اعلان کروا دیا لیکن اب مخلوق کو کیا دوں۔

حکم ہوا۔ پیارے یوسف اپنے مکھڑے سے پردہ اٹھاؤ جو آپ کو ایک بار دیکھے گا اس کو تین مہینے تک بھوک نہیں لگے گی۔ دیدار یوسف سے تین مہینہ تک بھوک نہیں لگتی۔ دیدار محمد ﷺ کی شان دیکھیں۔ ادھر تین مہینے تک بھوک نہیں لگتی ادھر جن کو دیدار نصیب ہو گیا اس کو دونوں جہان میں بھوک نہیں لگتی۔ دیدار مصطفیٰ ﷺ کے بعد دونوں جہان میں کسی شے کی تمنا نہیں رہتی۔ حسن یوسف پر مصر کی عورتیں انگلیاں کاٹ لیتیں تو پتہ نہ چلتا۔ ادھر نام محمد ﷺ پر سر کٹوا دیتے ہیں تو بھی پتہ نہیں چلتا۔ نام محمد ﷺ پر سر کٹانے میں وہ لذت ہے وہ مزہ ہے کہ سر کٹانے والا دعا کرتا ہے اے رب مجھے بار بار زندگی دے میں بار بار نام محمد ﷺ پر کٹ مروں۔

جب میدان محشر میں فرشتے نیک اور پاکیزہ لوگوں کو جنت میں لے جائیں گے جن میں شہید بھی ہوں گے جنہوں نے نام محمد پر سر کٹائے ہوں گے سب سے پوچھا جائے گا کہ واپس دنیا میں جانا چاہتے ہو تو کوئی بھی عالم۔ مفتی نیک بزرگ یہ نہیں کہے گا کہ اے رب العالمین ہم واپس دنیا میں جانا چاہتے ہیں۔

لیکن شہید اس وقت بھی عرض کریں گے اے رب تیری جنت بھی بجا ہے اس میں حور وقصور ہیں۔ سب طرح کی بڑی نعمتیں موجود ہیں اس جنت میں بڑی لذت ہے لیکن تیری قسم جو لذت

Marfat.com

ہمیں نام محمد ﷺ پر سر کٹانے میں آئی وہ اس جنت میں بھی نہیں ہے۔ جنت کی ہر نعمت نام محمد ﷺ پر قربان ہے۔ جس کو اس نام کی لذت مل گئی اس کو خدا کی قسم جنت کی طلب بھی نہیں رہتی۔

بدقسمت ہے وہ انسان جو یہ کہتے پھرتے ہیں کہ نام محمد ﷺ پر انگوٹھے چومنا شرک ہے نام محمد پر انگوٹھے چومنا شرک نہیں۔ میں تو یہ کہتا ہوں کہ نام محمد کو چومنا اس سے بڑی نیکی ہی کوئی نہیں۔ جو شرک کہتے ہیں وہ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔

علامہ ابن حجر عسقلانی فرماتے ہیں۔ یہ صحیح حدیث ہے کہ رب جس پر بہت مہربان ہوتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اس کو رموز اور نکات پر آگاہی عطا کر دیتا ہے ان میں فقاہت نہیں ہے یہ رموز اور اصل حقیقت سے ناواقف ہیں۔

بدقسمت ہے وہ انسان جو نام محمد ﷺ کو نہیں چومتا۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ کے در کے جو کتے ہیں میں ان کی قدموں کی خاک چومنا بھی اپنی سعادت محسوس کرتا ہوں۔ جو فقیر پیارے محمد ﷺ کی گلیوں میں نام محمد ﷺ پر صدا لگاتے ہیں خدا کی قسم وہ دنیا کے بادشاہوں شہنشاہوں سے زیادہ بہتر اور افضل ہیں۔

نام محمد ﷺ کے در کے جو گداگر ہیں ان کی شان بیان کرنے کی بھی مجھے طاقت نہیں ہے محمد ﷺ کے گداگر کی شان اتنی بلند ہے کہ دنیا کے بادشاہوں کو یہ مرتبہ نصیب نہیں ہے۔

نام محمد ﷺ پر امام عالی مقام حضرت امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں جو قربانی دی وہ اپنی مثال آپ ہے۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قربانی نام محمد ﷺ کی روشن دلیل ہے۔ امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں اپنے لخت جگر دودھ پیتے معصوم علی اصغر کو نام محمد ﷺ پر قربان کر دیا۔ فرمایا۔ نانا جان نام محمد ﷺ پر میری اولاد میری جان سب کچھ قربان ہے۔

اگر امام عالی مقام چاہتے تو اقتدار قبول کر کے مال و دولت لے کر آرام کی زندگی گزار سکتے۔ لیکن امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے میدان کربلا میں ثابت کر دیا کہ نام محمد ﷺ سے بڑھ کر نہ دولت ہے نہ تخت و تاج ہے نہ اولاد ہے۔ سب نعمتیں تخت و تاج اولاد، دولت نام محمد ﷺ پر قربان ہیں۔

امام حسین رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی تمام جوان آل کو اپنے نانا جان کے نام نام محمد ﷺ پر

Marfat.com

قربان کر دیا اور امت مصطفیٰ کو یہ سبق دیا کہ تن من جان و مال سب قربان کر دو۔ لیکن نام محمد ﷺ پر آنچ نہ آنے دو۔ لیکن افسوس کی بات ہے کہ آج جس پاک سرزمین پر نام محمد ﷺ کا نور طلوع ہوا تھا اس پاک سرزمین پر آج دیار فرنگ کی مکار افواج نے اڈے بنا لئے ہیں۔ آج دل سے خون کے آنسو بہتے ہوئے نکلتے ہیں کہ اس پاک سرزمین پر دیار فرہنگ کی افواج نے اڈے بنا کر بے حیائی اور مکار معاشرے کو جنم دیا ہے۔ جو مسلمانوں کی آئندہ آنے والی نسلوں کو تباہ و برباد کر دے گا۔

لیکن افسوس اس بات پر ہے کہ اس پاک سرزمین کے بادشاہ وقت جو اپنے آپ کو حرمین شریف کا خادم کہلاتے ہیں دیار فرنگ کی افواج کو پاک سرزمین پر اڈے جمانے کے لئے دعوت دی۔

جب اس نے دیار فرنگ کی مکار افواج کو دعوت دی تو نام محمد ﷺ کی عظمت نام محمد ﷺ کی لاج بالکل پس پشت ڈال دیا۔ اور امام حسین رضی اللہ عنہ کی قربانی کو بھی مدنظر نہیں رکھا۔ کہ امام حسین کی قربانی نے امتی مصطفیٰ ﷺ کو کیا سبق دیا تھا۔ اور آج پاک سرزمین کا بادشاہ وقت اس افواج کو دعوت دے رہا ہے جو شراب نوشی اور عیاشی کو اپنی زندگی کا ایک حصہ سمجھتی ہے۔

جاگو جاگو۔ مسلمانو! آج پیارے مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کو بچانے کے لئے نام محمد ﷺ کو بچانے کے لئے قربانی کی ضرورت ہے۔ آؤ مسلمانو! آج تن من کی قربانی لگا کر یہ ثابت کر دو کہ نام محمد ﷺ پر آج بھی مسلمان اپنا سب کچھ قربان کر دیتے ہیں۔ یہ قربانی تبھی دی جا سکتی ہے جب ہم میں حب مصطفیٰ ﷺ ہو گی۔

Marfat.com

شان مصطفیٰ ﷺ

واقعہ معراج

سُبْحٰنَ الَّذِیْٓ اَسْرٰی بِعَبْدِہٖ لَیْلًا مِّنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا الَّذِیْ بٰرَکْنَا حَوْلَہٗ لِنُرِیَہٗ مِنْ اٰیٰتِنَا ؕ اِنَّہٗ ھُوَ السَّمِیْعُ الْبَصِیْرُ ①

(پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے عبد مقدس کو۔ رات کے تھوڑے سے حصے میں مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک بابرکت بنادیا جس کے گردونواح کو تاکہ اپنے عبد مقدس کو ہم اپنی قدرت کی نشانیاں دکھائیں بے شک وہ سمیع وبصیر ہے۔)

ھو ہ ضمیر کا مرجع مفسرین کرام نے اللہ تعالیٰ کو بھی قرار دیا ہے اور نبی پاک ﷺ کو بھی قرار دیا ہے۔

اگر اللہ تعالیٰ کو قرار دیا جائے تو اس کے معنی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ سمیع وبصیر ہے۔ اور نبی کریم ﷺ کو قرار دیا جائے تو اس کے معنی یہ ہوں گے کہ معراج کی رات میرے کملی والے آقا ﷺ قاب قوسین کی منزلوں میں جلوہ گر ہو کر بے حجاب اپنے رب کو دیکھنے والے تھے۔

بندہ ناچیز اپنے ناقص علم کے مطابق اب واقعہ معراج پر چند تفسیری فوائد تحریر کرے گا۔ تاکہ پڑھنے والے حضرات کو پتہ چل جائے کہ یہ بات کس پایہ کی ہے۔

واقعہ معراج حضور تاجدار مدینہ ﷺ کملی والے آقا کے عظیم الشان معجزوں میں سے ایک عظیم الشان معجزہ ہے۔ شان مصطفیٰ ﷺ کو قرآن کی روح سے دیکھو سبحان اللہ۔ اللہ تعالیٰ میرے آقا کملی والے کی شان بیان کرنے سے پہلے اپنی پاکیزگی بیان فرماتا ہے۔ پاک ہے وہ ذات یعنی جو ہر عیب اور کجروی سے پاک ہے رب فرماتا ہے۔ میں وہ ذات ہوں جو ہر عیب اور کمزوری سے پاک ہے۔ دیکھو وہ ذات میرے کملی والے آقا کی تعریف فرماتی ہے جو ہر عیب سے پاک ہے۔ تو

Marfat.com

پھر میں اور آپ کیا چیز ہیں۔ ہماری حیثیت ہی کیا ہے۔ کہ تاجدار مدینہ کی تعریف کر سکے۔ میں تو خدا کی قسم اپنے آپ کو اتنا ادنیٰ عاجز و مسکین محسوس کرتا ہوں کہ گنہگار بندہ میں اتنی توفیق ہی نہیں ہے کہ سرکار کی شان بیان کرسکوں۔ یہ سرکار مدینہ کا ہی صدقہ ہے کاش میں مدینہ کی وادی، خاک مدینہ کا ایک ذرہ ہوتا جہاں سرکار کے قدم لگتے کاش میں اس خاک کا ذرہ ہوتا۔ خاک مدینہ کا ایک ذرہ مجھ جیسے لاکھوں کروڑوں انسانوں سے زیادہ افضل ہے۔ میں سرکار کی سیرت بیان کروں تو کیا کروں جب رب العالمین خود سرکار مدینہ کا ثنا خواں ہے۔ رب خود پیارے آقا کی تعریف فرماتا ہے۔ تو پھر کسی بندے میں اتنی ہمت کہاں کہ وہ سرکار کی تعریف کر سکے۔ یہ سب سرکار مدینہ کی رحمت کا صدقہ ہے۔ میں ان کی رحمت کی آغوش میں آ کر یہ سب کچھ بیان کر رہا ہوں۔

پاک ہے وہ ذات جس نے سیر کرائی اپنے عبد مقدس کو۔

ذرا غور کرو تو پتہ چلتا ہے کہ دعویٰ نبی کریم ﷺ نے جانے کا نہیں کیا۔ اگر آپ جانے کا دعویٰ کرتے تو دیکھا جاتا کہ آپ جاسکتے ہیں یا کہ نہیں۔ آپ نے جانے کا دعویٰ نہیں کیا۔ دعویٰ اللہ تعالیٰ نے لے جانے کا کیا ہے اب دیکھا جائے گا کہ اللہ تعالیٰ بھی لے جاسکتا ہے یا کہ نہیں جب ہر مسلمان کا یہ عقیدہ ہے کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے جب وہ ہر چیز پر قادر ہے تو وہ اپنے حبیب کو لے جانے پر قادر ہے۔ یہ بات میں نے اس انداز سے تحریر کی ہے کہ بہت سے حضرات نبی پاک ﷺ کے جانے پر شک وشبہ رکھتے ہیں۔

ورنہ ہمارا ایمان اور عقیدہ یہ ہے کہ سرکار مدینہ بھی جانے کا دعویٰ فرماتے تو ہم آمنا وصدقنا کہتے۔ کیونکہ مومن کا کام یہ نہیں کہ جس پر ایمان لائے اس کی بات پر اعتراض کرے۔ مومن کا کام یہ ہے کہ اپنے نبی کی بات کو مان لے۔ لیکن اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے وہ جانتا تھا کہ لوگ اعتراض کریں گے۔ کہ بتاؤ کہ آپ عرش پر کیسے گئے اتنے تھوڑے سے وقت میں اتنی لمبی سیر کر کے کیسے آ گئے۔ رب نے فرمایا کہ دعویٰ میں لے جانے کا کرتا ہوں اگر کسی کم بخت کو اعتراض کرنا ہو تو تیری ذات پر نہ کرے میری ذات پر اعتراض بے شک کرتا رہے۔ پھر میں جانوں اور وہ جانے اس ابتدائی جملے میں رب نے تمام اعتراضات کو ختم کر کے رکھ دیا۔ دوسری بات جو وضاحت کے قابل ہے۔ واقعہ معراج کی مزید تشریح تحریر کرنے سے پہلے اس پر میں کچھ روشنی ڈالنا چاہتا ہوں۔

بعبدہ فرمایا۔

Marfat.com

یہ نقطہ ذرا قابل وضاحت ہے۔ بہت سے حضرات جن کو میرے پیارے آقا ﷺ سے دلی محبت نہیں ہے اور جو اپنی مرضی سے قرآن پاک کی تفسیر بیان کرتے ہیں وہ یہ کہتے ہیں کہ یہاں حضور ﷺ کو عبد کہا گیا ہے لفظ عبد استعمال کیا گیا ہے۔

پہلے بات تو یہ ہے کہ حضور نبی کریم ﷺ کے لئے یہ صرف لفظ عبد استعمال نہیں کیا گیا۔ جہاں کہیں بھی لفظ استعمال کیا گیا اضافت کے ساتھ استعمال کیا گیا۔ یعنی بعبدہ۔ عبدہ۔ عبدنا۔ انہوں نے ھو کو چھوڑ دیا اور عبد کو لے لیا۔ اسی ھو میں سب راز ہیں اسی ھو میں سب کچھ ہے۔

اس ھو کے راز کو پہنچنا ہو تو اس سے پوچھو جو ھو ھو کرتا ہو۔ اس سے پوچھو جو ھو ھو کر کے باھو ہو گیا۔

علامہ اقبال فرماتے ہیں۔

عبد دیگر عبدہ چیز دیگر این سراپا انتظار او منتظر

عبد وہ ہے جو اس انتظار میں ہو کہ میرا رب مجھ سے راضی ہو جائے۔

عبدہ کی وہ شان ہے کہ اب اس انتظار میں ہوتا ہے کہ یہ میرا بندہ مجھ سے راضی ہو جائے ہم ہیں عبد۔ سرکار ہیں عبدہ۔

اسی واسطے اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ یہ میری بارگاہ میں آنے والا میرا بندہ ہے۔ اللہ ان پر حاکم ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو روتے عجز وانکساری کرتے۔ لیکن جب مخلوق کے سامنے آتے تو اشارہ کرتے چاند کے دو ٹکڑے ہو جاتے۔ اشارہ کرتے درخت اور پتھر چل کر آتے۔ رب کی بارگاہ میں عاجز اور مخلوق کے سامنے حاکم۔ ان کی شان عاجز بھی حق اور ان کی شان قدرت بھی حق۔ تو معراج کی رات میرے آقا اللہ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے تو رب نے فرمایا یہ میری بارگاہ میں آئے میرا بندہ ہے۔ جب میرے آقا تمہارے پاس آئے تو رب نے کیا فرمایا۔

ایک آیت میں فرمایا: **لَقَدْ جاکم رسول**۔ بے شک آگئے تمہارے پاس رسول۔

رب فرماتا ہے۔ جانتے ہو کہ تمہارے پاس کون آیا ہے ہمارے رسول تشریف لائے ہیں۔

ایک آیت میں فرمایا۔ قد جاکم من اللہ نور بے شک تمہارے پاس آ گیا اللہ کا نور۔ ایک آیت میں فرمایا۔ بے شک آ گیا تمہارے رب کی طرف سے برہان یعنی سراپا معجزہ سراپا نور۔

پھر ایک آیت میں فرمایا۔ تمہارے رب کی قسم کوئی مومن ہو نہیں سکتا جبکہ دنیا کے ہر معاملات

Marfat.com

میں تمہیں اپنا حاکم نہ مانے۔

جب میرے تمہارے پاس آئے۔تو فرمایا کہ یہ ہمارے رسول ہیں یہ سراپا نور ہے۔ جب وہی رسول اللہ کی بارگاہ میں جاتا ہے تو رب فرماتا ہے۔ یہ میری بارگاہ میں آنے والا میرا بندہ ہے۔

اس کو ایک مثال دے کر سمجھاؤں۔ کیونکہ مثال دینے سے بات عام آدمی کی سمجھ میں جلدی آ جاتی ہے۔ ایک بادشاہ ہو۔ بڑے جاہ وجلال والا بڑی عظمت والا بڑے مرتبے اور کمال والا۔ وہ بادشاہ جب اپنی ماں کے پاس جائے گا ماں دور سے دیکھے گی کہے گی سبحان اللہ میرا بیٹا آ رہا ہے۔ بادشاہ ماں کے پاس جائے گا جھک کر سلام کرے گا ماں پشت پر ہاتھ پھیرے گی دعائیں دے گی۔ جب وہ بادشاہ قوم کے سامنے جائے گا تو قوم بھی دیکھ کر کہنے شروع کر دے کہ بیٹا آ رہا ہے بیٹا آ رہا ہے وہ قوم لائق اور مہذب قرار پائے گی ہرگز نہیں۔ بادشاہ بیٹا ہے اپنے ماں باپ کا۔ ماں کا حق ہے اس کو بیٹا کہے قوم کا حق ہے اس کو بادشاہ کہے۔ بلاشبہ نبی کریم ﷺ اللہ کے بندے ہیں اللہ کا حق ہے ان کو بندہ کہے۔ میرے تمہارے آقا و مولا ہیں۔ ہمارا حق ہے کہ ان کو اپنا آقا و مولا کہیں۔

ایک اور بات قابل وضاحت ہے کہ جب انسان کی حیثیتیں مختلف ہوتی ہیں تو اللہ کے حضور بھی یعنی حیثیت کے مطابق مخاطب کرنا۔ بولنے کے منہ بھی مختلف بنائے ہیں۔ مثال کے طور پر۔

بحیثیت ایک انسان میں بیٹا ہوں۔ بحیثیت انسان میں ایک شاگرد بھی ہوں۔ اور استاد بھی ہوں۔ میرا منہ بنا ہے اپنے ماں باپ کو والدین کہنے کے لئے۔ میرے استاد کا منہ بنا ہے مجھے شاگرد کہنے کے لئے۔ میرے شاگرد کا منہ بنا ہے مجھے استاد کہنے کے لئے۔

میرے منہ سے وہ بات اچھی لگے گی جو میرے منہ کے مطابق ہوگی مناسب ہوگی۔ اگر میں یہ کہنا شروع کر دوں کہ باپ میرا بھائی ہے تو میرے منہ کے لائق نہیں ہے۔ میرا منہ بنا ہے میرے باپ کو باپ کہنے کے لئے میرے منہ سے وہ بات اچھی لگے گی جو میرے منہ کے مطابق ہوگی۔

بے شک نبی کریم ﷺ اللہ کے بندے ہیں۔ لیکن میرے تمہارے آقا و مولا ہیں۔ ہمارا منہ بنا ہے ان کو آقا و مولا کہنے کے لئے۔ ان کو اپنا رسول کہنے کے لئے۔ ہمارے منہ سے وہ بات اچھی لگے گی جو ہمارے منہ کے مطابق ہوگی۔

اگر کوئی صاحب یہ کہیں کہ بوجہ اولاد آدم ہونے کے اگر حضور ﷺ کو بھائی کہہ دیا یا ان کی بڑے بھائی سی تعظیم کرنی چاہئے۔ تو کون سی بے ادبی یا گستاخی ہے۔ تو میں اس صاحب سے یہ کہتا

Marfat.com

ہوں کہ فرعون بھی آدم کی اولاد ہے۔ نمرود بھی آدم کی اولاد ہے بڑے بڑے کافر سب آدم کی اولاد ہیں تو صاحب جی تو فرعون کے چھوٹے بھائی اور وہ تمہارا بڑا بھائی۔ تو مولوی صاحب جی آپ کو دکھ تو نہیں ہونا چاہئے ظاہر بات ہے کہ اس سے مولوی صاحب اونچی شلوار والے مولوی صاحب کو آگ لگ جائے گی۔ کہ آپ نے اونچی شلوار والے صاحب کو فرعون کا بھائی بنا دیا ہے جس طرح تم کو آگ لگی ہے اسی طرح جب تو رسول اللہ ﷺ کا بھائی بنتا ہے تو ایمان والوں کو بھی اسی طرح آگ لگتی ہے۔

خاک مصطفیٰ ﷺ پر قربان ہونے والے جان نثار ایمان والے یہ کہتے ہیں۔ بھائی نہ بنو۔ سرکار کو اپنا آقا و مولا بناؤ۔ ان کی قدموں کی خاک پر ہمارے ماں باپ قربان ہو جائیں ہم کیا چیز ہیں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم جب آپ ﷺ سے گفتگو فرماتے تھے۔ تو فرمایا کرتے یارسول اللہ ہمارے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ صحابہ کرام بھی آپ ﷺ پر ماں باپ قربان کر دیتے۔

اگر کوئی بندہ اٹھ کر یہ کہے کہ حضور ﷺ ہمارے جیسے بشر ہیں۔ یا ہمارے جیسے بندے ہیں تو اس کو یہ کہتے ہوئے شرم آنی چاہئے کہ میرے آقا جہاں سے گزرتے درخت اور پتھر ﷺ کے ترانے گاتے۔ میرے آقا چلیں تو درخت اور پتھر بھی سلام عرض کریں۔ تم چلو تو انسان بھی تم کو مشکل سے سلام کریں تمہیں دیکھ کر انسان سلام کرنے کی بجائے منہ پھیر لیں۔ تو اس کے باوجود بھی تم یہ دعویٰ کرو کہ آقا ہمارے جیسے ہیں۔ تو تم کو شرم آنی چاہئے۔ جو پیارے آقا کو اپنے جیسا سمجھتا ہے۔ وہ بے ادب گستاخ رسول ہے تو ایسا مسلمان کبھی بھی اپنی منزل کی طرف نہیں پہنچ سکتا۔ جس میں ادب نہیں ہے۔ جو راز کی باتیں نہیں جانتا میاں محمد صاحب کھڑوی نے اس کا ترجمہ یوں کیا ہے۔ آپ فرماتے ہیں۔

بے ادباں مقصود نہ حاصل وچ درگاہ نہ ڈھوئی
ول منزل مقصود نہ پہنچے باجھ ادب تے کوئی

رسول پاک ﷺ کا عشق، سچی محبت ان کا ادب واحترام ہی انسان کی اصل منزل ہے مختصر طور پر میں نے لفظ عبد پر تحریر کیا ہے۔ اب میں مزید واقع معراج کی تشریح کرتا ہوں۔

رجب کی 27 شب تھی ہجرت سے پہلے جب میرے پیارے آقا ﷺ کو جسمانی معراج نصیب ہوئی۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین کو حکم دیا کہ اے جبرائیل بہشت میں جاؤ اور

Marfat.com

وہاں سے ایک حسین وجمیل براق لے لو۔ اور 70 ہزار فرشوں کو ساتھ لیا اور در مصطفیٰ ﷺ پر پہنچ گئے یہاں میں بہت سی چیزیں چھوڑ گیا ہوں کیونکہ اگر تفصیل کے ساتھ تحریر کروں تو شاید مجھے کتنی کتابیں لکھنی پڑیں۔ تب بھی واقع معراج بیان نہ کرسکوں تحریر نہ کرسکوں۔ حضرت جبرائیل امین نے پیارے مصطفیٰ ﷺ کو اٹھایا رب کا سلام پہنچایا۔

عرض کیا! یارسول اللہ اے پیارے آقا۔ رب آپ کے دیدار کا مشتاق ہے ذرا توجہ کرو کہ جبرائیل امین کیا عرض کررہے ہیں۔ یا پیارے رسول کملی والے پیارے آقا رب آپ کے دیدار کا مشتاق ہے۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ کی عظمت کا اندازہ لگاؤ شان مصطفیٰ ﷺ کو سمجھو۔ کہ رب قدوس کیا فرمارہا ہے کہ اے پیارے محبوب ہم آپ کے دیدار کے طلب گار ہیں حضرت سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام میرے آقا کے جدامجد کو رب کے جلوؤں کی طلب ہے۔ تڑپ ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ میں اپنے رب کی تلاش میں جارہا ہوں۔ آپ کو دیدار الٰہی کی اتنی تڑپ ہے آپ بیابان جنگلوں میں رب کی تلاش کرتے ہیں رب کی جلوؤں کی خاطر مارے مارے پھرتے ہیں۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدل سفر کرتے ہیں کوہ طور پر جاتے ہیں وہاں جاکر سوال کرتے ہیں عرض کرتے ہیں کہ اے رب اپنا دیدار کروادے حکم الٰہی ہوتا ہے اے موسیٰ (لن ترانی) تو نہیں دیکھ سکتا اے موسیٰ تم میں اتنی ہمت نہیں کہ رب قدوس کے جلوؤں کی جھلک دیکھ سکو۔ ادھر میرے آقا کی شان دیکھو کہ رب قدوس جبرائیل امین کو براق دے کر 70 ہزار فرشتے دے کر بھیجتا ہے کہ جاؤ حبیب سے کہو کہ موسیٰ کلیم اللہ میرے دیدار کا مشتاق تھا۔ محبوب میں تیرے دیدار کا مشتاق ہوں ادھر رب کے جلوئے جو دیدار مصطفیٰ ﷺ کی تلاش میں ہیں جو اتنی شان والا ہے جس کو رب نے اتنی شان عطا کی ہے۔ اس کی تعریف میرے جیسا ادنیٰ کم عقل انسان کیسے تحریر کرسکتا ہے۔

میرے اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی روح تڑپ اٹھتی ہے عشق مصطفیٰ ﷺ جوش مارتا ہے آپ نے بڑے پیارے اشعار تحریر کئے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں۔

پیکر رحمت میں سما تھا کہ پیغام یہ لیا
چلئے چلئے حضرت تمہاری خاطر کشادہ ہیں وہ

Marfat.com

تبارک اللہ شان تیری تجھ کو زیبا ہے بے نیازی
کہیں تو وہ جوش لن ترانی کہیں یہ تقاضے وصال کے تھے

پیارے آقا ﷺ اٹھے چشمہ زم زم پر تشریف لے گئے وضوفرمایا۔ جنتی جوڑا زیب تن کیا جبرائیل امین نے براق حاضر کر دیا۔ 70 ہزار فرشتے براتی بن کر ارد گرد کھڑے ہو گئے حضرت جبرائیل امین نے رقاب تھام لی۔ حضرت میکائیل نے مہار پکڑ لی۔ اندازہ لگاؤ کہ جس کی رقاب سارے فرشتوں کا سردار پکڑے اس سوار کی عظمت کا کیا عالم ہوگا۔ اس سوار کی عظمت اس سوار کی شان کتنی بلند ہے جب کی رقاب سارے فرشتوں کا سردار پکڑتا ہے میکائیل نے مہار تھام لی۔ ستر ہزار فرشتے براتی بن بن کر ارد گرد ہو گئے۔ کتنا پیارا سماں ہوگا حضرت جبرئیل نے رقاب پکڑی ہوئی۔ حضرت میکائیل نے مہار تھامی ہوئی ہے۔ کملی والے آقا براق پر سوار ہیں۔ سواری بھی نور (حضور ﷺ دلہا بھی نور) براتی بھی نور۔ پورا سما نور ہی نور ہے آج آقا کی سواری فرش سے عرش کی طرف جا رہی ہے۔ فرش سے لے کر عرش تک نور ہی نور ہے۔

براق ایک روحانی جانور تھا۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں۔ اس کی شکل انسانوں جیسی تھی۔ اور اس کا وجود گھوڑے جیسا تھا اس کی پرواز کا یہ عالم تھا آقا فرماتے ہیں جہاں اس کی نظر کی انتہا ہوتی تھی وہاں اس کا اگلا قدم ہوتا تھا اس واسطے رب نے فرمایا۔ براق جس کا مادہ ہے۔ برق۔ برق کہتے ہیں آسمانی بجلی کو۔ یہ جو انسانوں کی ایجاد کی ہوئی بجلی خوب ہے۔ اس کی رفتار ایک لاکھ چھیاسی ہزار میل فی سیکنڈ ہے۔ جب انسانوں کی ایجاد کی ہوئی بجلی اتنی تیز رفتار ہو سکتی ہے تو وہ رب کا بھیجا ہوا روحانی طیارہ اس کی رفتار کا کیا عالم ہوگا۔

لیکن افسوس کی بات ہے کہ ہم امریکہ اور روس کے بنائے طیاروں کی پرواز پر شک نہیں کرتے ان کی رفتار اور پرواز کو ہم مان لیتے ہیں لیکن رب کے بھیجے ہوئے براق طیارے کی پرواز پر شک کرتے ہیں۔ حضور ﷺ کا براق پر سوار ہونا۔ روحانی طیارے پر فرش سے لے کر عرش تک سفر کرنا۔ سائنسی لحاظ سے بھی اس واقع کی بڑی حیثیت ہے آج کی جدید سائنس نے اس واقع کو مزید سچ ثابت کر دیا ہے میں اس پر مزید آگے چل کر بحث کروں گا۔

پہلے حضور ﷺ کی نورانی برات کے ذکر پر روشنی ڈال دوں۔ چلئے جی سواری بھی نور۔ براتی بھی نور۔ دلہا بھی نور۔ یہ پیاری برات مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ کی طرف روانہ ہوتی ہے چلتے چلتے

85061

Marfat.com

راستے میں کوہ طور آ گیا۔ حضرت جبرائیل امین نے فرمایا پیارے آقا یہ وہ پہاڑی ہے جہاں موسیٰ علیہ السلام رب سے ہمکلام ہوتے تھے یہ کوہ ہے طور یہاں پر سرکار اتریئے اور دو رکعت نفل ادا کیجئے۔ حضور ﷺ اترے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی آگے چلتے چلتے ایک گاؤں آیا جس کا نام ہے مدین حضرت جبرائیل امین نے فرمایا۔ یارسول اللہ۔ اس گاؤں میں اللہ کے نبی حضرت شعیب علیہ السلام رہتے تھے یہاں بھی اتر کر دو رکعت نفل ادا کیجئے حضور ﷺ نے وہاں بھی دو رکعت نماز ادا فرمائی آگے چلتے چلتے ایک مقام آیا جس کا نام ہے۔ یروشلم۔ حضرت جبرائیل امین نے کہا یارسول اللہ یہ وہ مقام ہے جہاں اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت ہوئی تھی یہاں بھی اتر کر دو رکعت نماز ادا کیجئے۔ حضور ﷺ نے وہاں بھی اتر کر دو رکعت نماز ادا فرمائی یہاں سے ایک اہم مسئلہ ثابت ہوا۔ کہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے جانا اور وہاں پر تبرکاً نفل پڑھنا شرک نہیں ہے بلکہ میرے آقا و مولا کملی والے آقا کی سنت ہے۔ کیونکہ جبرائیل امین نے جو حضور کو فرمایا کہ پیارے آقا یہاں اتریئے اور نماز ادا کیجئے جبرائیل امین نے اپنی طرف سے نہیں اللہ کے حکم سے کہا۔ قرآن پاک میں یہ واضح ہے کہ فرشتے وہی کرتے ہیں جو ان کو حکم دیا جاتا ہے اللہ تعالیٰ کا حکم تھا۔ کہ اے جبرائیل میرے حبیب کو ان مقامات پر اتارنا۔ تاکہ میرے حبیب ﷺ کی امت پر یہ واضح ہو جائے کہ مقامات مقدسہ کی زیارت کے لئے جانا اور وہاں پر تبرکاً نفل پڑھانا میرے آقا کی سنت ہے۔ شرک کے بادشاہوں کو جب یہ پتہ چلا کہ حضور کے یہاں یہاں قدم آئے انہوں نے وہاں پر مسجدیں تعمیر کروائیں بعض لوگوں نے اس کو شرک سمجھ کر مسجدوں کو گرادیا۔ مقامات مقدسہ کے نام و نشان مٹا دیئے۔ استغفر اللہ یہ شرک نہیں ہے۔ یہ میرے آقا کی سنت ہے قرآن و حدیث سے مسئلہ ثابت ہے جو لوگ اس کو شرک کہتے ہیں وہ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ ان میں فقاہت نہیں ہے یہ اصل حقیقت سے دور بھاگتے ہیں یہ بھی بیان کرتا چلوں کہ جو اصل حقیقت کو نہیں مانتے وہ کون ہیں۔

ایک دن شیطان موسیٰ علیہ السلام کو ملا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے فرمایا اے شیطان تو کتنا اچھا تھا۔ سارے فرشتوں کا سردار تھا تو نے آدم کو سجدہ نہیں کیا تو مردود ہو گیا۔ اگر اب بھی تم رب سے معافی مانگو۔ تو میں تیری سفارش کرتا ہوں ہو سکتا ہے۔ کہ رب مہربانی فرما دے شیطان نے عرض کی اے موسیٰ علیہ السلام آپ اللہ کی بارگاہ میں جاؤ۔ رب سے سفارش کرو ہو سکتا ہے رب

Marfat.com

مہربانی فرمادے۔ موسیٰ علیہ السلام کوہ طور پر پہنچے رب سے عرض کی اے رب العالمین۔ تو بڑا غفور و رحیم ہے اے رب شیطان نے تیری لاکھوں برس عبادت کی ہے کسی کو تیرا شریک نہیں ٹھہرایا۔ اے رب آخر بندوں سے غلطیاں ہو جاتی ہیں شیطان بڑا عبادت گزار تھا اے رب میں تیری بارگاہ میں سفارش کرتا ہوں کہ اس کی غلطی معاف فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے موسیٰ تم ہماری بارگاہ میں بڑے وجیہ ہو بڑے مرتبے و شان والے ہو۔ تم سفارش کرتے ہو ہم تمہاری سفارش رد نہیں کرتے۔ جاؤ شیطان سے کہہ دو کہ آدم کو سجدہ نہیں کیا تو آدم کی قبر کو ہی سجدہ کر دے۔ ہم راضی اور غلطی معاف۔

موسیٰ علیہ السلام بڑے خوش ہوئے واپس آئے۔ فرمایا۔ ابلیس بڑا مردود تو بڑا سستا چھوٹ گیا۔ رب نے بڑی مہربانی فرمادی آپ نے فرمایا اے شیطان۔ رب نے تو بڑی مہربانی فرمائی ہے ہماری سفارش کام آگئی ہے۔ رب فرماتا ہے کہ آدم کو سجدہ نہیں کیا آدم کی قبر کو سجدہ کر دو۔ ہم راضی اور غلطی معاف۔

وہ تھا شیطان۔ شیطان کہنے لگا۔ ذرا خیال کرو میں تو زندہ کا قائل نہیں ہوں۔ جا کر قبر کو سجدہ کروں میں مردود رہنا گوارا کرلوں گا لیکن آدم علیہ السلام کی قبر کو سجدہ نہیں کروں گا۔

رب کا یہ حکم دینا اس بات کی دلیل ہے کہ جو زندگی میں قابل تعظیم ہے وہ بعد از وفات بھی قابل تعظیم ہے۔ یہ مسئلہ قرآن اور حدیث سے ثابت ہے۔ جو لوگ شرک کرتے ہیں وہ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ یہاں کسی کو یہ شک نہ پڑھے نبی پاک ﷺ کامل اکمل شریعت کو لے کر آئے اس میں اللہ کے سوا کسی کو تعظیماً سجدہ حرام ہے۔ پہلے سجدہ جائز تھا تو اللہ نے حکم دیا اب نبی پاک ﷺ کی شریعت میں کسی کو سجدہ جائز نہیں ہے سوائے اللہ کے۔ اسی واسطے ہم بغیر سجدے کے اللہ والوں کے مزارات کی تعظیم کرتے ہیں مطلقاً قبر کی تعظیم ناجائز نہیں ہے اگر یہ ناجائز ہوتی تو اللہ اس کا حکم کبھی نہ دیتا۔

میں عرض کرتا چلوں۔ کہ جیسے بہت سے ہمارے مسلمان بھائی حج کے لئے تشریف لے جاتے ہیں قبلہ شریف میں ایک مقام ہے جس کا نام مقام ابراہیم ہے وہاں جا کر نماز پڑھنا زیادہ فضیلت کا موجب ہے وہاں نماز پڑھنے سے زیادہ ثواب ملتا ہے۔ رب نے عقل دی ہے ذرا سوچو کہ مقام ابراہیم کیا ہے ایک پتھر ہے۔ جہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے ہزاروں سال پہلے

Marfat.com

قدم رکھے اور اٹھا لئے۔ اب جہاں اللہ والوں کے قدم آجاتے ہیں وہاں جا کر نماز پڑھنا زیادہ ثواب اور فضیلت کا موجب ہے تو جہاں وہ سر سے لے کر پاؤں تک آرام فرما ہوں۔ وہاں جا کر نفل پڑھنا کس طرح شرک ہوسکتا ہے۔ اللہ والوں کے مزارات کی تعظیم کرنا حقیقت میں اللہ والوں کی تعظیم ہے جو وہ اس میں آرام فرما ہوئے ہیں۔ لیکن اصل میں یہ تعظیم وہ کرتا ہے جس کے دل میں ادب واحترام اور تقویٰ ہوتا ہے اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے۔

"وہ لوگ جو رسول اللہ کے دربار میں اپنی آوازوں کو بلند نہیں کرتے ادب واحترام کرتے ہیں اصل میں یہ وہ لوگ ہیں جن کے دلوں کو اللہ تعالیٰ نے تقویٰ کے لئے پرکھ لیا ہے۔"

ایک ہوتا ہے ظاہری تقویٰ اور ایک ہوتا ہے باطنی تقویٰ۔ یہ لوگ ظاہری تقویٰ پر یقین رکھتے ہیں۔ لمبی داڑھی، ماتھے پر مہراب، بڑا لمبا کرتا، دور سے ایسا معلوم ہو جیسے جنید بغدادی کا مرید ہے۔ لیکن جب ادب واحترام کا مسئلہ آئے تو منہ پھیر لے۔ جو اللہ والوں کی تعظیم نہیں کرتے اور اللہ والوں کے مزار کی تعظیم نہیں کرتے حقیقت میں وہ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہوئے۔ رموز اور اسرار کو سمجھنا ان کے بس کی بات نہیں ہوتی رموز اور اسرار کو وہ سمجھتا ہے جس کے دل میں تقویٰ ہو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ شعائر اللہ کی تعظیم حقیقت میں دلوں کا تقویٰ ہے۔ رب تعالیٰ سے عرض کرو کہ یا رب العالمین شعائر اللہ کیا چیز ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے صفا اور مروہ دونوں پہاڑ ہیں شعائر اللہ میں سے ہیں دنیا میں بڑے بڑے سرسبز شاداب پہاڑ ہیں جن کو اللہ تعالیٰ نے شعائر اللہ قرار نہیں دیا۔ یہ دونوں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں شعائر اللہ میں سے کیوں ہوگئیں۔ اس لئے ان پہاڑیوں پر اللہ کی بندی حضرت مائی ہاجرہ علیہ السلام کے قدم آئے تھے۔ جب ان کو حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے لئے پانی کی تلاش تھی انہوں نے قدم رکھے اور اٹھا لئے تو اللہ تعالیٰ نے قیامت تک ان پہاڑیوں کو شعائرا للہ قرار دے دیا۔ کہ جہاں اللہ کی بندی کے قدم آئے وہ پہاڑیاں کتنی برکت اور شان والی ہیں۔ اس سے ثابت ہوتا ہے جہاں اللہ والوں کے قدم آجاتے ہیں وہ جگہ کس قدر بابرکت ہوجاتی ہے اور جہاں وہ سر سے لے کر پاؤں تک خود آرام فرما ہوں وہ جگہ کس قدر برکت والی ہوگی۔ ہم اللہ والوں کے مزارات اولیاء اللہ کے مزارات کی تعظیم اس لئے کرتے ہیں کہ ان میں اللہ والے خود آرام فرما ہوتے ہیں۔ اللہ والوں کے مزارات کی تعظیم کرنا حقیقت میں ان کی تعظیم ہے۔ جو ان میں آرام فرما ہیں۔

Marfat.com

اللہ والوں کی تعظیم حقیقت میں اللہ کی تعظیم ہے۔ کیونکہ ان کا اللہ سے خاص تعلق ہوتا ہے۔ جو اس بات کو نہیں مانتے وہ اس حقیقت سے واقف نہیں ہوتے۔ انہیں فقاہت نہیں ہوتی حضور ﷺ فرماتے ہیں (حدیث بخاری) کہ رب جس پر بہت مہربان ہوتا ہے اس کو دین کی سمجھ عطا فرما دیتا ہے۔ اس کو دین میں مفتی بنا دیتا ہے۔ ان میں فقاہت نہیں ہوتی یہ اصل حقیقت سے واقف نہیں ہیں۔ یہ ظاہری باتوں کو مانتے ہیں لیکن باطنی حقیقت سے ناواقف ہیں ان کو اصل حقیقت کی ہوا بھی نہیں لگی۔

چلئے آگے میں واقع معراج کی منزل کو بیان کرتا ہوں حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم مسجد اقصیٰ جاتے جاتے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے (یہ مسلم شریف کی صحیح حدیث ہے) پیارے کملی والے آقا فرماتے ہیں۔ اس وقت حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔ حضور ﷺ نے جو اس کو خاص طور پر بیان کیا تو کیوں کیا۔ اس میں بڑی حکمتیں ہیں ان میں چند دو حکمتیں میں عرض کرتا چلوں۔ میرے آقا نے اپنی امت کو یہ بتانا تھا کہ دیکھو وہ موسیٰ علیہ السلام جو میری ولادت سے 2 ہزار سال پہلے انتقال کر چکے ہیں آج بھی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں سرکار مدینہ نے اپنی امت کو بتانا تھا کہ جب موسیٰ کلیم اللہ کی یہ شان ہے تو حبیب اللہ کی کیا شان ہوگی۔

یہ صرف حضرت موسیٰ علیہ السلام کی خصوصیت نہیں ہے سارے نبیوں کی یہ شان ہے حضور ﷺ فرماتے ہیں اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے نبیوں کے جسموں کو کھانا کیونکہ اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے۔ اور اس کو قبر میں رزق بھی دیا جاتا ہے اس حدیث کو امام حاجی حیات نے خاصیات الانبیاء کے اندر نقل فرمایا ہے اور امام علامہ حجر عسقلانی صاحب فتح الباری میں فرماتے ہیں۔ یہ بالکل صحیح حدیث ہے۔

کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ تمام انبیاء اپنی اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور ان کو رزق بھی دیا جاتا ہے ہمارے آقا تو انبیاء کے سردار ہیں کیا یہ ہوسکتا ہے کہ آقا مر جائیں اور یہ جہاں زندہ رہ جائے؟ میرے آقا تمام کائنات کی اصل ہیں جڑ ہیں کیا یہ ہوسکتا ہے کہ جڑ سوکھ جائے اور درخت ہرا رہ جائے۔

میرے اعلیٰ حضرت فاضل بریلویؒ ایک بڑا پیارا شعر ارشاد فرماتے ہیں۔

Marfat.com

فرماتے ہیں

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ نہ جو ہوں تو کچھ نہ ہو

کیونکہ جان ہیں وہ جہاں کی جان ہے تو جہان ہے

جب میرے آقا نہیں تھے تو کچھ بھی نہیں تھا۔ آج بھی اگر میرے آقا نہ ہوں تو کچھ بھی نہ ہو۔ میرے آقا زندہ ہیں۔ اور میرے آقا کی زندگی کے فیض سے اس جہان کو زندگی مل رہی ہے میرا ایمان ہے میری زندگی پیارے مصطفیٰ ﷺ کی زندگی کا صدقہ ہے۔ پیارے آقا کی حیات اصل ہے اور میری حیات فرع ہے۔ فرع اصل کے بغیر رہ نہیں سکتا سو میرا سب کچھ پیارے مصطفیٰ ﷺ کا طفیل ہے میں تمام امت مصطفیٰ ﷺ سے درخواست کرتا ہوں کہ جب حاضری مدینہ ہو جب روضہ اقدس پر حاضری دیا کرو یا ویسے جب درود وصلوٰۃ کے ترانے پڑھو تو یہ عقیدہ رکھو کہ آقا زندہ ہیں۔ اور ہمیں دیکھ رہے ہیں میرے آقا ہر امتی سے واقف ہیں۔ میرے آقا جانتے ہیں کہ میرا ہر امتی صلوٰۃ وسلام کس قدر محبت اور عقیدت سے پڑھ رہا ہے تو میں عرض کرر ہا تھا کہ جو چیز اللہ والوں کے ساتھ لگ جاتی ہے وہ کس قدر بابرکت ہو جاتی ہے۔ حدیث شریف میں ہے۔ بخاری شریف کی صحیح حدیث ہے۔ کہ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ جلیل القدر صحابی ہیں آپ حضور ﷺ کے منبر شریف پر بیٹھتے اور ہاتھ پھیرتے۔ پھر وہ ہاتھ منہ پر پھیرتے جب آپ حضور ﷺ کے منبر پر ہاتھ پھیرتے تو ان کا عقیدہ یہ تھا کہ اب برکتیں ہاتھ میں آگئیں اور پھر وہ ہاتھ منہ پر پھیرتے۔ جس کا مطلب یہ ہوتا کہ اب یہ برکتیں منہ میں آگئیں۔ اور پھر سارے بدن پر ہاتھ پھیرتے تو یعنی کہ برکتیں پھر پورے بدن میں آگئیں۔ برکتوں کا سلسلہ جاری رہتا تو یہ فعل آپ تمام صحابہ کے سامنے کرتے تا کہ ان کو پتہ چل جائے کہ حضور کے جسم کے ساتھ لگنے والی چیز کس قدر بابرکت ہے۔

اس طرح جب حضور ﷺ کی حیات میں حضور ﷺ جب اپنے بال مبارک کٹواتے تو حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ جب بال مبارک کٹواتے تو صحابہ کرام کا ہجوم ہو جاتا۔ حضور ﷺ کے بال لینے کے لئے صحابہ کا ہجوم ہو جاتا ہے۔ حضور ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ جاؤ۔ میرے بال کیوں لینے آئے ہو میرے بالوں میں کچھ نہیں ہے۔ ایسا حضور ﷺ نے فرمایا۔ بلکہ صحیح بخاری شریف کی حدیث ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا۔ اے ابوطلحہ

Marfat.com

میرے بال ان لوگوں میں تقسیم کرو۔ (اقسم بالناس) اے ابوطلحہ میرے بال صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین میں تقسیم کردو۔ میرے بالوں میں جو برکتیں وہ حاصل کرواوران سے مالا مال ہو جاؤ۔ صحابہ جونظریہ لے کرآئے تھا حضور ﷺ نے اس نظریئے کی تائید کی۔ صحابہ کرام کو یہ کیسے پتہ چل گیا تھا کہ حضور ﷺ کے جسم کے ساتھ لگنے والی چیز میں اتنی برکت ہے ایک بات عرض کرتا چلوں۔

جب حضرت یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر بن گئے اور جب بھائی تیسری مرتبہ آپ سے ملنے کے لئے آئے تو آپ نے بتا دیا کہ میں ہی بادشاہ مصر (یوسف) تمہارا بھائی ہوں بھائیوں نے غلطی کی معافی مانگی۔ آپ نے معاف فرما دیا۔ جب سب مل کر بیٹھے آپ نے فرمایا کہ ابا جان کی سناؤ بھائیوں نے عرض کی غم اور رونے کی وجہ سے آپ کی آنکھیں سفید ہوگئیں ہیں۔ آپ کے غم میں اتنے روئے ہیں کہ آپ کی آنکھوں کی بینائی جاتی رہی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ نہیں فرمایا کہ میں مصر کا بادشاہ ہوں ابا جی کو میرے پاس لے کرآؤ سارے حکیم، طبیب اور ڈاکٹر میرے مطیع ہیں۔ علاج معالجہ کروائیں گے اور وہ ٹھیک ہو جائیں گے قرآن پاک اٹھا کر دیکھو۔ قرآن فرماتا ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا میری قمیض لے جاؤ اور یہ قمیض لے جا کر حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرہ مبارک پر ڈال دینا۔ آپ کی آنکھیں روشن ہو جائیں گی جب قاصد قمیض لے کر گیا۔ اور قمیض جب حضرت یعقوب علیہ السلام کے چہرے پر ڈالی گئی اور آپ کی آنکھیں روشن ہوگئیں۔

صحابہ کرام اس آیت کو پڑھتے تھے اور ان کو پتہ تھا کہ جب یوسف علیہ السلام کے جسم کے ساتھ لگنے والی چیز میں اتنی برکت ہے تو حضور ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ لگنے والی چیز میں کس قدر برکت ہوگی۔ اس لئے صحابہ کرام حضور ﷺ کے بال مبارک لینے کے لئے جمع ہو جاتے۔ حضور ﷺ نے بھی اس نظریئے کی تائید فرمائی اور فرمایا میرے بالوں میں برکتیں ہیں ان کو حاصل کرواوران سے مالا مال ہو جاؤ۔

میں عرض کر رہا تھا کہ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب ہم حضرت موسیٰ علیہ السلام کی قبر کے پاس سے گزرے تو ہم نے دیکھا کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھ رہے ہیں۔ حضور ﷺ آپ کو نماز پڑھتا ہوا چھوڑ گئے جب آپ کی سواری مسجد اقصیٰ میں پہنچی تو

Marfat.com

حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے نبی موجود تھے۔

اب یہاں ایک مسئلہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ موسیٰ علیہ السلام تو قبر میں نماز پڑھ رہے تھے آپ نماز پوری کر کے گئے یا نماز توڑ کر چلے گئے۔ اگر پوری کر کے گئے تو پوری کرنے میں کچھ دیر لگتی ہے حضور ﷺ تو براق پر سوار تھے اور موسیٰ علیہ السلام کس سواری پر مسجد اقصیٰ میں پہنچے۔ موسیٰ علیہ السلام کے پاس کون سی سواری تھی جس پر آپ حضور سے پہلے ہی مسجد اقصیٰ میں پہنچے۔ پھر باقی نبی باقی انبیاء اکرام کس طرح مسجد اقصیٰ میں پہنچے۔ جب انبیاء کرام فوت ہوئے تو دفن کفن میں کئے گئے تھے اور مسجد اقصیٰ میں سب نے جوڑے پہنے ہوئے تھے۔ ایسی کوئی روایت نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو بھیجا ہو کہ جاؤ گینتی بیلچے لے کر قبریں کھودو۔ اور جوڑے پہنا کر انبیاء کرام کو مسجد اقصیٰ میں لے جاؤ کیونکہ آج وہاں نبیوں کا اجتماع ہے اور حضور آ رہے ہیں۔ ایسی کوئی روایت نہیں ہے تو مسئلہ ذرا سمجھ لو آج یہ مسئلہ سائنس نے سمجھنا زیادہ آسان کر دیا ہے۔ حضور ﷺ جب آگے آسمانوں پر گئے تو یہ نبی آگے آسمانوں پر موجود تھے سائنس نے یہ مسئلہ سمجھنا زیادہ آسان کر دیا ہے میں ایک ٹیلی ویژن کی مثال پیش کرتا ہوں۔ آج کل ہر جگہ ہر گھر میں ٹیلی ویژن لگ گئے ہیں ایک ایریل کی تار ہے ایک آدمی ٹیلی ویژن سٹیشن پر بیٹھتا ہے اور آپ لوگ ہزاروں میل دور اس کو گھروں میں بیٹھ کر دیکھتے ہیں۔ ایک آدمی کو آپ ہر گھر میں دیکھتے ہیں۔ اسی طرح حضرت موسیٰ علیہ السلام اس وقت قبر میں موجود تھے معدنیات کا جب یہ عالم ہے کہ ایک آدمی ٹیلی ویژن سٹیشن پر بیٹھ کر آپ اس کو ہر جگہ ہزاروں میل دور دیکھ سکتے ہیں جب معدنیات کا یہ عالم ہے تو حیاتیات کا کیا عالم ہوگا۔ یہ نبی اور ولی کی کرامت ہے کہ ایک ہی وقت میں وہ اگر ہزار ہا مقامات پر موجود ہونا چاہے تو ہو سکتے ہیں۔ تو حضرت موسیٰ علیہ السلام اور باقی سارے انبیاء کرام اس وقت قبروں میں موجود تھے اور مسجد اقصیٰ میں موجود تھے اور آگے آسمانوں پر بھی موجود تھے۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ ہم سائنس کو جو امریکہ اور برطانیہ، روس کی ایجاد کردہ چیزیں فوراً مان لیتے ہیں روحیانیات کو ماننے پر شک و شبہ کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو معراج جیسا عظیم معجزہ عطا کر کے مسلمانوں پر یہ واضح کر دیا ہے کہ اے مسلمانو! آسمان پر جانا اور قدرتی وسائل کی تحقیق کرنا یہ راستہ اسلام نے اس دنیا کو بتایا۔ آج سائنسدان چاند پر جاتے ہیں آج سے چودہ سو سال پہلے میرے آقا نے بلندی معراج پر جا کر بتا دیا کہ آسمان کی طرف جانا ممکن ہے ناممکن نہیں ہے آسمان کی

Marfat.com

بلندیوں پر جانے کے لئے پہلے میرے آقا نے راستہ تلاش کیا۔ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ امت مصطفیٰ ﷺ نے اس پر تحقیق کرنا چھوڑ دیا ہے دیار فرنگ کے لوگوں نے اس پر مزید تحقیق کی ہے اور نئی چیزیں ایجاد کی ہیں جوں جوں نئی چیزیں ایجاد ہو رہی ہیں اس سے اسلام کی صداقت اور حقانیت کا پتہ چل رہا ہے کہ اسلام سچا دین ہے حضور ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

اسلام کو سامنے رکھ کر اگر مسلمان سائنسدان اس پر تحقیق کریں تو اسلام کی روح سے وہ بڑی بڑی چیزیں ایجاد کر سکتے ہیں لیکن آج عالم اسلام میں سائنسی تحقیق پر کم توجہ دی جاتی ہے اسلام اور سائنس کا آپس میں گہرا تعلق ہے ان دونوں کو سامنے رکھ کر مسلمان کو تحقیق کرنی چاہئے آج جو مسلمان سائنسی لحاظ سے پیچھے رہ گئے ہیں اس کی سب سے بڑی وجہ ہے کہ ہم جدید سائنسی لحاظ پر تحقیق کرنا چھوڑ دی ہے اور دوسری قوموں نے ہم سے زیادہ تحقیق کی ہے اس لحاظ سے وہ سائنس کے میدان میں ہم سے بہت آگے نکل گئے ہیں۔ لیکن یہ سب جدید سائنس انہوں نے مذہب اسلام سے سیکھی ہے۔ ایک مثال پیش کروں۔ یورپ کے معاشرے میں سوشل سیکورٹی کا نظام قائم ہے جو عوام کی فلاح و بہبود جو عوام کی مالی حالت اور ضروریات زندگی کی ابتدائی سہولتیں مہیا کرتا ہے اگر عالم اسلام کی تاریخ اٹھا کر دیکھو۔ جب یورپ کا معاشرہ انسانوں اور جانوروں میں کوئی فرق نہیں محسوس کرتا تھا۔ ایک دوسرے کے ساتھ رہتے تھے۔ اور یورپ میں لوگ غسل کرنا بھی گناہ تصور کرتے تھے اور میرے آقا جب اسلام کا پیغام لے کر اس دنیا میں تشریف لائے تو اسلام نے سب سے پہلے غلامی کی لعنت کو ختم کیا۔ اور انسان کی معاشی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے سب سے زیادہ زور دیا حضور ﷺ نے ایک ادارہ قائم کیا جس کا نام بیت المال تھا۔ جہاں سے عوام کی ضروریات کے لئے فنڈ مہیا کیا جاتا تھا۔ جن لوگوں کے پاس دولت کی فراوانی ہوتی وہ زکوٰۃ دیتے جو آج بھی مسلمان دیتے ہیں اس کا مقصد یہ ہے کہ جو لوگ ضروریات زندگی سے مایوس ہیں غریب ہیں ان کو مالی طور پر مدد کی جائے۔

جب حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانے میں اسلامی سلطنت دور دراز تک پھیل گئی حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اسلامی بیت المال کو مزید ایک بڑا ادارہ بنا دیا۔ جو لوگوں کی معاشی حالت کو بہتر بنانے کا ذمہ دار تھا۔ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا یہ قول تھا کہ اگر نیل کے ساحل پر بھی ایک کتا بھوکا مرے گا تو عمر فاروق سے قیامت میں سوال کیا جائے گا۔ کہ اس

Marfat.com

زمانے کی بات ہے جب مغربی تہذیب کے لوگ جانوروں کے ساتھ مل کر رہتے تھے۔صفائی کا بالکل خیال نہیں تھا علاج کے لئے کوئی سہولت نہیں تھی۔

اس زمانے میں شام، عراق کی گلیوں کو روزانہ صفائی کر کے عرق کا عطر چھڑکا جاتا تھا اور جگہ جگہ مسافر خانے بنے ہوئے تھے۔اس زمانے کے مطابق علاج کی سہولتیں میسر تھی لیکن کاش ہم نے اس کو بالکل چھوڑ دیا۔اس ذمہ داری سے دور ہٹتے گئے۔وہ قومیں جوان چیزوں سے بالکل ناواقف تھیں انہوں نے ہم کو دیکھ کر ہم سے اچھی چیزیں لے کر اپنی قوموں کی تقدیر بدل کر رکھ دی ہے۔اور ہمارے پاس ایک اعلیٰ تہذیب ہونے کے باوجود بھی بالکل پیچھے رہ گئے۔

ہم مسلمانوں کو مل بیٹھ کر اس پر غور کرنا چاہئے کہ ہم میں کس چیز کی کمی واقع ہوگئی ہے جو غیر مہذب ہم پر بھاری ہوتے جارہے ہیں۔اور ہم کمزور ہوتے جارہے ہیں میری یہی درخواست ہے جو آقا ہمارے لئے مذہب لے کر آئے ہم اس پر مزید تحقیق کریں۔تاکہ ہم سائنسی لحاظ سے بھی ترقی کرسکیں اور حب مصطفیٰ ﷺ کے ذریعے انشاءاللہ میں اس کام کے لئے مزید کوشش کروں گا۔اس کے لئے آپ تمام مسلمانوں کا تعاون بہت ضروری ہے اور آپ حضرات کی دعاؤں کی بھی ضرورت ہے۔

میں واقعہ معراج پر مزید روشنی ڈالتا چلوں۔جب حضور ﷺ کی سواری مسجد اقصیٰ میں پہنچی تو وہاں حضرت آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت عیسیٰ علیہ السلام تک سارے انبیاء کرام موجود تھے۔لیکن امامت کا مصلیٰ خالی تھی۔آج پتہ چلے گا کہ یہ اپنے اپنے وقت کے امام کس کے مقتدی بنتے ہیں۔آج حضرت ابراہیم ذبیح اللہ بھی موجود ہیں آج حضرت کلیم اللہ بھی موجود ہیں۔آج حضرت عیسیٰ روح اللہ بھی موجود ہیں آج پتہ چلے گا کہ ان تینوں کا امام کون بنتا ہے۔حضرت جبرائیل امین نے حضور ﷺ کا ہاتھ پکڑ کر امامت کے مصلے پر کھڑا کر دیا فرمایا۔یارسول اللہ آپ امام الانبیاء ہیں۔آپ ﷺ تمام نبیوں کے امام ہیں۔حضور ﷺ نے سارے نبیوں کی امامت کی۔سارے انبیاء آپ پر ایمان لائے نماز کے بعد تمام انبیاء نے اپنے اپنے فضائل اور خصائص بیان کئے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے فضائل بیان کئے تمام نبیوں نے اپنے اپنے فضائل مرتبے بیان کئے۔جو اللہ تعالیٰ نے ان کو کمالات دیئے تھے بیان فرمائے۔پھر حضور ﷺ نے اپنے فضائل بیان کئے تو جد الانبیاء سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام بول اٹھے کہ اے سید الانبیاء جو

Marfat.com

مرتبہ آپ کا ہے وہ کسی کا نہیں ہے جو درجہ و مرتبہ حضور ﷺ کا ہے وہ اور کسی کا نہیں ہے آپ مرتبے میں سب سے اعلیٰ اور سب سے بالا ہیں نبیوں کے اس عظیم الشان اجتماع میں حضور ﷺ کی فضیلت کے ڈنکے تھے حضور ﷺ سب سے اعلیٰ اور بالا ہیں جو مرتبہ آپ کا ہے وہ کسی کا اور نبی یا رسول کا نہیں ہے۔ چلئے یہ دلہا ہیں وہی سواری بھی ہے وہ براتی بھی ہیں۔ حضور ﷺ کی یہ نورانی برات مسجد اقصیٰ سے آسمانوں کی طرف روانہ ہوئی۔ آن کی آن میں پہلا آسمان آگیا زمین سے لے کر آسمان تک بالحاظ پیدل 25 سو برس کا راستہ ہے پہلے آسمان پر حضرت آدم علیہ السلام موجود تھے۔ ان کی کچھ اولاد دائیں طرف تھی اور ان کی کچھ اولاد بائیں طرف تھی۔ دائیں طرف جو تھے وہ جنتی تھی اور بائیں طرف جو تھے وہ دوزخی تھے۔ آپ دائیں طرف والوں کو دیکھ کر خوش ہوئے اور بائیں طرف والوں کو دیکھ کر غمخوار ہوئے، غمزدہ ہوئے۔ آپ نے حضرت آدم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔ عجائبات قدرت دیکھے اور دوسرے آسمان پر تشریف لے گئے دوسرے آسمان پر حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور حضرت یحییٰ علیہ السلام تھے۔ جب حضور ﷺ کو دیکھا تو مرحبا مرحبا کہہ کر اٹھے۔ حضور ﷺ نے آپ سے ملاقات فرمائی دوسرے آسمان کی سیر کی۔ تیسرے آسمان پر تشریف لے گئے تو حضرت یوسف علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے۔ آپ ﷺ کو دیکھا مرحبا مرحبا کہہ کر اٹھے آپ نے تیسرے آسمان کی سیر کی۔ عجائبات قدرت کی سیر کی اور چوتھے آسمان پر تشریف لے گئے۔ چوتھے آسمان پر حضرت ادریس علیہ السلام تھے۔ جب نبی پاک کو دیکھا مرحبا مرحبا کہہ کے اٹھے۔ حضور ﷺ نے چوتھے آسمان کی سیر کی عجائبات قدرت دیکھے اور پانچویں آسمان پر تشریف لے گئے۔ پانچویں آسمان پر حضرت ہارون علیہ السلام تھے۔ حضور ﷺ کا حضرت ہارون علیہ السلام نے استقبال کیا آپ نے پانچویں آسمان کی سیر کی قدرتی مناظر کا مشاہدہ کیا اور چھٹے آسمان پر تشریف لے گئے۔ حضور ﷺ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام سے پھر چھٹے آسمان پر ملاقات فرمائی قدرتی مناظر کا مشاہدہ کیا اور ساتویں آسمان پر تشریف لے گئے ساتویں آسمان پر آپ کا استقبال کرنے کے لئے سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام جد الانبیاء تشریف فرما تھے۔ آپ ﷺ نے ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات فرمائی۔ قدرتی مناظر کا مشاہدہ کیا ساتویں آسمان سے سرکار مدینہ ﷺ فارغ ہو کر آگے کی طرف روانہ ہوئے حضور ﷺ کی سواری آگے کی منزل کی طرف روانہ ہوئی۔ آگے کی منزل بیان کرنے سے پہلے یہاں

Marfat.com

ایک بات قابل وضاحت ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آسمانوں پر نبیوں کو کیوں کھڑا کر دیا۔

مفسرین کرام فرماتے ہیں۔ یہ سات آسمان جو ہیں یہ عرش معلیٰ کی سات سیڑھیاں ہیں جب ایک بادشاہ دوسرے بادشاہ کی دعوت پر اس کے پاس جاتا ہے تو اس کے استقبال کے لئے اس کے محل کے اردگرد سیڑھیوں میں مہرابوں میں آدمی کھڑے ہوتے ہیں اس کو خوش آمدید کہنے والے اس کو مرحبا کہنے والے محل میں جگہ جگہ لوگ کھڑے ہوتے ہیں۔ تاکہ بادشاہ کی عزت افزائی ہو۔ تو یہ سات آسمان عرش معلیٰ کی سات سیڑھیاں ہیں اللہ تعالیٰ نے ہر سیڑھی پر نبی کو کھڑا کر دیا۔ کہ میرا حبیب جس سیڑھی پر قدم رکھے اس کا استقبال کرنے کے لئے نبی موجود ہوں۔ تاکہ میرے حبیب کی عزت افزائی ہو اور میرے حبیب کی عظمت کا اظہار ہو۔ سرکار مدینہ ﷺ ساتویں آسمان سے آگے کی منزل کی طرف روانہ ہوئے ساتویں آسمان کے اوپر ایک مقام ہے جس کا نام ہے بیت المعمور یہ فرشتوں کا کعبہ ہے۔ نیچے کعبہ ابراہیمی ہے اور اوپر فرشتوں کا کعبہ بیت المعمور۔ بالکل اوپر نیچے درمیان کی ساری فضا بیت المعمور سے سرکار روانہ ہو کر سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچے حضور ﷺ کی سواری سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچی جنت بھی سدرہ کے پاس ہے۔ میرے آقا نے جنت کی سیر کی حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے جنت میں ایسی نعمتیں دیکھی ہیں جو نہ کسی نے دیکھی ہیں اور نہ ہی کسی کان نے سنی ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جنت کا معائنہ کروایا۔ دکھایا کہ اے میرے حبیب دیکھو کہ ہم نے نیک لوگوں کے لئے کیا کیا نعمتیں رکھی ہیں۔ حضور ﷺ نے جنت میں دیکھا کہ انبیاء کرام کے لئے جنت میں کیا مقام ہے۔ صالحین، صادقین کے لئے کیا مقام ہے حضور نے سب کچھ دیکھا۔

پھر حضور ﷺ نے دوزخ کی بھی سیر کی رب نے دکھایا کہ بدکاروں، کافروں، مشرکوں اور ظالموں کے لئے ہم نے کیا عذاب تیار کیا ہے۔ حضور نے جہنم کا معائنہ بھی کیا۔

جنت اور دوزخ کی سیر کے بعد حضرت جبرائیل امین نے عرض کی یارسول اللہ سدرہ کے آگے میں بالکل نہیں جا سکتا۔ میری یہاں انتہا ہو گئی ہے میں یہاں سے ایک قدم بھی آگے جاؤں تو اللہ تعالیٰ کے انوار اور تجلیات مجھے جلا کر راکھ کر دیں۔ میرے آقا نے فرمایا اے جبرائیل یہ کوئی دوستی کا حق ہے کہ راستے میں ہی ساتھ چھوڑ رہے ہو۔ عرض کی یارسول اللہ اس سے آگے نہ کبھی گیا ہوں اور نہ ہی جا سکتا ہوں۔ اس سے اگر ایک قدم بھی تجاوز کروں تو اللہ تعالیٰ کے انوار اور تجلیات مجھے جلا کر راکھ کر دیں میرے آقا ﷺ نے فرمایا جبرائیل جہاں تمہاری انتہا ہوتی ہے وہاں سے

Marfat.com

ہماری ابتدا ہو رہی ہے۔ یہ نقطہ بھی قابل وضاحت ہے کہ پڑھے لکھے حضرات سوچیں کہ ابتداء مسجد حرام سے یا سدرہ سے ہوئی۔ ابتداء تو مسجد حرام سے ہوئی اور حضور ﷺ فرما رہے ہیں اے جبرائیل جہاں تمہاری انتہا ہوگئی (سدرہ) وہاں سے ہماری ابتدا ہو رہی ہے۔ مسئلہ دراصل یہ ہے کہ

حضور ﷺ کی تین شانیں ہیں ایک ہے شان بشری

جب آپ کھاتے پیتے تھے بیوی بچوں کے ساتھ ہوتے تھے صحابہ کرام کے ساتھ بیٹھتے تھے۔ جب لوگوں کے ساتھ بیٹھتے تھے اس وقت شان بشری کا ظہور ہوتا تھا۔

دوسری شان (شان ملکی) جب آپ پر وحی نازل ہوتی فرشتوں کے ساتھ گفتگو کرتے تو شان ملکی کا ظہور ہوتا۔

تیسری شان۔ (شان صفوی) حضور فرماتے ہیں ایک ایسا وقت بھی آتا کہ میں ہوتا ہوں یا میرا خدا ہوتا درمیان میں نہ تو کوئی مرسل نہ کوئی فرشتہ حائل ہوتا ہے ایسی ایسی خلوت کی گھڑیاں آتی ہیں جہاں کوئی دوسرا نہیں ہوتا میں ہوتا ہوں اور میرا رب ہوتا ہے اس سے ثابت ہوتا ہے جو رشتہ حضور ﷺ کا رب کے ساتھ ہے وہ کسی اور کا نہیں ہے رب کا حضور ﷺ سے ایک خاص تعلق ہے ایک خاص رشتہ ہے جو کسی نبی اور کسی فرشتے کو یا کسی ولی کو یہ مقام حاصل نہیں ہے یہ ایک ایسا رشتہ ہے جو رب اور اس کا حبیب ﷺ ہی بہتر جانتا ہے یہ کسی انسان کے بس کی بات نہیں ہے جو اس مقام کو پہنچ سکے اس پر میں آگے جا کر مزید تحریر کروں گا۔ میں عرض کر رہا تھا کہ معراج کی رات تینوں شانوں کا ظہور ہوا۔ مسجد حرام سے لے کر مسجد اقصیٰ تک شان بشری کا ظہور تھا۔ بشری کمال رکھنے والے وہیں رہ گئے۔ سرکار ﷺ آگے گئے مسجد اقصیٰ سے لے کر سدرۃ المنتہیٰ تک شان ملکی کا ظہور تھا ملکی کمال رکھنے والے وہیں رہ گئے سرکار آگے چلے گئے۔

سرکار ﷺ کے فرمان کا مطلب یہ تھا کہ اے جبرئیل جہاں تیری شان ملکی کی انتہا ہوگئی ہے وہاں سے ہماری شان صفوی کی ابتداء ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ لامکان سے بھی آگے عرش کو بھی خبر نہیں ہے کہ میرے آقا کہاں گئے عرش بھی دیکھتا رہا میرے آقا عرش سے بھی آگے گئے۔ عرش بیچارے کو کیا پتہ ہے کہ حضور ﷺ کہاں ہیں۔ عرش تو بہت بعد میں بنا میرے آقا ﷺ تو اس وقت بھی تھے جب نہ تو عرش تھا نہ فرش تھا۔ نہ آسمان تھا نہ زمین تھی نہ کوئی فرشتہ تھا نہ کوئی انسان تھا۔ میرے آقا ﷺ تھے اور میرا رب تھا عرش کو بھی خبر نہیں ہے کہ میرے آقا میں اور رب میں آج

Marfat.com

کیا گفتگو ہو رہی ہے آج کیا راز و نیاز کی باتیں ہو رہی ہیں یہ رب ہی جانتا ہے اور میرے آقا ﷺ یہ بہتر جانتے ہیں۔ میرے آقا فرماتے ہیں کہ میں نے تین مرتبہ اللہ تعالیٰ کو دیکھا ہے بے حجاب میں نے اپنے رب کو دیکھا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو خلت بخشی، حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا اور اپنے حبیب کو اپنا دیدار بخشا۔ رب فرماتا ہے کہ قیامت کے دن جنت سے بڑھ کر بھی میں ایک نعمت نیک لوگوں کو عطا فرماؤں گا جو جنت کی ہر نعمت اس پر قربان ہے وہ یہ نعمت ہے کہ رب نیک لوگوں کو اپنا دیدار عطا فرمائے گا۔ جنت سے بڑھ کر بھی یہ نعمت ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنا دیدار عطا فرمائے گا جو اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب کو عطا فرمایا۔ اس عظیم الشان معجزے کے صدقے اللہ تعالیٰ ہماری بخشش فرمائے اور ہمیں نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

Marfat.com

انقلاب اسلام

حضور ﷺ عظیم الشان انقلابی رہنما

سرزمین عرب کی تاریخ اٹھا کر دیکھو۔ وہ لوگ بتوں کی پوجا کرتے تھے خانہ کعبہ کے اندر ایک بت نہیں بلکہ 365 بت سجا کر رکھے گئے تھے بعض عربوں کا یہ یقین یہ عقیدہ تھا کہ ایک خدا سارے جہان کا نظام کیسے چلا سکتا ہے جتنے قدرتی وسائل کے محکمے ہیں ان کا ایک ایک بت بنا کر رکھ دیا ایک بت سے وہ پانی مانگتے۔ ایک بت سے دھوپ مانگتے۔ ایک بت سے بارش مانگتے۔ ایک بت سے دوست مانگتے ایک بت سے وہ اولاد مانگتے۔ ایک بت سے بیماری کو دور کرنے کے لئے دعا مانگتے۔ یعنی کہ جتنی ضروریات زندگی کی چیزیں ہوتیں وہ بتوں سے جا کر مانگتے۔ بتوں کی پوجا کے علاوہ عرب کے جس خاندان میں لڑکی، یعنی عورت جنم دیتی وہ بچی کو زندہ دفن کر دیتے۔ جاہلیت کی اس قدر انتہا تھی۔ اس دور میں جب انسانیت سے بہت دور ہو چکے ہر طرف اندھیرا ہی اندھیرا چھایا ہوا تھا، غریبوں اور مسکینوں کو غلام بنا لیا جاتا اور ان سے بہت مشکل مشکل کام لیا جاتا، یعنی کہ یہ دور دور غلامی تھا۔ ایسے دور میں جب بنی نوع انسان کے لئے ایک عظیم الشان انقلابی راہنما کی ضرورت تھی۔ ایسے دور میں سرکار مدینہ تاجدار مدینہ ﷺ کا مکہ شریف میں ظہور ہوا۔

سرکار ﷺ کی پیدائش سے پہلے ہی آپ کے والد محترم جناب حضرت عبداللہ وفات پا چکے تھے۔ میرے آقا یتیمی عالم میں پیدا ہوئے۔ میں بی بی حضرت آمنہؓ پر قربان جاؤں آپ کتنی خوش قسمت ماں ہیں۔ بلکہ میں تو یہ کہوں گا کہ جتنی مائیں ہیں ان میں سے سب سے خوش قسمت ماں حضرت مائی آمنہؓ ہیں جن کی گود میں عالم دو جہان کے سربراہ ظہور پذیر ہوئے۔ حضور ﷺ کا بچپن ایک عظیم بچپن ہے۔ آپ بچپن ہی سے صادق اور امین کے نام سے مشہور تھے۔ آپ شروع ہی سے ایک عظیم کردار کے مالک تھے آپ ﷺ جیسے عظیم کردار راہنما نہ ہوا ہے اور نہ ہی قیامت تک ہوگا۔ آپ ایسے عظیم کردار کے مالک تھے کہ آپ کے اپنے اور پرائے دوست اور دشمن سبھی

Marfat.com

آپ کے عظیم کردار کے گیت گاتے تھے۔ میں نے دنیا میں کوئی ایسا مورخ نہیں دیکھا اور نہیں پڑھا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے کردار پر شک کرتا ہو۔ یہ مرتبہ صرف میرے آقا ﷺ کو ہی حاصل ہے۔ باقی کسی لیڈر کسی راہنما کو یہ کمال حاص نہیں ہے۔ اس زمانے میں عرب کے لوگ آپ کے پاس امانتیں رکھ کر جاتے آپ ﷺ کو امین اور صادق کے نام سے پکارتے میرے آقا ﷺ جب لوگوں کو بتوں کی پوجا کرتے ہوئے دیکھتے تو آپ ﷺ کا دل بہت غم زدہ ہو جاتا۔ آپ اکثر اس وجہ سے پریشان رہتے تو آپ وادی مکہ سے دور جا کر غار حرا میں رب کی عبادت کیا کرتے تھے۔ آپ کئی روز تک مکہ سے دور غار حرا میں عبادت میں مشغول رہتے۔ آپ ﷺ بتوں کی پوجا پر اکثر تنقید کرتے جب آپ کی عمر چالیس برس کی ہوئی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت جبرائیل امین کو یہ حکم دیا۔ جاؤ میرے حبیب پر یہ وحی لے جاؤ۔ یہ خوشخبری لے جاؤ کہ آپ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں اور دنیا میں اعلان فرما دو کہ آپ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی ہیں میں پہلے عرض کر چکا ہوں کہ میرے آقا ﷺ اس وقت بھی نبی تھے جب کوئی بھی نہیں تھا نہ عرش نہ فرش نہ کوئی جن و بشر۔ نہ زمین و آسمان میرے آقا ﷺ اس وقت بھی نبی تھے۔

لیکن نظام دنیا کو چلانے کے لئے اللہ تعالیٰ نے میرے آقا ﷺ کو پیدا فرمایا اور چالیس سال کے بعد آپ کو نبوت کا حکم دیا۔ تا کہ بنی نوع انسان کو پتہ چلے کہ اللہ نظام حکومت اور نظام دنیا کیسے چلاتا ہے جب حضرت جبرائیل امین تشریف لائے۔ فرمایا۔ آقا ﷺ پڑھو اپنے رب کے نام سے جس نے انسان کو علم سکھایا قلم سے اور انسان کو گندے قطرے سے پیدا کر کے اشرف المخلوق بنا دیا۔ اللہ تعالیٰ نے یتیمی کی گود سے اٹھا کر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو نبوت کے مقام پر فائز کر دیا اور دنیا کا ایک عظیم الشان راہنما بنا دیا۔ حضور ﷺ کی زندگی بنی نوع انسان کے لئے ایک عظیم درسگاہ ہے۔ آپ ﷺ وحی کے بعد گھر تشریف لائے اور حضرت بی بی خدیجۃ الکبریٰؓ کو سارا واقعہ بیان فرمایا۔ آپ کی زوجہ محترمہ فوراً آپ ﷺ پر ایمان لے آئیں۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ واقعی ہی اللہ کے سچے رسول ہیں۔ کیونکہ آپ میں وہ تمام اوصاف موجود ہیں جو اللہ کے رسول میں ہونے چاہئیں پھر آپ کے جگری دوست سیدنا حضرت ابوبکر صدیقؓ بھی ایمان لے آئے۔ اور حضرت علیؓ بھی ایمان لائے۔ آپ نے نبوت کا اعلان کرنے کیلئے ایک پہاڑی کو منتخب کیا۔ آپ ﷺ ایک پہاڑی پر تشریف لے گئے۔

Marfat.com

مکے کے لوگوں کو پکارا۔ آپ پہاڑی کے اوپر تشریف فرما تھے۔ مکے کے لوگ پہاڑی کے نزدیک جمع ہونا شروع ہو گئے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اے لوگو! اگر میں کہوں کہ پہاڑی کے پیچھے سے کوئی حملہ کرنے والا ہے تو آپ یقین کرلیں گے۔

لوگوں نے جواب دیا آپ صادق ہیں۔ امین ہیں۔ آپ نے کبھی جھوٹ نہیں بولا آپ نے کبھی امانت میں خیانت نہیں کی لہٰذا ہم آپ کی بات پر یقین کرلیں گے۔ تو آپ نے فرمایا کہ اے لوگو اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں مت کسی کو پوجا کرو۔ مت کسی کو سجدہ کرو اللہ کے سوا اور میں اللہ کا رسول ہوں۔ پہلے نبی کریم ﷺ نے باطل کی تردید کی اور پھر حق کا اعلان فرمایا۔ یہ قول مشہور ہے کہ کسی جھوٹے رب کو برا نہ کہو تا کہ آپ کے سچے کو وہ برا نہ کہنا شروع کر دے۔ اس لئے آقا نے فرمایا۔ لا الہ الا اللہ نہیں کوئی معبود پہلے تردید کی اور پھر حق کا اعلان فرمایا۔ آپ ﷺ نے اعلان نبوت فرما دیا حضور ﷺ نے زمانے کے سب سے بڑے چیلنج کو قبول کیا۔ لوگوں کو بھلائی کی طرف دعوت دی۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بتوں کی پوجا چھوڑ دو دنیا میں اور کوئی خدا نہیں ہے سوائے میرے رب کے۔ میرا رب ہر چیز پر قادر ہے۔

وہ جو چاہے کرسکتا ہے اس سے جو مانگو گے وہ ملے گا۔ جب آپ نے حق کا اعلان کیا چند خوش قسمت لوگ تو ایمان لے آئے لیکن بہت سے لوگوں نے آپ کے لئے طرح طرح کی مشکلات کھڑی کر دیں۔ کئی عرب قبیلے کے سرداروں نے آپ کو یہ لالچ دی کہ آپ ﷺ کو اگر اقتدار کی ضرورت ہے تو آپ کو اقتدار دے دیا جائے آپ کو دولت کی ضرورت ہے تو دولت سے مالا مال کر دیا جائے۔ آپ ﷺ بتوں کی پوجا کرنے کے لئے مت روکو۔ سرداروں نے کہا کہ ہمارے باپ دادا کے بتوں کو ان کے مذہب کو مت برا بھلا کہو۔ آپ نے فرمایا مجھے دولت، اقتدار نہیں چاہئے۔ میں تو بنی نوع انسان کی بھلائی کے لئے آیا ہوں۔ بنی نوع انسان کو غلامی سے آزاد کروانے کے لئے آیا ہوں۔ آپ پر طرح طرح کے ظلم کئے گئے۔ میرے آقا ﷺ جب تبلیغ اسلام کے لئے باہر جاتے تو آپ پر پتھر پھینکے جاتے آپ پر طرح طرح کے الزامات لگائے جاتے آپ ﷺ کو جادوگر کہا جاتا لیکن آپ ﷺ کے مشن میں ذرا بھر بھی کمی نہیں آئی۔ لوگ آپ ﷺ پر پتھر پھینکتے۔ آپ ﷺ ان کے لئے دعا کرتے، لوگ آپ ﷺ کو گالیاں دیتے آپ ﷺ ان کے لئے دعا کرتے۔ آپ یہی دعا کرتے اے رب العالمین ان لوگوں کو ہدایات

Marfat.com

نصیب فرما۔ ان میں عظیم مسلمانوں کو پیدا فرما۔ لوگ آپ ﷺ پر طرح طرح کے ظلم کرتے اور بعض لوگ آپ ﷺ کو جادوگر بھی کہتے۔ ایک دفعہ ابوجہل نے ہاتھ میں کنکریاں لے کر یہ کہا کہ اے محمد (ﷺ) اگر آپ یہ بتا دیں کہ میرے ہاتھ میں کیا ہے تو میں فوراً مسلمان ہو جاؤں گا۔ میرے آقا نے فرمایا کہ اے ابوجہل جو تیرے ہاتھ میں ہے وہی اگر میری گواہی دے دیں تو کنکریوں نے بھی کلمہ پڑھا۔ ابوجہل کہنے لگا کہ اے محمد (ﷺ) آپ اللہ کے سچے رسول ہیں لیکن میں اپنے باپ دادا کے مذہب کو جھوٹا کیسے کہوں۔ کیونکہ وہ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔

ایک دفعہ میرے آقا کی طبیعت کچھ ناساز تھی۔ دل پریشان تھا آپ کا جی یہ چاہ رہا تھا کہ آج میں خانہ کعبہ کے اندر جا کر خانہ کعبہ کو چوموں خانہ کعبہ میں جا کر نماز پڑھوں۔ اس وقت خانہ کعبہ کی کنجی ایک شخص کے پاس تھی جس کا نام عثمان بن طلحہ تھا آپ ﷺ نے فرمایا اے عثمان بن طلحہ آج میرا جی یہ چاہ رہا ہے کہ خانہ کعبہ کے اندر جا کر نماز پڑھوں۔ ایک تو تھے حضرت عثمان بن عفان یہ ان خوش بخت لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے حضور ﷺ کی دعوت پر فوراً ہی اسلام قبول کر لیا تھا۔ لیکن دوسرے خاندان سے عثمان بن طلحہ جن کے پاس خانہ کعبہ کی چابی ہوتی تھی آپ ﷺ نے فرمایا اے عثمان بن طلحہ آج تو مجھے خانہ کعبہ میں جا کر عبادت کرنے دے تاکہ میں اپنے دل کی پیاس بجھا سکوں۔

عثمان بن طلحہ نے جواب دیا کہ آپ ﷺ کو تو میں ہرگز (چابی) کنجی نہیں دونگا آپ ﷺ کو میں خانہ کعبہ میں داخل نہیں ہونے دوں گا کیونکہ آپ ﷺ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتے ہیں اور کوئی چابی مانگے تو میں دے دونگا۔ لیکن آپ کو ہرگز نہیں دونگا کیونکہ آپ ﷺ ہمارے بتوں کو برا بھلا کہتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا اے عثمان آج تو میں کنجی کے لئے کہہ رہا ہوں تو نہیں دیتا۔ ایک دن آنے والا ہے کہ یہ چابی یہ کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی میں جسے چاہوں گا اس کو دے دونگا۔ عثمان بن طلحہ کہنے لگا۔ کہ ایسا انقلاب بھی برپا ہوگا کیا ایسا وقت بھی آئے گا۔ کہ یہ کنجی آپ ﷺ کے ہاتھ میں ہوگی کیا اس وقت قریش خاندان کی عزت کا ستارہ غروب ہو چکا ہوگا قریش کی عزت خاک میں مل چکی ہوگی۔ آپ نے فرمایا کہ لوگوں کی عزت مٹانے نہیں آیا۔ میں لوگوں کی عزت سنوارنے اور عزت بنانے آیا ہوں۔ جب یہ کنجی میرے ہاتھ میں ہوگی اس وقت قریش کی عزت کا ستارہ آسمان کو چھو رہا ہوگا۔ خیر وقت گزر گیا جب لوگوں کے ظلم بہت بڑھ گئے لوگ آپ ﷺ کی

Marfat.com

جان کے پیاسے ہو گئے تو میرے آقا ﷺ نے ہجرت کا ارادہ کر لیا آپ ﷺ نے ایک دن اندھیری رات میں حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اپنے بستر پر لٹایا اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ساتھ لے کر مکہ سے ہجرت کی۔ مکے سے مدینہ شریف جاتے وقت آپ غار حرا میں رکے یار غار سیدنا حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ ساتھ ہیں۔ میرے آقا تاجدار مدینہ ﷺ نے غار حرا میں اپنے پیارے دوست حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ قیام فرمایا۔ مکے والوں نے آپ کا تعاقب کیا جب انہوں نے آپ ﷺ کے بستر پر حضرت علی شیر خدا کو پایا تو ان کو پتہ چلا کہ آقا یہاں سے ہجرت کر گئے ہیں۔ انہوں نے آپ ﷺ کا پیچھا کیا رب قدوس کی شان دیکھو وہاں غار حرا میں ایک مکڑی نے باہر جال لگا دیا۔ تاکہ باہر سے معلوم ہو کہ یہاں برسوں سے کوئی آدمی اندر نہیں گیا میں اس مکڑی کی عقیدت اور محبت پر قربان ہو جاؤں۔ اس مکڑی کو میرے آقا سے کتنی محبت اور عقیدت ہے میرے آقا پر تنقید کرنے والوں سے یہ پوچھو کہ ایک مکڑی جو میرے آقا ﷺ پر اس قدر محبت اور عقیدت کے پھول نچھاور کرتی ہے۔ ایک مسلمان ہو کر اگر میرے آقا ﷺ پر محبت اور عقیدت کے پھول نچھاور نہ کرے تو بڑے شرم کی بات ہے میں ان حضرات سے درخواست کرتا ہوں کہ وہ اس پیاری مکڑی سے محبت اور عقیدت کا درس حاصل کریں رات ہو گئی۔ غار حرا میں بہت سے سوراخ تھے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی چادر اتار کر غار حرا میں سوراخوں کو بند کیا کہ کوئی ایسی خطرناک چیز یہاں موجود نہ ہو۔ جو پیارے آقا ﷺ کو تکلیف پہنچائے ایک سوراخ باقی بچ گیا۔ آپ نے اپنا پاؤں وہاں رکھ دیا اور پیارے آقا ﷺ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی ران پر سر مبارک رکھ کر آرام فرمانے لگے۔ یار غار کی اس محبت اور خلوص پر میں قربان ہو جاؤں۔ آپ نے دوستی کا وہ حق نبھایا جو اس سے پہلے نہ کسی نے نبھایا ہو گا۔ اور نہ کوئی ایسا مثالی دوست ایسی دوست کا حق نبھائے گا۔ یہ شرف صرف میرے پیارے صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی حاصل ہے رب قدوس بھی صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی دوست پر ناز کرتا ہے۔ رب ناز کرتا ہے کہ اے پیارے آقا کے غلامو! پیارے آقا کے امتیو! حب مصطفیٰ ﷺ کا درس لینا ہو تو صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے درس لو کہ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے محبت اور دوستی کا حق کیسے نبھایا۔ حضور ﷺ آرام فرما رہے ہیں اس غار میں عرصہ دراز سے ایک سانپ رہتا تھا جس نے رب قدوس کے آگے یہ دعا مانگی تھی کہ اے رب مجھے

Marfat.com

سرکار مدینہ کالی کملی والے سرکار کی زیارت نصیب فرمانا اللہ تعالیٰ نے اس سانپ کی دعا قبول فرمائی۔ آج اس کو والی دو جہان کی زیارت ہونے والی تھی۔ سانپ نے باہر آنے کا راستہ تلاش کیا۔ سب سوراخ بند تھے آخر کار وہ اس جگہ پہنچا جہاں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا پاؤں مبارک تھا۔ سانپ نے غار کے پاؤں مبارک پر ڈسا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو شدید تکلیف ہوئی لیکن قربان جاؤں حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے پاؤں نہیں ہٹایا۔ کہ شاید وہ سانپ باہر نکل کر میرے آقا کو نقصان نہ پہنچائے۔ اگر ایسا ہوا تو صدیق رب کو کیا جواب دے گا۔ صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یہ فرمایا میری جان جائے کچھ بھی ہو جائے میں پاؤں نہیں ہٹاؤں گا جب زہر نے شدت اختیار کر لی زہر جسم میں پھیل گیا زہر کی شدت کی وجہ سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگا۔ پیارے کے آنسو میرے پیارے آقا ﷺ کے رخ انور پر گرے پیارے آقا ﷺ کی آنکھ کھل گئی۔ فرمایا۔ اے میرے پیارے دوست کس چیز کا غم ہے آپ کیوں اتنے غم زدہ ہو۔ کیوں رو رہے ہو آج میرے دوست کو کیا تکلیف پہنچی ہے آج میرے دوست کو کس غم نے ستایا ہے۔ صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے عرض کی کملی والے آقا میں آپ پر قربان ہو جاؤں۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے کسی زہریلی چیز نے پاؤں میں ڈسا ہے وہ زہر جسم میں پھیل گیا ہے جس کی تکلیف کی وجہ سے میری آنکھوں میں آنسو آ گئے ہیں میں پاؤں نہیں ہٹا سکتا ہو سکتا ہے وہ زہریلی چیز آپ کو تکلیف پہنچائے۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا اے میرے دوست پاؤں ہٹاؤ اور اس چیز کو باہر آنے دو آپ نے پاؤں مبارک ہٹایا۔ سانپ باہر نکلا سانپ نے ادب سے سلام عرض کیا۔ عرض کیا یا رسول اللہ کملی والے آقا ﷺ میں معافی چاہتا ہوں کہ میں صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں کو ڈسا ہے میں نے رب سے یہ دعا کی تھی کہ مجھے کالی کملی والے آقا کی زیارت نصیب فرمانا میں نے دیکھا تمام سوراخ بند تھے مجبوراً میں نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں مبارک کو ڈسا۔ میرے آقا ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاؤں پر اپنا لعاب مبارک لگایا آپ ٹھیک ہو گئے۔ اس سانپ کو میرے آقا کی زیارت نصیب ہوئی۔

میرے آقا ﷺ نے یار غار کے ساتھ مدینہ طیبہ کا سفر شروع کر دیا۔ آپ ﷺ مدینہ شریف میں پہنچے آپ ﷺ کی آمد کی خبر مدینہ میں پھیل چکی تھی جب میرے آقا ﷺ نے مدینہ

Marfat.com

طیبہ میں قدم رکھا تو مدینہ طیبہ کی گلیاں خوشبوؤں سے مہک اٹھیں مدینہ طیبہ کی گلیوں میں نور ہی نور چھا گیا۔ لوگوں نے آپ ﷺ کی آمد پر بے حد خوشیاں منائیں انصار مدینہ نے مہاجرین کے ساتھ بہت اچھا سلوک کیا۔ ان کو اپنے اپنے گھروں میں رہنے کی جگہ دی اپنی زمینوں کو ان میں تقسیم کیا۔

سرکار مدینہ نے اپنے انقلابی پیغام۔ پیغام اسلام کو پھیلانا شروع کر دیا۔ وہاں بھی کفار مکہ نے آپ کو آرام سے بیٹھنے نہیں دیا۔ سرکار مدینہ نے مدینہ شریف پہنچ کر سب سے پہلے وہاں مسجد کی بنیاد رکھی یہ ایک عظیم انقلابی قدم تھا۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا۔ جہاں بھی مسلمان جائے دنیا کے کسی کونے پر مسلمان جائیں سب سے پہلے مسجد تعمیر کروائیں۔ یہ ایک ایسا عظیم انقلابی قدم تھا آج جہاں بھی مسلمان جاتے ہیں چاہے وہ برطانیہ میں جائیں یا وہ امریکہ میں جائیں دنیا کے کسی کونے میں جائیں سب سے پہلے مسلمان مسجد بنواتے ہیں۔ یہ ایک عظیم الشان راہنما کی سنت ہے۔ دنیا میں کوئی ایسا لیڈر نہیں ہوا جس کے دنیا سے چلے جانے کے بعد لوگوں نے اس کے کام کو یا اس کے مشن کو جاری رکھا ہو۔ دنیا کے جتنے لیڈر ہوئے ہیں ان کے حالات زندگی پڑھ کر آپ دیکھ لیں جب تک وہ زندہ رہے دنیا نے ان کے مشن پر عمل کیا۔ یورپ کے جتنے لیڈر ہوئے ہیں جتنے انقلابی راہنما ہوئے ہیں آپ ان کے حالات زندگی پڑھ کر دیکھو کوئی ایسا لیڈر نہیں جس کے مشن کو جاری رکھا گیا ہو۔ یا تو لوگوں نے ان لیڈروں کی زندگی میں ہی ان کے مشن کا انکار کر دیا یا پھر ان کے مرنے کے بعد ان کو بھلا دیا لیکن یہ صرف میرے پیارے آقا ﷺ کی ہی شان ہے۔ میرے آقا ﷺ کی ہی عظیم شخصیت ہے آج سے چودہ سو سال پہلے جس عظیم مشن کی بنیاد آپ نے رکھی تھی آج تک وہ مشن جاری ہے۔ اور پھیلتا جا رہا ہے۔

جہاں جہاں بھی آقا ﷺ کے غلام جاتے ہیں وہاں مسجد تعمیر کرتے ہیں یہ میرے آقا ﷺ کے ایک عظیم لیڈر ہونے کی ایک عظیم دلیل ہے۔ یہ شرف دنیا کے کسی اور لیڈر کو حاصل نہیں ہے یہ شرف صرف میرے آقا ﷺ کو ہی حاصل ہے۔ میرے آقا ﷺ اسلام کا عظیم انقلاب لوگوں میں پھیلا رہے تھے آقا ﷺ کے زمانے کے ایک بہت بڑے چیلنج کو قبول کیا کفار مکہ نے انقلاب اسلام کو روکنے کے لئے طرح طرح کی رکاوٹیں کھڑی کر دیں۔ آپ ﷺ سے لڑائی پر اتر آئے میرے آقا ﷺ کے انقلاب کو روکنے کے لئے لڑائیاں شروع کر دیں۔ جنگ بدر کی

Marfat.com

لڑائی ہوئی چند ایک مسلمان ہیں۔ ہزاروں کفار ہیں میرے آقا کے غلاموں کے پاس اسلحہ بھی کم ہے تلواریں بھی کم ہیں۔ گھوڑے بھی کم ہے مال بھی کم ہے۔ اس کے برعکس کفار کے پاس گھوڑے بھی زیادہ ہیں اسلحہ، مال بھی زیادہ۔ تعداد بھی چوگنی ہے میرے آقا ﷺ کے چند ایک غلام ہیں میرے آقا ﷺ کا ہر سپاہی جام شہادت نوش کرنے کے لئے بے قرار ہے میرے آقا ﷺ خود میدان جنگ میں تشریف فرما ہیں۔ میرے آقا ﷺ کے غلاموں میں حب مصطفیٰ ﷺ کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی غلام مصطفیٰ ﷺ۔ حب مصطفیٰ کا جذبہ لے کر ہی میدان میں آئے تھے۔ یہ سچائی کا جذبہ تھا۔ یہ باطل کو مٹانے والا جذبہ تھا یہ انقلاب کا جذبہ تھا۔ میرے آقا ﷺ کے غلام میدان جنگ میں اس لئے نہیں آئے کہ لڑائی جیتنے کے بعد میرے آقا ﷺ سربراہ بنا دیئے جائیں گے یا دولت کے انبار جمع کر لیں گے۔ نہ اقتدار کی خاطر جنگ تھی۔ نہ دولت کی خاطر جنگ تھی یہ جنگ انسان کو دور غلامی سے آزاد کرانے کے لئے تھی۔ یہ جنگ ظالم حکمرانوں سے انسان کو آزادی حاصل کروانے کے لئے تھی۔ اس کے بعد بھی چند لڑائیاں لڑیں گئیں جنگ احد۔ جنگ خندق۔ میں عرض کرتا چلوں کہ دنیا کے بہت سے مورخ یورپ کے بہت سے مورخ یہ تحریر کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے تلوار کے زور سے اسلام پھیلایا۔ حالانکہ اس میں بالکل حقیقت نہیں ہے جیسے میں پہلے عرض کر چکا ہوں۔ کہ لڑائیاں کفار مکہ نے حضور ﷺ سے لڑیں حضور ﷺ نے تیل کے کنویں حاصل کرنے یا دولت و اقتدار کے لئے جنگ نہیں لڑی۔ حضور ﷺ نے باطل، ظلم و تشدد کے خاتمے کے لئے جنگ لڑی۔ حضور ﷺ نے پیغام اسلام میں سب سے پہلے ظلم و تشدد پر آواز اٹھائی۔ جمہوریت کا پیغام سب سے پہلے حضور ﷺ اس دنیا میں لائے۔ اسلام سے پہلے دنیا کے کسی خطے پر جمہوریت کا نام نہیں تھا بادشاہ ظالم ہوتے تھے۔ غریبوں بے کسوں کے حقوق دبا دیئے جاتے تھے۔ انسانوں کو غلام بنا کر ان سے سخت تر کام لیا جاتا اور کسی کو مشقت پر مزدوری یا تنخواہ نہیں دی جاتی تھی۔ مزدور کی مزدوری کا حق ادا نہیں کیا جاتا تھا آج جو یورپ کا معاشرہ جمہوریت کا ٹھیکیدار بنا ہوا ہے حقوق انسانیت کے دعویدار ہیں۔ اس زمانے میں ان کے حکمران ظالم حقوق انسانیت پر ظلم کرتے تھے۔ میرے آقا ﷺ نے حقوق انسانیت کی آزادی کی خاطر لڑائیاں لڑیں۔

سب سے پہلے جمہوریت کا پیغام میرے آقا تاجدار مدینہ ﷺ لائے۔ مساوات، اخوت

Marfat.com

کا پیغام اسلام نے انہیں دنیا میں دیا۔ اس پیغام کو پھیلانے کے لئے جو کفار ظالم باطل رکاوٹیں کھڑی کرتے تھے ان سے میرے آقا ﷺ نے لڑائی کا چیلنج قبول کیا۔ عورتوں کو اسلام ہی نے مساوی حقوق دلائے۔ اسلام ہی نے عورتوں کو ایک عظیم مقام دیا۔ میرے آقا ہی نے عورتوں کے حقوق کو مساوی کیا۔ اسلام ہی نے عورتوں کو عظیم عزت کا مقام دیا ہے۔ میں عرض کرتا چلوں آج جو یہ معاشرہ (یورپ) جو عورتوں کے حقوق آزادی دلانے کا دعویٰ کرتا ہے اس معاشرے نے عورتوں کے حقوق کو آزادی کا نام دے کر عورتوں کے حقوق کو بالکل پامال کر دیا ہے۔ کیا آزادی عورت کا یہ مطلب ہے کہ عورت جب چاہے ایک مرد کو اپنا ہمنوا بنا لے اور جب چاہے اس کو چھوڑ کر کسی دوسرے کو ہمنوا بنا لے۔ یا مرد جب چاہے ایک عورت کو اپنا ہمنوا بنا لے اور جب چاہے اس کو چھوڑ کر کسی دوسری کو ہمنوا بنا لے۔ میری سمجھ میں یہ آزادی کا بالکل غلط مطلب ہے۔ اس سے عورت اپنے مقام عزت کو کھو بیٹھی ہے یہی وجہ ہے کہ آج یورپ کے معاشرے میں 60% شادیاں فیل ہو جاتی ہیں۔ میرے آقا ﷺ نے اسلام میں عورت کو معاشرے میں ایک عظیم مقام دیا ہے اسلام ہی نے بتایا کہ عورت ایک عظیم ماں ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر کسی نے جنت لینی ہے تو ماں کے قدموں کو چومو۔ ماں کی خدمت کرو۔ ماں کے قدموں میں جنت ہے یہ نہیں فرمایا کہ جب ماں باپ بوڑھے ہو جائیں ان کو بوڑھوں کے ہاسٹل میں ڈال دو۔ جہاں وہ شفقت سے محروم ہو جائیں۔

حقوق انسانیت کی آزادی کے لئے میرے آقا ﷺ نے لڑائیاں لڑیں۔ ظلم کو مٹانے کے لئے اور سچائی کو پھیلانے کے لئے یہ لڑائیاں لڑیں گئیں۔

یہ ایک عظیم انقلابی لڑائیاں تھیں۔ بہرحال اسلام پھیلتا گیا۔ یہ عظیم انقلاب بڑھتا گیا۔ ظالم مٹتے گئے۔ پھر آپ ﷺ نے خانہ کعبہ کو بتوں سے آزاد کروانے کے لئے عزم کیا۔

فتح مکہ

میں نے پہلے عرض کیا ہے۔ جب میرے پیارے آقا تاجدار مدینہ ﷺ نے مکہ مکرمہ سے ہجرت کی تھی۔ اس رات کو یارِ غار حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور کملی والے آقا ﷺ تھے۔ آپ ﷺ اور آپ کے یارِ غار صدیق اکبر رضی اللہ عنہ۔ اس تھوڑے سے عرصے میں سات آٹھ سال کے تھوڑے سے حصے میں آج تاجدار مدینہ ﷺ واپسی مکہ مکرمہ کا رخ کرتے ہیں۔ آج

Marfat.com

ہزاروں کی تعداد میں جان نثار سپاہی ہیں جو اسلام کی خاطر میرے پیارے آقا ﷺ کے اشاروں پر اپنی جانوں کو قربان کر دیتے ہیں۔ یہ ایک عظیم لشکر تھا اور اس لشکر کا سربراہ ایک عظیم سربراہ تھا۔

یہ عظیم لشکر اپنے عظیم لیڈر کی سربراہی میں مکہ مکرمہ میں داخل ہوا۔ اتنی عظیم فتح پر کسی کا خون نہیں بہایا گیا، کسی سے بدلہ نہیں لیا گیا۔ میرے پیار آقا ﷺ نے تمام بتوں کو اٹھا کر خانہ کعبہ سے باہر پھینک دیا اور خانہ کعبہ کو بتوں کی لعنت سے پاک کر دیا۔ پیارے آقا ﷺ نے فتح مکہ کے بعد تمام اپنے دشمنوں، اسلام کے دشمنوں کو معاف کر دیا۔ کسی سے اپنے دکھ کا بدلہ نہیں لیا، سب کے سب میرے پیارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر معافی مانگتے اور جوق در جوق اسلام قبول کر رہے تھے۔

اس وقت میرے پیارے آقا ﷺ نے فرمایا: آج عثمان بن طلحہ کہاں ہے؟ عثمان بن طلحہ کانپتا ہوا حاضر ہوا۔ میرے آقا ﷺ نے فرمایا: اے عثمان میں لوگوں کی عزت کو خاک میں نہیں ملانے آیا میں جو گرے ہوئے ہیں ان کو اٹھانے کے لئے آیا ہوں۔ آج خانہ کعبہ کی چابی میرے ہاتھ میں ہے۔ میں جس کو چاہوں عطا کر دوں۔ لیکن آج میں یہ چابی تم کو عطا فرماتا ہوں اور قیامت تک یہ چابی تمہارے خاندان کے پاس رہے گی آج تک عثمان بن طلحہ کے خاندان کو یہ عزت حاصل ہے کہ ان کے پاس خانہ کعبہ کی چابی ہے، وہ خانہ کعبہ کے آج بھی مجاور ہیں۔

دین اسلام کا ایک عظیم انقلاب، جو آج دنیا کے کونے کونے میں پھیلا ہوا ہے اور پھیل رہا ہے یہ صرف میرے آقا تاجدار مدینہ ﷺ کی شان ہے۔ جس کے صدقے یہ پیغام آج بھی پھیل رہا ہے۔ یہ میرے پیارے آقا تاجدارِ مدینہ ﷺ کی ذات سراپا رحمت ہے آپ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر اس دنیا میں تشریف لائے۔

اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے:

"وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ"

(ہم نے آپ ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔)

ربِ قدوس کی ذات فرماتی ہے۔ ہم نے پیارے آقا ﷺ کو تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ میرے آقا ﷺ صرف مسلمانوں کے لئے رحمت بن کر نہیں آئے بلکہ اس جہان

Marfat.com

کے اندر جتنے انسان رہتے ہیں، جتنے جانور رہتے ہیں، درخت، پرندے، چرندے، جن ملائکہ سب کے لئے میرے پیارے آقا ﷺ رحمت ہیں۔ آپ ﷺ اپنی کالی کملی والے دامن میں سب کو پناہ دیتے ہیں۔

میرے پیارے آقا ﷺ اس جہان کے لئے بھی رحمت ہیں اور اگلے جہان کے لئے بھی رحمت ہیں۔ یہاں میں ایک اور بات عرض کرتا چلوں، رب العالمین فرماتا ہے: (الحمد للّٰہ رب العالمین) میں تمام جہانوں کا رب ہوں اور پیارے آقا ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت بن کر آئے۔ اگر مجھے کوئی یہ بتادے کہ رب کہاں موجود ہے تو میں یہ کہوں گا کہ میرے پیارے آقا ﷺ وہاں موجود نہیں ہے۔ رب ہر جگہ موجود ہے اور میرے پیارے آقا ﷺ کی رحمت ہر جگہ موجود ہے۔ اس جہان میں بھی اور اگلے جہان میں بھی میرے آقا ﷺ کی رحمت موجود ہے۔

یہاں یہ بات عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں کہ بہت سے لوگوں کا عقیدہ ہے کہ میرے آقا ﷺ اس دنیا سے چلے گئے ہیں۔ وہ ابھی اس جہاں میں موجود نہیں ہیں لیکن رب تو فرماتا ہے کہ میرے آقا ﷺ تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ ہم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا ہے۔ میرے نبی تمام جہانوں کے لئے رحمت ہیں۔ یہ تو کوئی نہیں کہہ سکتا کہ میرے آقا ﷺ کی ذات رحمت تھی اب نہیں ہے۔ کوئی عالم کوئی مفتی کوئی پیر قرآن پاک کا ترجمہ بدل نہیں سکتا۔ میرے آقا ﷺ کی ذات رحمت ہے اور رحمت رہے گی اور اگلے جہان میں بھی میرے آقا ﷺ کی رحمت ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ میرے آقا ﷺ زندہ ہیں اور میرے آقا ﷺ کی زندگی سے اس عالم کو رحمت مل رہی ہے۔ میرے آقا ﷺ کے صدقے سے عرب کی سرزمین پر تیل کے ذخائر موجود ہیں۔ ان تیل کے ذخائر کی وجہ سے پورے جہان کو کاروبار مہیا ہو رہا ہے۔ اس دنیا کا نظام چل رہا ہے۔ بے شک غیر مانیں یا نہ مانیں میرے آقا ﷺ کے صدقے ہی غیروں کو بھی روزی مل رہی ہے۔ یورپ (امریکہ) تمام دنیا میں میرے آقا ﷺ کے نام کا کھاتے ہیں۔

آقا ﷺ تیرا کھائیں اور تیرے غلاموں سے الجھیں، عجب ہیں یہ کھانے اور غرانے والے۔

Marfat.com

خدا کی قسم ہے کہ آقا ﷺ کی سیرت کے بارے میں کچھ تحریر کرکے لئے بندہ عاجز کے علم میں اتنی ہمت نہیں ہے۔ یہ میرے سرکار ﷺ کی رحمت کا صدقہ ہے کہ بندہ عاجز و گنہگار کو یہ شرف نصیب ہوا کہ آقا ﷺ کی سیرت کے بارے میں کچھ تحریر کرسکوں۔ میرے آقا ﷺ کی رحمت کا یہ عالم ہے کہ تاجدار مدینہ ﷺ نے جب دین اسلام کی تبلیغ کا آغاز کیا تو دشمن قریش آپ ﷺ کو طرح طرح کی زحمت دیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ آپ ﷺ پر ظالموں نے پتھروں کی بارش کردی۔ حضور ﷺ کے جسم مبارک سے خون بہنا شروع ہو جاتا ہے، آپ ﷺ اتنے شدید زخمی ہوگئے کہ آپ بے ہوش ہوگئے۔ جب آپ ﷺ کو ہوش آیا تو جبرائیل امین نے حاضر ہوکر عرض کی: یارسول اللہ! اگر آپ ﷺ حکم دیں تو اس بستی کو اٹھا کر آسمان پر لے جایا جائے اور وہاں سے جا کر اس کو الٹ دیا جائے۔

میرے پیارے آقا ﷺ نے فرمایا کہ اے جبرائیل امین، میں اس کائنات کے لئے عذاب بن کر نہیں آیا ہوں بلکہ میں اس کائنات کے لئے رحمت بن کر آیا ہوں۔ میں اپنے رب سے دعا کرتا ہوں کہ اے رب العالمین اس بستی میں سے مسلمان پیدا فرما، اور ان لوگوں کو ہدایت عطا فرما، تاکہ میرے پیغام کو سمجھ سکیں، تاکہ بتوں کی پوجا کو چھوڑ کر میرے رب کی بارگاہ میں سجدہ کریں۔ میرے آقا ﷺ کو لوگوں نے پتھر مارے۔ میرے آقا ﷺ نے ان کے لئے دعا فرمائی۔ میرے آقا ﷺ کو لوگ برا بھلا کہتے، جادوگر کہتے، لیکن میرے آقا ﷺ نے پھر بھی لوگوں کے لئے دعا فرمائی کہ اے رب ان کو ہدایت عطا فرما۔ میرے پیارے آقا ﷺ کو ایک شخص نے پتھر مار کر آپ ﷺ کے دانت مبارک کو شہید کردیا۔ اس وقت بھی میرے آقا ﷺ نے اس کے لئے دعا فرمائی کہ اے اللہ تعالیٰ اس کو ہدایت نصیب فرما۔

میرے آقا ﷺ تاجدار مدینہ ﷺ ایک گلی سے گزر کر مسجد میں تشریف لا لے جایا کرتے تھے۔ اس راستے میں ایک بڑھیا رہتی تھی، وہ روزانہ میرے آقا ﷺ جب گلی سے گزرتے تو وہ کوڑا پھینکتی۔ ہر روز آپ ﷺ پر کوڑا کچرا پھینکتی۔

میں قربان جاؤں اپنے آقا ﷺ پر، ایک روز آپ ﷺ جب گلی سے گزرے۔ اس بوڑھی نے کوڑا نہ پھینکا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا کہ آج وہ بڑھیا۔ آج وہ بوڑھی ماں کدھر ہے تو پتہ چلا کہ وہ آج بیمار ہے۔ میرے پیارے آقا ﷺ اس بوڑھی ماں کی بیمار پرسی کے لئے

Marfat.com

تشریف لے جاتے ہیں، آپ ﷺ اس کے پاس تشریف لے جاتے ہیں۔ وہ بوڑھی ماں جو آپ ﷺ پر کوڑا پھینکتی تھی۔ آپ ﷺ اس کی بیمار پرسی کے لئے تشریف لے جاتے ہیں۔

وہ بوڑھی عرض کرتی ہے کہ یہاں ایک آدمی جس کا نام محمد ﷺ ہے۔ وہ اپنے آپ کو خدا کا نبی کہتا ہے اور یہ تبلیغ کرتا ہے کہ بتوں کی پوجا چھوڑ دو اور ایک خدا کی عبادت کرو۔ وہ طرح طرح کے معجزے دکھاتا ہے۔ شاید وہ جادوگر ہے۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں اے مائی آپ روزانہ میرے اوپر کچرہ پھینکتی تھی۔ آج جب میں گلی سے گزرا تو آپ نے کچرا نہیں پھینکا تو دریافت کرنے کے بعد پتہ چلا کہ آپ بیمار ہیں۔ تو میں آپ کی بیمار پرسی کے لئے حاضر ہوا ہوں اور میں ہی محمد ہوں۔

وہ بوڑھی مائی حیران رہ جاتی ہے۔ آپ کی رحمت اور حسن اخلاق سے اتنی متاثر ہوتی ہے کہ وہ فوراً بے ساختہ عرض کرتی ہے کہ یارسول اللہ! آپ ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔

امام یوسف ہمدانی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضور ﷺ نے جب دین اسلام کی تبلیغ شروع کی تو ایک یہودی آپ ﷺ کے بڑی مخالفت کیا کرتا تھا۔ وہ آپ ﷺ پر طرح طرح کے الزام لگایا کرتا تھا اور لوگوں سے کہا کرتا تھا کہ آقا ﷺ کی بارگاہ میں مت جاؤ وہ کچھ نہیں دے سکتا۔ وہ جادوگر ہے لیکن خدا کی شان دیکھو۔ اس کی ایک چھوٹی بیٹی تھی، وہ چھپ کر مسلمان ہو گئی۔

باپ سے چھپ کر وہ تاجدار مدینہ ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہو کر قرآن پاک کی تلاوت کیا کرتی تھی۔ قدرت الٰہی سے وہ یہودی اندھا ہو گیا۔ اس نے بہت علاج کروایا، بڑے بڑے اعلیٰ حکیم جو تھے ان کے پاس گیا لیکن اس کی بینائی واپس نہ آئی۔ اس کی آنکھوں کی روشنی واپس نہ آئی۔

آخر تمام علاج کے بعد لاعلاج ہو کر بیٹھ جاتا ہے۔ اس کی بیٹی عرض کرتی ہے۔ اے ابا جان آپ بڑے پریشان ہیں۔ کیا وجہ ہے؟ وہ یہودی کہتا ہے، بیٹی آج تمام حکیموں نے مجھے جواب دے دیا ہے کہ میری آنکھیں ٹھیک نہیں ہو سکتیں، اب تو ساری عمر میری آنکھوں کی بینائی کے بغیر گزر جائے گی۔ بیٹی عرض کرتی ہے۔ اے ابا جان اگر آپ اجازت دیں تو میں ایک حکیم سے دوائی لے آتی ہوں، وہ ایک ایسی اعلیٰ حکیم ہے کہ اس کے بارگاہ میں حاضر ہو کر بڑے بڑے لاعلاج

Marfat.com

مریض جا کر ٹھیک ہو جاتے ہیں، اگر آپ اجازت دیں تو میں ان کے پاس حاضر ہو کر دوائی لے کر آؤں۔ یہودی کہتا ہے، ہاں بیٹی جاؤ۔ دوائی لے کر آؤ۔

وہ بی بی، وہ بیٹی دوڑ کر میرے پیارے آقا ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوتی ہے۔ میرے جیسے لاکھوں اور کروڑوں انسان اس بی بی کی عقیدت پر قربان ہو جائیں۔ بی بی نے حضور ﷺ کی نعلین پاک سے خاک اتار کر ایک شیشی، ایک بوتل میں اکٹھی کر لی۔

میں قربان جاؤں میرے آقا ﷺ کے قدموں کی خاک پر، وہ بی بی خاک لے کر واپس اپنے والد کے پاس حاضر ہوتی ہے، یہودی کہتا ہے کہ اے بیٹی دوائی لائی ہو۔ ہاں ابا جان دوائی لائی ہوں، حکیم کیا کہتا تھا۔ عرض کی ابا جان حکیم نے یہ فرمایا ہے کہ ایک سلائی آنکھوں میں ڈالنے سے گئی ہوئی بینائی واپس آ جائے گی۔

جب حضور ﷺ کے قدموں کی خاک کی ایک سلائی اس کی آنکھوں میں ڈالی گئی اس کی آنکھیں فوراً روشن ہو گئیں، بینائی فوراً واپس آ گئی۔ کہتا ہے بہت اچھا بیٹی، بہت خوب بیٹی۔ اے بیٹی یہ کون اتنا اعلیٰ حکیم ہے، یہ کون اتنی شان والا حکیم ہے۔ جس کی ایک سلائی ڈالنے سے میری آنکھوں کی روشنی، آنکھوں کی بینائی واپس آ گئی ہے۔ بیٹی عرض کرتی ہے کہ ابا جان آپ کو آنکھیں مل گئی ہیں۔ آپ حکیم کا پتہ کر کے کیا کریں گے۔ نہیں بیٹی حکیم کا پتہ بتاؤ۔ میں اس کو جا کر دیکھوں۔ اس کا شکریہ ادا کروں۔ چل کر دیکھوں کون سا اتنا اعلیٰ حکیم ہے۔ یہ کتنا شاندار اور اعلیٰ حکیم ہے۔ میں اس کا شکریہ ادا کروں۔

بیٹی عرض کرتی ہے کہ اے ابا جان میں حکیم کا نام تو بتاتی ہوں۔ لیکن آپ میرے ساتھ وعدہ کریں کہ آپ اس حکیم کو برا بھلا نہیں کہیں گے۔ باپ کہتا ہے، بیٹی نہیں مجھے آنکھیں مل گئی ہیں۔ میں اس حکیم کو برا بھلا کیوں کہوں گا۔ بیٹی عرض کرتی ہے، ابا جان مجھے آپ کی عادت سے واقفیت ہے، آپ اس حکیم کو برا بھلا کہیں گے۔

یہودی کہتا ہے، نہیں بیٹی تم پتہ بتاؤ تا کہ میں اس کا شکریہ ادا کروں۔ اس کی بیٹی پتہ بتاتی ہے۔ مولانا غلام رسول قلعہ میاں سنگھ والے فرماتے ہیں۔ بیٹی پتہ بتانے لگتی ہے۔

مدینہ شہر دے وچ رہن والا
او خدا دے عرش تے جان والا

Marfat.com

او دل بند مائی آمنا دا
او بابل ہے، پیاری فاطمہ دا
قدیمی شہنشاہ عیسیٰ گھرانہ
حسن و حسین دا غم غار نانا

اس یہودی نے کہا، بٹی بیڑا غرق ہو جائے۔ میں تو لوگوں کو یہ کہا کرتا تھا کہ ان کے پاس مت جانا۔ وہ کچھ نہیں دیتا، ابھی تو لوگ مجھے یہ کہیں گے۔ ہم کو تم یہ کہتے تھے لیکن جب اپنی آنکھوں کی باری تھی اس وقت چلا گیا۔ عرض کرنا مقصد یہ ہے کہ میرے آقا ﷺ سب کے لئے رحمت کا باعث بن کر تشریف لائے۔ میرے آقا ﷺ کی بارگاہ میں جو بھی حاضر ہوتا ہے جھولیاں بھر کر جاتا۔ چاہے وہ بیگانہ ہے اور چاہے وہ اپنا ہے۔ میرے آقا کی رحمت سے سب کو فیض مل رہا ہے۔

آقا ﷺ در پر جو تیرے آئے گا
جھولیاں بھرتا جائے گا
جود و سخا ہے تیرا عام
تجھ پر درود اور سلام
تجھ پر درود اور سلام

ایک دفعہ میرے پیارے آقا ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں، جمعہ شریف کا دن ہے اور کملی والے آقا ﷺ خطبہ جمعہ ارشاد فرما رہے ہیں۔ ایک اعرابی حاضر خدمت ہوا عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ بارش نہیں ہو رہی ہے، عرصہ دراز گزر چکا ہے۔ میری بستی میں بارش نہیں ہوئی ہے۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے انسان بھی پیاسے تڑپ رہے ہیں اور جانور بھی پیاسے تڑپ رہے ہیں اور فصل وغیرہ بھی نہیں اُگ رہی ہے۔ قحط سالی کا وقت آ گیا ہے، مخلوقات پیاسی اور بھوکی مرنے لگی ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! اے میرے پیارے پیغمبر ﷺ اور اے کالی کملی والے آقا ﷺ دعا فرماؤ۔ یا رسول اللہ ﷺ! بارش برس جائے۔

میرے آقا ﷺ نے خطبہ جمعہ ارشاد فرماتے ہوئے اپنی پیاری انگلی کا اشارہ کیا۔ وہ پیاری انگلی جو اٹھے ڈوبا ہوا سورج واپس آ جائے۔ وہ پیاری انگلی جو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بچوں کو زندہ کرنے والی ہے، وہ پیاری انگلی جو اشارہ کر کے چاند کے دو ٹکڑے کر دیتی ہے۔

Marfat.com

پیاری انگلی اٹھی۔ آن کی آن میں بارش برسنا شروع ہوگئی، زوردار بارش برسنا شروع ہوگئی، جمعہ کے دن بھی بارش، ہفتہ کے دن بھی بارش، اتوار کو بارش، سوموار کو بارش، منگل وار کو بارش، بدھ وار کو بارش، جمعرات کو بارش آگے پھر جمعہ آ گیا۔ مسلسل سات دن بارش ہوتی رہی، بارش برسنا بند نہیں ہوئی۔ وہ اعرابی ساتویں دن پھر حاضر ہو کر عرض کرتا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! کملی والے آقا ﷺ ابھی تو ہر طرف پانی ہی پانی ہو گیا ہے۔ یا رسول اللہ ﷺ! بارش برسنا بند ہو جائے۔ میرے پیارے آقا ﷺ خدا کی خدائی کے بادشاہ ہیں، بادشاہ نے حکم دیا ہے کہ بارش کو برسنا ہے ابھی بادشاہ حکم کرے گا تو بارش برسنا بند ہوگی۔

ایک بادشاہ اگر اپنے سپاہی کو حکم دے کہ تم نے یہ ڈیوٹی سرانجام دینی ہے۔ سپاہی کی کیا جرات ہے کہ وہ اپنی ڈیوٹی سے ہٹ جائے۔ میرا نبی ﷺ خدا کی خدائی کا بادشاہ ہے۔ میرے نبی نے حکم دیا ہے کہ بارش کو برسنے کے لئے۔ میرے پیارے آقا پھر حکم فرمائیں گے تو بارش برسنا بند ہوگی۔

اللہ اللہ شاہ کونین جلالت تیری

فرش کیا عرش پر جاری ہے حکومت تیری

پھر میرے پیارے آقا ﷺ نے اپنی پیاری انگلی کا اشارہ کیا تو بارش برسنا بند ہوگئی۔ جہاں تک رب کی ربوبیت موجود ہے وہاں تک میرے آقا ﷺ کی رحمت اور بادشاہت موجود ہے۔ حضور ﷺ کی رحمت کا صدقہ ہے کہ آج عرب کی سرزمین پر پٹرول کے کنویں جاری ہیں۔ جس کی وجہ سے ساری کائنات کا دارومدار چل رہا ہے۔ گویا آقا ﷺ کے صدقے پیارے جہان کو رزق مل رہا ہے۔

خدا کی قسم قیامت کے دن میرے پیارے آقا ﷺ کی رحمت کا صدقہ ہوگا جو میرے جیسے گنہگاروں کی بخشش کا سامان ہوگا۔

حضور ﷺ کی رحمت کا صدقہ ہی لے کر قیامت میں بارگاہ الٰہی میں حاضر ہوں گا ورنہ میرے پاس کوئی ایسا عمل نہیں ہے جس کو لے کر بارگاہ الٰہی میں پیش ہوں گا، گناہوں کی فہرست اتنی لمبی ہے، نہ جانے یہ اتنے بڑے بڑے گناہ کیسے معاف ہوں گے۔ میرے پیارے آقا ﷺ کی رحمت کا ہی صدقہ ہے کہ میرے جیسے گنہگاروں کی بخشش ہو جائے گی۔

Marfat.com

''میں تو ایک ادنیٰ سا گنہگار ہوں، نہ میں عالم ہوں، نہ عامل ہوں، نہ میں کامل ہوں، میں تو کچھ بھی نہیں صرف آقا ﷺ کی رحمت کا ہی سہارا ہے۔''

حضرت شاہ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''اے میرے رب العالمین! میرے پاس تو کوئی ایسا عمل نہیں ہے جس کو تیرے بارگاہ میں فخر سے پیش کرسکوں۔ جس کے تحت میری بخشش ہو جائے۔ لیکن ایک ایسا عمل ہے جس کو تیری بارگاہ میں فخر سے پیش کرسکتا ہوں مجھے امید ہے کہ اس عمل کے طفیل میری بخشش ہو جائے گی۔ ایک ہی عمل ہے کہ میں کھڑے ہوکر پیارے آقا ﷺ پر درود وصلوٰۃ، صلوٰۃ وسلام پڑھتا ہوں۔

آقا ﷺ پر صلوۃ وسلام پڑھنا ہی ایک ایسا عمل ہے۔ جس کو تیری بارگاہ میں فخر سے پیش کرسکتا ہوں کہ رب العالمین اس عمل کے طفیل میری بخشش عطا فرما۔ اپنے زمانے کے محدث اور اتنا بڑے باعمل عالم یہ عرض کرتے ہیں وہاں میرے جیسے گنہگار کی کیا حیثیت ہے جو نہ تو عالم ہے نہ عامل ہے کچھ بھی نہیں ہے۔

صرف فقط، خدا کی قسم، فقط سرکار مدینہ ﷺ کی رحمت کا ہی سہارا ہے۔ جس کو لے کر قیامت کے دن بارگاہ الٰہی میں حاضر ہو جاؤں گا۔''

تاجدار مدینہ ﷺ کی رحمت کے بارے میں کیا بیان کروں۔ آقا ﷺ کی رحمت کا ہی صدقہ ہے کہ بات آج تک بنی ہوئی ہے اور قیامت کے دن بھی آقا ﷺ ہی کا سہارا ہوگا۔ جہاں ہر ایک انسان کو نفسی نفسی کا عالم ہوگا۔ تمام اشیاء، تمام نبی نفسی نفسی کے عالم میں ہوں گے۔

سرکار مدینہ محبوب دو عالم ﷺ، میدان محشر میں طویل سجدے میں پڑے ہوں گے۔ طویل سجدے کے بعد جب آپ ﷺ کھڑے ہوکر بارگاہ الٰہی میں رب کی کرسی کی طرف روانہ ہوں گے تو پیچھے سے ایک عمر رسیدہ سفید داڑھی مبارک والے بزرگ آواز دیں گے ''اے محمد ﷺ'' آقا تاجدار مدینہ ﷺ مڑ کر پیچھے دیکھیں گے۔ سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام عرض کریں گے۔ یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے مجھے پہچانا میں آپ ﷺ کا جدِ امجد حضرت ابراہیم علیہ السلام ہوں۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا فرمائی کہ اے رب العالمین آخری نبی محمد ﷺ کو میری اولاد

Marfat.com

سے پیدا فرمانا۔ اللہ تعالیٰ نے میری دعا قبول فرمائی تھی آج میں یا رسول اللہ آپ سے ایک درخواست کر رہا ہوں کہ جس امت کو بخشوانے کے لئے آپ ﷺ رب کی بارگاہ میں حاضر ہو رہے ہیں۔ اس میں میرا نام بھی درج کر لینا۔

اللہ اللہ اے مسلمانوں تم کتنے خوش قسمت ہو کہ اللہ تعالیٰ نے ہم کو پیارے آقا ﷺ کا امتی ہونے کا شرف نصیب فرمایا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ہمیں سچا امتی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔

یہ وہ اعزاز ہے کہ حضرت ابراہیم خلیل اللہ اور حضرت موسیٰ کلیم اللہ دعائیں مانگا کرتے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ ہمیں تاجدار مدینہ ﷺ کے امتی ہونے کا شرف نصیب فرمانا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ ہر مسلمان کو آقا تاجدار مدینہؐ سے سچا عشق عطا فرمائے۔ سچا امتی بننے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

اِنَّ اللّٰهَ وَ مَلٰٓئِكَتَهٗ يُصَلُّوْنَ عَلَى النَّبِيِّ ؕ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا صَلُّوْا عَلَيْهِ وَ سَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا ﴿۵۶﴾

ترجمہ:۔ بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں اور درود بھیجتے رہیں گے۔ نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس پر اے ایمان والو تم بھی درود بھیجا کرو اس محبوب پر۔ خالی درود نہ بھیجنا اور ساتھ سلام بھی پڑھنا۔ جیسا کہ سلام پڑھنے کا حق ہے وہ حق ادا کرو۔''

بے شک اللہ اور اس کے تمام فرشتے نبی کریم ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ میں یہ ترجمہ نہیں کروں گا کہ درود پڑھتے ہیں کیونکہ اللہ پڑھنے پڑھانے سے پاک ہے۔

لفظ صلوٰت عربی زبان میں کئی معنوں میں آتا ہے۔ صلوٰت طلب رحمت کے لئے بھی آتا ہے، صلوٰت دعا کے لئے بھی آتا ہے، صلوٰت کے معنی لکڑی کو گرم کر کے دوہرا کر کے تیر و کمان بنانا بھی ہے، صلوٰت کے معنی نماز بھی ہے۔ صلوٰت کے معنی درود بھی ہے، صلوٰت کے معنی حمد و ثناء یعنی تعریف بھی ہے۔

میں دو معنوں پر کچھ تحریر کروں گا۔ پہلے جس معنی پر میں تحریر کروں گا صلوٰت کا معنی درود۔ اگر صلوٰت کا معنی درود لیا جائے۔

Marfat.com

بے شک اللہ اوراس کے تمام فرشتے درود بھیجتے ہیں۔

اتنا اشارہ تو قرآن پاک سے مل گیا ہے کہ اللہ اوراس کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ دیکھنا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کب سے درود بھیج رہا ہے اور کب تک درود بھیجتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے درود بھیجنے والا عمل کب سے شروع کیا ہے۔

کیا کوئی زمانہ اور وقت ایسا آیا ہے کہ رب نے اس عمل کو ترک کر دیا ہو یا کوئی زمانہ اور وقت ایسا آئے گا کہ رب اس کام کو چھوڑ دے گا یا رب اس عمل کو چھوڑ دے گا۔

ایسا کبھی نہیں ہوسکتا کیونکہ جملہ اسمیہ پرغور فرمائیں۔

اس میں واکے معنی پائے جاتے ہیں، اس میں تینوں زمانے پائے جاتے ہیں۔ ماضی، حال، اور مستقبل لہٰذا معنی یہ بنے گا کہ اللہ اوراس کے فرشتے ہمیشہ ہمیشہ سے درود بھیج رہے ہیں اور ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتے رہیں گے۔

یہاں ایک بات عرض کروں۔ کوئی زمانہ کوئی وقت ایسا نہ آیا ہے نہ ہے اور نہ آئے گا کہ اللہ اپنے نبی پر درود نہ بھیج رہا ہو۔ اللہ رب العزت ہمیشہ ہمیشہ سے درود بھیج رہا ہے اور ہمیشہ ہمیشہ درود بھیجتا رہے گا۔ اللہ رب العزت جب اتنا اہتمام کرتا ہے اپنے نبی پر درود بھیجنے کا۔ اگر یہاں کوئی مولوی نہ بھی بھیجے تو ایمانداری سے بتاؤ یہاں کیا فرق پڑتا ہے۔ خدا فرماتا ہے کہ میں خدا ہو کر ہمیشہ سے درود بھیج رہا ہوں اور ہمیشہ ہمیشہ تک کے لئے بھیجتا رہوں گا۔ اگر آپ ذرا غور کریں۔ عقل سے سوچیں کہ جو درود پڑھنے سے انکار کرتا ہے، جو درود پر پابندی لگانے کی کوشش کرتا ہے، جو درود پر پابندی لگاتا ہے، اللہ کی دشمنی ہمارے ساتھ ہے یا اللہ کے ساتھ ہے۔

اللہ فرماتا ہے کہ میں یہ کام ہمیشہ ہمیشہ کر رہا ہوں اور ہمیشہ ہمیشہ کرتا رہوں گا۔ اب کچھ بندے کہتے ہیں کہ ہم بندے ہو کر نہ درود پڑھتے ہیں اور نہ پڑھنے دیں گے۔

اسی لئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت مولانا احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں (اگر عقل ہوتی تو خدا سے نہ لڑائی لیتے) اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے ایمان والو تم بھی درود بھیجا کرو۔ اس محبوب پر خالی درود نہ بھیجنا ساتھ سلام بھی بھیجنا ساتھ سلام بھی پڑھتے رہنا۔ جیسا کہ سلام پڑھنے کا حق ہے۔ میں قربان جاؤں اللہ کے علم پر۔ اللہ تعالیٰ کو پتہ تھا کہ کچھ نہیں پڑھیں گے تو اللہ تعالیٰ نے واضح الفاظ میں فرمادیا: اے ایمان والو! تم درود وسلام پڑھا کرو۔

Marfat.com

اگر کوئی درود وسلام پڑھنے سے انکار کرتا ہے تو وہ اپنے مومن ہونے کا انکار خود کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا شکر ہے کہ ہم درود پڑھنے والے ہیں۔ یہ بات بھی عرض کرتا چلوں کہ کون سا درود پڑھنا چاہیئے۔ بعض لوگ کہتے ہیں درود ابراہیمی ہی کافی ہے۔ یہی پڑھنا چاہیئے بے شک درود ابراہیمی بڑی فضیلت والا ہے۔ درود ابراہیمی پڑھنا بڑا ثواب ہے۔ اس کی بڑی فضیلت ہے لیکن ساری عمر درود ابراہیمی پڑھتے رہو۔ قرآن پاک کی اس آیت پر عمل نہیں ہو سکے گا کیونکہ قرآن تو فرماتا ہے کہ درود بھی اور ساتھ سلام بھی پڑھو۔ درود ابراہیمی دورد تو ہے لیکن سلام نہیں ہے۔ آپ درود ابراہیمی پڑھ کر دیکھو یہ خالی درود ہے۔ اس میں سلام نہیں ہے۔

اس سے معلوم ہوا کہ ایسا درود پڑھنا ہی پڑھے گا۔ جس میں درود بھی ہو اور سلام بھی ہو۔ ہمارے نزدیک تو یہی درود ہے جس میں سلام بھی ہے اور درود بھی۔ **الصلوة والسلام علیک یا رسول اللہ وسلم علیک یا حبیب اللہ۔**

اے ایمان والو! درود وسلام پڑھو۔ تَسْلِیْمًاo جیسا کہ پڑھنے کا حق ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں ارشاد فرمایا کہ درود وسلام پڑھو۔ اس میں وقت کی پابندی نہیں لگائی اور حالات درود پاک پر بھی پابندی نہیں یعنی باوضو ہو کر انسان کسی بھی حالت میں ہو، چاہئے بیٹھا ہو، چاہے وہ کھڑا ہو، بیٹھ کر درود وسلام پڑھو تب بھی جائز ہے۔ کھڑے ہو کر ہاتھ باندھ کر درود وسلام پڑھو تب بھی جائز ہے۔

پورا قرآن پاک پڑھ کر دیکھو۔ اللہ تعالیٰ نے درود وسلام کا وقت مقرر کر کے یہ پابندی بھی نہیں لگائی کہ فلاں وقت درود وسلام پڑھو اور فلاں وقت درود وسلام نہ پڑھو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے درود وسلام پڑھو۔ رات کو پڑھو، دن کو پڑھو، ہر آن درود وسلام پڑھو۔ جب تمہاری جی چاہے پڑھو۔ میری طرف سے یعنی اللہ کی طرف سے تمہیں چھٹی ہے جب تمہارا جی چاہے پڑھو۔ اللہ تعالیٰ نے درود وسلام کے وقت پر پابندی نہیں لگائی۔ خواہ آپ درود وسلام واحد صیغے سے پڑھو، چاہے جمع صیغے سے پڑھو۔

خواہ وہ درود تاج ہو، خواہ وہ درود خضری ہو، خواہ وہ درود ہزارہ ہو خواہ وہ درود ماہی ہو، خواہ وہ درود سکنی ہو۔

درود وسلام کسی بھی زبان میں پڑھو جائز ہے۔ عربی میں پڑھو تب بھی جائز ہے، فارسی میں

Marfat.com

پڑھو تب بھی جائز ہے، اردو میں پڑھو تب بھی جائز ہے، پنجابی میں پڑھو تب بھی جائز ہے۔

چاہے وہ درود وسلام حضرت امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کا ہو چاہے وہ درود حضرت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا ہو۔

اللہ تعالیٰ نے حالات درود وسلام، وقت درود وسلام، صیغہ درود وسلام ان تینوں چیزوں پر پابندی نہیں لگائی، بالکل مطلق کہا، مطلق اپنے اطلاق پر جاری ہے۔ جس چیز کی تقیید اللہ تعالیٰ نہ کرے۔ اللہ تعالیٰ جس چیز کو مطلق چھوڑ دے تقیید نہ کرے تو کوئی انسان کوئی بندہ کوئی مولوی اگر اپنی طرف سے اس کی تقیید کرے تو وہ مجرم ہے۔ جب رب نے فرمایا: درود وسلام پڑھو، جب تمہارا جی چاہے پڑھو۔ رب کی طرف سے کوئی پابندی نہیں ہے۔ اگر کوئی مولوی اپنی طرف سے پابندی لگائے۔ جو مولوی درود وسلام پر پابندی لگاتا ہے وہ خدا کا مجرم ہے۔ جو بندہ جو مسلمان تاجدار مدینہ ﷺ پر درود وسلام محبت اور عقیدت سے نہیں پڑھتا۔ وہ سرکار دو عالم ﷺ کی شفاعت سے محروم رہے گا۔ جب محبت اور عقیدت سے درود وسلام پڑھے گا تب جا کر سرکار مدینہ ﷺ کی شفاعت نصیب ہوگی۔ اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو سچے دل سے سچی محبت وعقیدت سے نبی پاک ﷺ پر درود وسلام پڑھنے کی توفیق عطا فرمائے۔

اے ایمان والو! اے محبت والو، اے عشق مصطفیٰ ﷺ کا جذبہ رکھنے والو، درود وسلام پڑھنا یہ وہ مبارک عمل ہے جس کو رب قدوس خود کرتا ہے اور ہمیں بھی کرنے کا حکم دیتا ہے۔

صلوٰت کے ایک معنی تعریف بھی ہیں یعنی اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ کی تعریف کرتے ہیں۔ یہ بھی ثابت ہوگیا کہ اللہ اور اس کے فرشتے ہمیشہ سے تعریف کر رہے ہیں اور ہمیشہ تعریف کرتے رہیں گے۔ بہر حال فرشتوں کو تعریف تو کرنی پڑتی ہے۔ بات کریں اللہ تعالیٰ کی کہ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ کی تعریف کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو تمہیں کیا پتہ کہ میرے محبوب ﷺ کی تعریف کیا چیز ہے؟ تعریف مصطفیٰ ﷺ کی کیا شان ہے؟ اس کا کیا مزہ ہے؟

میں عرض کروں۔ ایک کام وہ ہوتا ہے جو آپ خود بھی کرتے ہیں اور دوسروں کو بھی کرنے کی تاکید کرتے ہیں کہ میں نے یہ کام کیا بڑا اچھا لگا، بڑا مزہ آیا تم بھی یہ کام کرو۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے اے لوگو! تمہیں کیا پتہ کہ میرے محبوب کی تعریف کیا ہے؟ رب جب

Marfat.com

اپنے یار کی تعریف کرنے لگا تو کرتا ہی رہا۔ رب فرماتا ہے: کہ جب میں اپنے یار کی تعریف کرنے لگا تو اتنا مزہ آیا کہ پھر کرتا ہی رہا۔

اس دنیا میں ہر انسان کا کوئی نہ کوئی وظیفہ ہے۔ سب سے اعلیٰ وظیفہ وہ ہے جو کوئی ہمیشہ کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے لوگو! میرا بھی ایک وظیفہ ہے۔ آخر دیکھنا یہ ہے کہ رب کا وظیفہ کیا ہے؟ رب فرماتا ہے: اے لوگو! تم نمازیں پڑھتے ہو۔ رب نمازیں پڑھنے سے پاک ہے تو پھر رب کیا کرتا ہے؟ آپ سوال کریں گے کہ رب سورج اور چاند طلوع و غروب کیا کرتا ہے۔ یہ ڈیوٹی تو اللہ نے فرشتوں کو دے دی، رب زندگی اور موت دیتا ہے۔ موت و حیات کی ڈیوٹی بھی فرشتوں کو دے دی، بے شک خالق وہی ہے ہر چیز کا۔ رب بارش برساتا ہے، یہ ڈیوٹی بھی اس نے فرشتوں کو دے دی۔ رب اولاد دیتا ہے، یہ ڈیوٹی بھی رب نے فرشتوں کو دے دی۔ رب ہوائیں چلاتا ہے، یہ ڈیوٹی بھی رب نے فرشتوں کو دے دی۔ بے شک وہ خالق ہے ہر چیز کا۔ لیکن رب کے یہ سارے کام فرشتے کر رہے ہیں۔ قرآن پاک پڑھ کر دیکھ لو۔ اللہ تعالیٰ کے تمام کام اس کے فرشتے کر رہے ہیں۔ آگے عرض کر چکا ہوں کہ خالق وہی ہے ہر چیز کا۔

رب فرماتا ہے کہ میں اپنے یار کی تعریف کرتا رہتا ہوں۔ عرض کروں کہ تعریف ہوتی ہے کسی کمال پر، اگر ایک بندہ تعریف کرے کسی دوسرے بندے کی۔ ظاہر ہے کہ تعریف کسی کمال پر ہو گی۔ جب کمال کو زوال آ جائے تعریف رک جائے گی۔ میرا جی نہیں چاہتا کہ جس میں کوئی عیب ہو۔ اس کی تعریف کروں لیکن جب کمال کو زوال آتا ہے تو عیب آ جاتا ہے کیونکہ مخلوق میں کوئی نہ کوئی عیب نظر آ جائے گا کیونکہ ہم ناقص ہیں۔ اگر آپ کسی کے حسن کی تعریف کریں۔ جس کی چار دن کی بات ہے۔ جب حسن ختم ہو جائے گا۔ تعریف رک جائے گی۔ اگر آپ کسی کے اقتدار کی تعریف کریں اگر اقتدار ختم ہو گیا۔ دولت تھی آنی جانی شے ہے۔ جب دولت ختم ہو جائے گی تعریف رک جائے گی۔ لہٰذا یہ تعریف ہے بندے تعریف کریں بندے کی تو جب بندے کے کمال کو زوال آ گیا۔ تعریف ختم ہو جائے گی۔ ایک تعریف وہ ہے جو خدا کرے۔ خدا فرماتا ہے میں ہمیشہ سے تعریف مصطفیٰ ﷺ کر رہا ہوں۔

اور ہمیشہ تعریف مصطفیٰ ﷺ کرتا ہی رہوں گا، رب کی تعریف نہ رکنی والی تعریف ہے۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ ذات مصطفیٰ ﷺ ایسی ذات ہے جس کے کمالات ختم نہیں ہو سکتے نہ کمال

Marfat.com

مصطفیٰ ﷺ ختم ہو سکتے ہیں، نہ کمال رک سکتے ہیں نہ تعریف رک سکتی ہے۔ یہ ثابت ہوا کہ ذات مصطفیٰ ﷺ ایسی ذات ہے جس میں عیب ہی نہیں۔ معلوم ہوا کہ ہر آن میرے نبی کی نئی شان ہے۔ ہم اس نور مجسم کو نور کہیں گے۔ اس نور کی ہر ادا کو نور کہیں گے۔ تعریف کی مرکزیت موقوف ہے حسن پر۔ جہاں حسن ہو گا وہاں تعریف ضرور ہو گی۔ حسن مرکز ہے تعریف کا۔ حسن کسی شے میں ہو، حسن چاند میں ہو، حسن ہے، حسن ستارے میں ہو، حسن ہے۔ حسن جانور میں ہو حسن ہے۔ حسن پتھر میں ہو حسن ہے۔ حسن بندے میں ہو حسن ہے۔ حسن حسن ہے۔ حسن مرکز ہے تعریف کا۔

میرے پیارے آقا تاجدار مدینہ ﷺ مرکز حسن ہیں۔ چاند بھی سہا ہوا سرکار ﷺ کی طرف آتا تھا۔ سورج بھی نیچا ہوا کر سرکار ﷺ کی طرف آتا تھا۔ حضور ﷺ مرکز حسن ہیں۔ اس لئے ساری کائنات سہمی ہوئی سرکار ﷺ کی طرف آتی تھی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے حسن کو ساری کائنات میں تقسیم کیا۔ خدا کی قسم کائنات میں سب سے زیادہ حسن انسان کو عطا فرمایا۔ ساری کائنات میں سے انسان کو سب سے زیادہ حسن عطا کیا۔ سارے انسانوں کے حسن کو جمع کیا اور ایک نبی کی جھولی میں رکھ دیا۔ پھر آپ اندازہ لگائیے کہ ایک نبی کے حسن کی کیا شان ہو گی۔

پھر سارے نبیوں سارے رسولوں سارے انبیاء کے حسن کی کیا شان ہو گی۔ رب نے سارے انسانوں کے حسن کو جمع کیا اور ایک نبی کی جھولی میں رکھا اور سارے نبیوں کے حسن کو جمع کیا اور رُخِ مصطفیٰ ﷺ میں رکھ دیا۔

میرے آقا تاجدار مدینہ ﷺ دو جہانوں کی پوری کائنات سے زیادہ حسین وجمیل ہیں۔ سب سے اعلیٰ اور بالا ہیں۔

میرے آقا ﷺ حسن میں سب سے زیادہ حسین ہیں۔ آپ کی شان سب سے اعلیٰ اور بالا ہے۔ نہ آپ جیسا کوئی حسین ہوا نہ ہو گا نہ آپ جیسی کسی کی شان ہوئی ہے نہ ہو گی۔ اے رب! یہ عاجز یہ ناچیز گنہگار بندہ التجا کرتا ہے۔ تیری بارگاہ میں بھیک مانگتا ہے کہ اے رب مجھے دیدار مصطفیٰ ﷺ عطا فرما۔ میرے ماں باپ، میرے بہن بھائی، مال و دولت میری جان میرا سب کچھ دیدار مصطفیٰ ﷺ پر قربان ہو جائیں۔

میرے پیارے آقا تاجدار مدینہ ﷺ کو اللہ تعالیٰ نے عالم دو جہان میں سب سے زیادہ

Marfat.com

حسین بنایا۔ جب اللہ تعالیٰ کو یہ خیال آیا کہ میں دیکھوں کہ میں کیسا ہوں، میں کتنا حسین ہوں تو اللہ تعالیٰ نے ایک خوبصورت آئینہ بنایا۔ اللہ تعالیٰ نے ایسا آئینہ بنایا جو اس کی شان کے مطابق تھا۔ جب رب کو اپنا حسن دیکھنے کا خیال آیا۔ جب رب کو اپنے حسن کی محفل سجانے کا خیال آیا تو کالی کملی والے محمد ﷺ کو بنانے کا خیال آیا۔ اللہ تعالیٰ نے ایک حسین و جمیل آئینہ بنایا۔ آئینہ بنا کر رکھا سامنے۔ اتنا خوبصورت آئینہ بنایا کہ رب بنا کر خود بھی فرمانے لگا:

''سبحان اللہ'' اللہ تعالیٰ نے جب اپنے آپ کو آئینہ میں دیکھا تو رب نے اپنی تعریف شروع کر دی۔

اسی لئے حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں رب کے حسن و جمال کا آئینہ ہوں۔ حضور ﷺ یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ اے رب اگر تو نے اپنا آپ دیکھنا ہو تو بھی مجھے دیکھ، اے مخلوق اگر تم نے رب کو دیکھنا ہو تو بھی مجھے دیکھو۔ اللہ اللہ! حضور ﷺ کا دیدار حقیقت میں دیدار خدا ہے۔ خوش قسمت وہ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم جنہوں نے اپنی آنکھوں سے دیدار مصطفیٰ ﷺ کا شرف حاصل کیا۔

اسی لئے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم دیدار مصطفیٰ ﷺ کے لئے تڑپ جایا کرتے تھے۔ آپ ﷺ کے صحابہ کو نبی کریم ﷺ سے بے پناہ عشق تھا۔ عشق مصطفیٰ ﷺ کی خاطر صحابہ اپنی جانیں قربان کر دیتے تھے۔ اس کی چند مثالیں پیش کر رہا ہوں:

جب جنگ احد میں مسلمانوں کو شکست کا سامنا ہوا۔ اس وقت مسلمان چاروں طرف سے کفار کے گھیرے میں آ گئے۔ جس وجہ سے بہت سے مسلمان شہید ہوئے اور کچھ بھاگ گئے۔

تاجدار مدینہ ﷺ کفار کے ایک جتھے کے گھیرے میں آ گئے کفار نے یہ خبر پھیلا دی کہ نبی کریم ﷺ شہید ہو گئے ہیں۔ صحابہ ایسی خبر سے بہت پریشان ہوئے۔ اس جھوٹی خبر نے صحابہ کرام کو بے حد پریشان کر دیا۔ اسی وجہ سے بہت سے صحابہ بھاگ گئے اور بہت سے ادھر ادھر بکھر گئے۔ حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب کفار نے مسلمانوں کو گھیرے میں لے لیا اور سرکار مدینہ ﷺ نظروں سے اوجھل ہو گئے تو سب سے پہلے میں نے آپ ﷺ کو زندوں میں تلاش کیا تو آپ ﷺ کو زندوں میں تلاش کر کے نہ پایا۔ پھر میں نے شہیدوں میں جا کر تلاش کیا وہاں بھی سرکار مدینہ ﷺ کو نہ پایا۔ تو حضرت علی کرم اللہ وجہہ فرماتے ہیں میں نے سوچا

Marfat.com

کہ حضور ﷺ لڑائی سے تو ہرگز نہیں بھاگ سکتے۔ بظاہر اللہ تعالیٰ ہمارے اعمال کی وجہ سے ہم پر ناراض ہوا اور نبی کریم ﷺ کو آسمان پر اٹھا لیا ہے۔

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے سوچا کہ سب سے بہتر میرے لئے یہی ہے کہ میں تلوار لے کر کافروں کے جھتے پر حملہ آور ہو جاؤں۔ یہاں تک کہ میں خود بھی شہید ہو جاؤں۔ جب حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے تلوار لے کر کافروں پر حملہ کیا تو کافر پیچھے ہٹتے گئے۔ تو میری نگاہ نبی کریم ﷺ پر پڑی تو میں بے حد خوش ہوا تو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ سوچا کہ اللہ تعالیٰ نے ملائکہ کے ذریعے حضور ﷺ کی حفاظت فرمائی۔

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ تاجدار مدینہ ﷺ کے پاس جا کر کھڑے ہو گئے۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ علی کفار کی اس جماعت کو روکو، حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تنہا اس جماعت کا مقابلہ کیا اور ان کے منہ پھیر دیئے۔ بہت سے کافروں کا قتل بھی کیا پھر ایک جماعت کافروں کی آگے بڑھی۔ نبی کریم ﷺ پر حملہ آور ہوئے۔ حضور ﷺ نے پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا کہ اس جماعت کو روکو۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے تنہا اس جماعت کا مقابلہ کیا۔ اس پر اللہ تعالیٰ بہت خوش ہوا۔

حضرت جبرئیل نے حاضر ہو کر حضرت علی رضی اللہ عنہ کی اس جوانمردی اور مدد کی تعریف کی، آقا تاجدار ﷺ نے فرمایا بیشک علی مجھ سے ہیں اور میں علی سے ہوں تو اس پر حضرت جبرائیل نے عرض کیا کہ میں تم دونوں سے ہوں۔ صحابہ کرام حضور ﷺ پر جان قربان کرنا اپنی بہت بڑی سعادت سمجھتے تھے۔

حسن یوسف پہ کٹیں مصر میں انگشت زنا
سر کاٹتے ہیں تیرے نام پر مردن عرب

صحابہ کرام شوق شہادت میں سرشار رہتے تھے۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آج پھر مسلمانوں کے اندر ایسا ہی جذبہ شہادت پیدا فرمائے تاکہ مسلمان ایک بار پھر اس دنیا پر غالب آ جائیں۔ جنگ احد میں کفار کے ہجوم نے جب رسالت مآب ﷺ کو گھیرے میں لے لیا۔ اس وقت سرکار مدینہ ﷺ نے پکارا کون مجھ پر جان دیتا ہے تو حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ چند انصاریوں کو لے کر آگے بڑھے۔ بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے ہر ایک نے سرکار دو عالم ﷺ

Marfat.com

پر اپنی جانیں فدا کر دیں مگر سرکار دو عالم ﷺ کو ایک بھی زخم نہیں لگنے دیا۔ حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ زخموں سے چور چور جام شہادت نوش کر رہے تھے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان کی لاش میرے قریب لاؤ۔ جب حضرت زیاد بن سکن رضی اللہ عنہ کو اٹھا کر آپ ﷺ کے قریب لایا گیا تو اس وقت ابھی تھوڑی تھوڑی جان باقی تھی۔ اسی حالت میں حضرت زیادہ بن سکن رضی اللہ عنہ نے زمین پر گھسیٹ کر اپنا منہ سرکار مدینہ ﷺ کے قدموں پر رکھ دیا۔ اسی حالت میں آپ کی روح پرواز کر گئی۔ اللہ اللہ۔ اس موت پر لاکھوں زندگیاں قربان۔ کسی شاعر نے اس کا نقشہ یوں کھینچا ہے:

تیرے قدموں پر سر ہو اور تارِ زندگی ٹوٹے
یہی انجام الفت ہے یہی مرنے کا حاصل ہے

حضرت وہب بن قابوس رضی اللہ عنہ بڑے پیارے صحابی تھے۔ وہ ایک گاؤں میں رہتے تھے اور بکریاں چرایا کرتے تھے۔ ایک دفعہ اپنے بھتیجے کے ساتھ بکریاں رسی میں باندھ کر مدینہ منورہ پہنچے۔ دریافت کیا کہ حضور ﷺ کہاں تشریف لے گئے ہیں۔ معلوم ہوا کہ سرکار مدینہ ﷺ احد کی لڑائی پر تشریف لے گئے ہیں۔ حضرت وہب بن قابوس رضی اللہ عنہ نے بکریاں وہیں چھوڑ دیں۔ بڑی تیزی سے حضور ﷺ کے پاس پہنچ گئے۔ اتنی دیر میں کفار کی ایک جماعت حملہ آور ہوئی تو سرکار مدینہ ﷺ نے فرمایا جو اس جماعت کو منتشر کردے۔ وہ جنت میں میرا ساتھی ہے۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے زور سے تلوار چلائی اور سب کو منتشر کر دیا۔ دوسری مرتبہ پھر وہ جماعت حملہ آور ہوئی تو حضور ﷺ نے پھر ارشاد فرمایا۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے زور سے تلوار چلا کر جماعت کو ہٹا دیا۔ تیسری مرتبہ پھر کفار کی جماعت حملہ آور ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ نے پھر یہی ارشاد فرمایا۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ نے زور سے تلوار چلا کر اس جماعت کو ہٹا دیا۔ سرکار مدینہ ﷺ نے آپ کو جنت کی خوشخبری دی۔ یہ خوشخبری سن کر آپ اتنے خوش ہوئے کہ تلوار لے کر جوش سے کفار کی صفوں میں جا کر گھس گئے۔ بڑی بہادری سے لڑتے ہوئے جام شہادت نوش فرمایا۔

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت وہب رضی اللہ عنہ جیسی بہادری اور دلیری کسی بھی لڑائی میں نہیں دیکھی۔ جب حضرت وہب رضی اللہ عنہ شہید ہوئے

Marfat.com

تو حضور ﷺ آپ کے سرہانے کھڑے تھے اور دعا فرما رہے تھے کہ اللہ تعالیٰ تم سے راضی ہو۔ میں تم سے راضی ہوں خوش ہوں۔ اللہ اللہ کیا خوش قسمتی ہے۔ حضرت وہب رضی اللہ عنہ کی۔ سرکار مدینہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ میں تم سے راضی ہوں۔ اگر سرکار دو عالم ﷺ راضی ہو جائیں تو دونوں جہاں سنور جاتے ہیں۔

حضرت وہب رضی اللہ عنہ کو حضور ﷺ نے خود اپنے دست مباک سے دفن فرمایا۔ ناز کرتی ہے حضرت وہب رضی اللہ عنہ کی قسمت کہ حضور ﷺ نے اپنے دست مبارک سے دفن فرمایا۔ حالانکہ سرکار دو عالم ﷺ خود بھی زخمی تھے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے کسی کے عمل پر اتنا رشک نہیں آیا جتنا کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ کے عمل پر رشک آیا۔ میرا دل چاہتا ہے کہ حضرت وہب رضی اللہ عنہ جیسا اعمال نامہ لے کر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہوں۔ اللہ تعالیٰ کو بھی ایسے اعمال نامے پر ناز ہے جو اپنے نبی ﷺ پر قربان ہو کر آیا۔

ہجرت

جب رسول اللہ ﷺ نے ہجرت فرمائی۔ تو آپ ﷺ کے ساتھ کوئی لشکر کوئی ساز و سامان نہیں تھا۔ صرف سواری کے لئے دو اونٹنیاں تھیں اور ساتھ میں ایک جان نثار رفیق سفر تھا۔ سبحان اللہ کیسا رفیق سفر ہے۔ ایسا رفیق سفر ہے۔ جس کی دوستی پر خدا بھی ناز کرتا ہے۔

معراج کی رات جبرائیل امین سواری لے کر آیا۔ ہجرت کی رات یار خود سواری بن گیا۔ جبرائیل بھی ساتھی ہے، صدیق رضی اللہ عنہ بھی ساتھی ہے۔ یہ بھی رات کا ساتھی ہے۔ وہ بھی رات کا ساتھی ہے۔ معراج کی رات جبرائیل سواری لے کر آیا۔ ہجرت کی رات آقا تاجدار مدینہ ﷺ خود چل کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے گھر گئے۔ دروازہ کھٹکھٹایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اندر سے تشریف لائے۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! غلام حاضر ہے۔ آقا ﷺ نے فرمایا مجھے جبرائیل لینے آیا یہ اور بات ہے۔ میں تجھے لینے آیا یہ اور بات ہے جو مجھے لینے آئے وہ جبرائیل ہوتا ہے اور جو تجھے لینے آئے وہ محمد مصطفیٰ ﷺ ہوتا ہے۔ جبرائیل معراج کی رات کا ساتھی ہے۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ ہجرت کی رات کا ساتھی ہے۔ جب جبرائیل سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچا۔ سدرۃ المنتہیٰ پر پہنچ کر عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! بس اس سے آگے میں نہیں جا سکتا۔ اگر ایک بال برابر بھی آگے جاؤں اللہ کے انوار و تجلیات جلا کر راکھ کر دیں۔

Marfat.com

جبرائیل کہتا ہے آگے جاؤں تو ڈر ہے جان کا۔ جل جاؤں گا جل گیا تو مر جاؤں گا۔ صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پیچھے رہا تو ڈر ہے ایمان کا، جان جاتی ہے، تو جائے لیکن ایمان نہ جائے۔

میں جبرائیل امین پر تنقید نہیں کر رہا ہوں۔ وہ اللہ کا مقرب فرشتہ ہے۔ فرشتہ پر تنقید کرنا جرم ہے کفر ہے۔ فرشتے کا مقام بیان کرنا مقصود ہے۔ جبرائیل حکم کا بندہ ہے۔ اس کی حد ختم ہو گئی تھی۔ وہ آگے جا نہیں سکتا تھا۔ حضرت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں پتہ نہیں جبرائیل کو کیا ہو گیا تھا۔ اگر وہاں غزالی ہوتا جل جاتا مگر ساتھ نہ چھوڑتا۔

جبرائیل کیوں آگے نہیں جاتا تھا۔ جبرائیل میں عشق نہیں ہے۔ یار پر جان قربان ہوتی ہے عشق سے، عشق ہوتا ہے دل میں، دل ہوتا ہے سینے میں، سینا ہوتا ہے جسم میں۔ جسم بنتا ہے خاک سے۔ جبرائیل بنا ہے نور سے۔ اس میں عشق نہیں ہے۔ یہ مقام عشق ہے، عشق نہ مکان دیکھتا ہے نہ محال دیکھتا ہے۔ عشق نہ دن دیکھتا ہے نہ رات دیکھتا ہے۔ عشق نہ آرام دیکھتا ہے نہ سکون دیکھتا ہے۔ عشق نہ دوست دیکھتا ہے نہ دشمن دیکھتا ہے۔ عشق نہ غار دیکھتا ہے نہ میدان کربلا دیکھتا ہے۔ یہ عشق مصطفیٰ ﷺ تھا جو حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے سینے میں تھا۔ جس پر حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کو نہ جان کا ڈر لگا نہ مال کا ڈر لگا نہ اپنی اولاد کا ڈر لگا۔

جبرائیل میں عشق نہیں تھا۔ اس لئے اس کو جان کا ڈر تھا۔ ادھر عرب کی سرزمین ہے، عرب کی سرزمین میں جنگل ہے۔ جنگل میں پہاڑ ہے، پہاڑ میں غار ہے، غار میں یار ہے اور یار بھی یار غار ہے۔ سانپ ڈنگ مار رہا ہے لیکن حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ پاؤں کو حرکت نہیں دے رہے۔ ڈر ہے اگر پاؤں ہٹایا تو شاید یہ سانپ پیارے مصطفیٰ ﷺ کو کوئی نقصان نہ پہنچائے۔ میری جان جاتی ہے تو جائے لیکن پیارے مصطفیٰ ﷺ پر کوئی آنچ نہ آئے۔ جبرائیل کہتا ہے میں آگے گیا تو مر جاؤں گا۔ صدیق رضی اللہ عنہ کہتا ہے میں پاؤں کو خوب دباؤں گا ڈنگ پر ڈنگ کھاؤں گا کیا ہوا جو مر جاؤں گا۔ خدا کی قسم اگر مر گیا تو تر جاؤں گا۔

تو عرض کر رہا ہوں کہ یہ مقام عشق ہے۔

تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے عشق کا حق ادا کیا۔ جب ہجرت کی تو یہ بے سروسامان قافلہ جب مدینہ طیبہ پہنچا تو مدینہ منورہ میں مسرت کی لہر دوڑ گئی۔ مدینہ میں لوگوں کی خوشی کی انتہا ہو گئی۔ جب عورتوں اور بچوں کی زبان پر یہ فقرہ تھا۔ رسول اللہ ﷺ آئے۔ رسول اللہ ﷺ تشریف

Marfat.com

لے آئے۔ ہجرت کی خبر پہلے ہی مدینہ منورہ میں پہنچ گئی تھی۔ اس لئے تمام مسلمان صبح گھر سے نکل کر مدینہ کے باہر حضور ﷺ کے استقبال کے لئے جمع ہوئے۔ دو پہر تک انتظار کر کے واپس چلے جاتے۔ کافی دن تک یہ سلسلہ جاری رہا۔

آخر ایک دن لوگ حسب معمول انتظار کر کے واپس چلے گئے۔ تو ایک یہودی نے قلعہ سے دیکھ کر بلند آواز سے پکارا کہ اہل عرب لو تمہارا شاہد محبوب آ پہنچا۔ یہ سن کر تمام صحابہ ہتھیاروں سے سج سج کر گھروں سے باہر نکل آئے۔ تاجدار مدینہ ﷺ قباء میں تشریف لائے اور خاندان بنو عمرو بن عوف کے یہاں اترے۔ تو تمام خاندان نے اللہ اکبر کا نعرہ لگایا۔ انصار ہر طرف سے آئے اور جوش محبت اور عقیدت کے ساتھ سلام عرض کرتے۔ انصار میں جن لوگوں نے رسول اللہ ﷺ کو نہیں دیکھا تھا۔ وہ شوق دیدار میں بے تاب تھے لیکن آقا ﷺ کو پہچان نہیں سکتے تھے۔

حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے حضور ﷺ کو دھوپ سے بچانے کے لئے نبی پاک ﷺ کے سر مبارک پر چادر تان لی تو سب کو اس چادر کے سایہ میں آفتاب نبوت نظر آیا۔

جب تاجدار مدینہ ﷺ قباء سے مدینہ کی خاص آبادی کی طرف روانہ ہوئے تو جاں نثاروں کا ایک عظیم ہجوم ساتھ میں تھا۔ چلتے چلتے آپ ﷺ ایک مقام پر ٹھہر گئے اور انصار کو طلب فرمایا۔

سب لوگ بڑے جذبہ محبت سے حاضر ہوئے اور سلام عرض کیا اور انصاریوں نے عرض کی۔ یا رسول اللہ ﷺ سوار ہو جائیے کوئی خطرہ نہیں ہے۔ ہم لوگ جانیں قربان کرنے کے لئے حاضر ہیں۔ پھر نبی پاک ﷺ انصار کی تلواروں کے سائے میں روانہ ہوئے۔

قباء سے لے کر مدینہ تک دائیں بائیں جاں نثاروں کی صفیں تھیں۔ راستے میں انصار کے خاندان آئے تو ہر قبیلہ سامنے آ کر عرض کرتا۔ یا رسول اللہ ﷺ! یہ گھر ہے، یہ مال ہے، یہ طاقت ہے، سب آپ ﷺ کے لئے حاضر ہے۔ جب حضور ﷺ کی سواری شہر کے قریب پہنچی تو ایک غام غل پڑ گیا۔ لوگ بالا خانہ سے جھانک جھانک کر دیکھتے تھے اور کہتے تھے "رسول اللہ ﷺ" آئے "رسول اللہ ﷺ" آئے۔ پردہ نشین خواتین جوش مسرت میں یہ ترانہ گاتی تھیں:

طلع البدر علینا من تنیاۃ الوداع
وجب الشکر علینا مادعا للہ داع

کوہ وداع کی گھاٹیوں کے برج سے بدر کامل طلوع ہوا ہے جب تک دعا کرنے

Marfat.com

والے دعا کریں۔ہم پر شکر واجب ہے۔

جب حضور ﷺ کی اونٹنی حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے دروازے پر بیٹھ گئی۔سبحان اللہ آج حضرت ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کی قسمت کا ستارہ چمکا تو قبیلہ بنونجار کی لڑکیاں دف بجا بجا کر یہ شعر گانے لگیں:

نحن جوار من بنی النجار	ماحبذا محمد من جار
ہم خاندان نجار کی لڑکیاں ہیں	محمد ﷺ کیسے اچھے ہمسایہ ہیں

ضیافت رسول اللہ ﷺ

صحابہ کرام اپنے آپ کو نہایت ہی خوش قسمت سمجھتے جب کبھی ان کو ضیافت رسول ﷺ نصیب ہوئی۔صحابہ کرام نہایت عزت ومحبت اور ادب واحترام کے ساتھ اس فرض کو بجالاتے تھے۔ایک دفعہ ایک انصاری نے آپ ﷺ کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ ﷺ میں نہایت ہی لحیم وشحیم آدمی ہوں۔آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک نہیں ہوسکتا۔یارسول اللہ! آپ ﷺ مہربانی فرما کر میرے گھر پر تشریف لے چلیں اور میرے گھر میں نماز ادا فرمائیں تاکہ میں بھی آئندہ اسی طرح نماز ادا کیا کروں۔

آقا تاجدار مدینہ ﷺ نے اس انصاری کی درخواست کو قبول فرمایا۔آپ ﷺ اس کے گھر تشریف لے گئے اور دو رکعت نماز ادا فرمائی۔انصاری نے پہلے ہی سے کھانے کا اہتمام کر رکھا تھا۔ایک روز سرور کائنات تاجدار مدینہ ﷺ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ کے ساتھ ابوالہیثم بن تیہان الانصاری کے گھر پر تشریف لے گئے۔اس وقت وہ باہر گئے ہوئے تھے۔جب حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ واپس آئے تو حضور ﷺ کو دیکھ کر اتنے خوش ہوئے۔ان کی مسرت کی انتہا ہوگئی۔وہ حضور ﷺ سے لپٹ گئے۔عرض کرنے لگے یا رسول اللہ ﷺ میں قربان جاؤں آپ ﷺ میرے گھر پر تشریف لائے ہیں۔پھر آپ حضور ﷺ کو سب کے ساتھ اپنے باغ میں لے گئے۔فرش بچھایا اور کھجوریں توڑ کر حضور ﷺ کے سامنے رکھ دیں کہ خود دست مبارک سے چن چن کر تناول فرمائیں۔اس کے بعد حضرت ابوالہیثم رضی اللہ عنہ نے ایک بکری ذبح کی اور حضور ﷺ کی دعوت کا اہتمام کیا اور سب نے سیر ہو کر کھانا کھایا۔ایک روز آپ ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے جانے کا

Marfat.com

وعدہ کیا۔

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے بڑی محبت اور احترام سے دعوت کا اہتمام کیا۔ آپ نے اپنی زوجہ محترمہ سے کہہ دیا کہ آقا تاجدار مدینہ ﷺ تشریف لانے والے ہیں۔ تمہاری صورت نظر نہ آئے۔ تم حضور ﷺ کو کوئی تکلیف نہ دینا۔ آپ ﷺ سے بات چیت نہ کرنا۔ جب حضور ﷺ تشریف لائے۔ آپ نے بستر بچھایا، تکیہ لگایا۔

آپ ﷺ آرام فرمانے لگے۔ حضور ﷺ جب محوخواب ہوئے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے اپنے غلام سے کہا کہ بکری کے اس بچے کو ذبح کر کے فوراً پکالو۔ حضور ﷺ کے جاگنے سے پہلے ہی کھانا تیار کرلو۔ ہوسکتا ہے کہ حضور ﷺ بیدار ہونے کے ساتھ ہاتھ منہ دھوکر فوراً تشریف لے جائیں۔

لہٰذا انہوں نے فوراً کھانا تیار کیا۔ حضور ﷺ جب بیدار ہوئے۔ منہ ہاتھ دھوکر جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فوراً دستر خوان سامنے لایا گیا۔ حضور ﷺ کھانا کھاتے تھے اور قبیلہ بنوسلمہ کے تمام لوگ دور ہی دور سے آپ ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ اس لئے دور سے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ شاید وہ قریب آگئے تو حضور ﷺ کو تکلیف ہو۔ اس لئے دور ہی سے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔ جب آپ ﷺ کھانے سے فارغ ہوکر روانہ ہونے لگے تو حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی بیوی نے پردہ سے کہا۔ یا رسول اللہ ﷺ! میرے لئے اور میرے شوہر کے لئے نزول رحمت کی دعا فرماتے جائیے۔

حضور ﷺ نے فرمایا کہ خدا تم پر اور تمہارے شوہر پر رحمت نازل فرمائے۔

ایک دفعہ حضور ﷺ حضرت سعد رضی اللہ عنہ کے گھر تشریف لے گئے۔ حضرت سعد رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے، انہوں نے آپ ﷺ کو غسل کرایا اور غسل کے بعد زعفرانی رنگ کی چادر اوڑھائی اور اس کے بعد نہایت ہی ادب اور احترام کے ساتھ کھانا کھلایا۔ جب حضور ﷺ رخصت ہونے لگے تو سواری حاضر کی اور اپنے بیٹے کو ساتھ لگایا کہ حضور ﷺ کو گھر تک چھوڑ آؤ۔

کبھی کبھی تاجدار مدینہ ﷺ خود کسی چیز کی خواہش کا اظہار فرماتے تو صحابہ کرام اس چیز کو خود تیار کر کے پیش کرتے۔ ایک بار آپ ﷺ نے فرمایا: کاش میرے پاس گیہوں کی سفید روٹی، گھی اور دودھ میں چپڑی ہوئی ہوتی۔ جب حضور ﷺ نے اس کا اظہار فرمایا۔ ایک صحابی فوراً اٹھے اور

Marfat.com

آپ ﷺ کی خواہش کے مطابق روٹی تیار کر کے لائے۔ بعض صحابیات خود کوئی نئی چیز پکا کر حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرتی تھیں۔ ایک بار حضرت ام ایمن رضی اللہ عنہا نے آٹا چھانا اور اس کی چپاتیاں تیار کر کے آپ ﷺ کی خدمت میں پیش کیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا:

"یہ کیا ہے؟ عرض کی کہ ہمارے ملک میں اس کا رواج ہے۔ میں نے چاہا کہ آپ ﷺ کے لئے بھی اس قسم کی چپاتیاں تیار کروں لیکن حضور ﷺ نے کمال زہد و شفقت سے فرمایا کہ آٹے میں چوکر ملا لو پھر گوندھو۔"

عید میلاد النبی ﷺ

یوں تو اللہ تعالیٰ کے اس کائنات پر بڑے احسان ہیں لیکن سب سے بڑا احسان اللہ تعالیٰ کا آج یہ ہے کہ اللہ نے اپنے محبوب کو اس کائنات میں سیدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر نور سے پیدا فرمایا۔ جس کو ہم عید میلاد النبی ﷺ کہتے ہیں۔ خدا کی قسم ساری کائنات کی قسمت کا ستارہ چمکا جب آقا تاجدار مدینہ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔ یوں تو ساری عیدیں بڑی شان والی ہیں۔ لیکن عید میلاد النبی ﷺ ساری کائنات سے افضل اور شان والی ہے۔ اس ساعت، اس مبارک گھڑی پر کروڑوں سلام جس گھڑی میں میرے پیارے آقا تاجدار مدینہ ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے۔

آپ ﷺ کی والدہ محترمہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کو کروڑوں مبارکیں۔ جن کی گود میں آقا تاجدار مدینہ ﷺ تشریف لائے۔

حضور ﷺ کی ولادت عام بچوں کی طرح نہیں تھی۔ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ کی ولادت کے موقع پر فرش سے لے کر عرش تک نور ہی نور تھا۔ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اس نور کی روشنی میں میں نے اپنے گھر مکہ سے شام کے محل دیکھے اور بصرہ کی گلیوں میں چلنے والے اونٹوں کی گردنیں دیکھیں۔

جب حضور ﷺ اس دنیا میں تشریف لائے اپنی ماں کی گود میں۔ آتے ہی سب سے پہلے آپ ﷺ نے سجدہ شکر ادا کیا اور آتے ہی سجدہ شکر کے بعد آپ ﷺ کی زبان مبارک سے یہ کلام صادر ہوا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاِنِّی رَسُوْلُ اللّٰه۔

Marfat.com

نہیں کوئی معبود مگر ایک اللہ اور میں اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔

نبی کریم ﷺ نے دنیا میں تشریف لاتے ہی یہ اعلان فرما دیا کہ اللہ تعالیٰ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں صرف وہی ذات پاک وحدہ لاشریک ہے۔ جیسا کہ میں نے پہلے عرض کی ہے کہ اللہ تعالیٰ کے یوں تو ساری کائنات پر بڑے احسان ہیں لیکن خدا کی قسم حضور سرور کائنات ﷺ کی آمد اس کائنات پر رب کا سب سے بڑا احسان ہے۔

آپ کی ولادت پر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر نور ہی نور تھا۔ اس وقت عرب کی سرزمین پر یہ رواج تھا کہ دور دراز سے عرب خاتون یعنی دائیاں مکے میں آتی اور بچوں کی پرورش کے لئے لے کر چلیں جاتی۔ بچوں کو دودھ پلاتیں اور ان کی دیکھ بھال کرتیں۔ یہ ان کا ذریعہ معاش ہوتا تھا۔ حضور ﷺ کو جس خوش قسمت خاتون نے دودھ پلایا۔ جس کی قسمت کا ستارہ چمکا۔ جن کا اسم گرامی حضرت مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا ہے۔ اے حضرت مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا تیرے مقدر کو لاکھوں سلام۔

جب حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا اپنے گاؤں سے چلیں۔ ان کے پاس ایک کمزور سی اونٹنی تھی۔ آپ کی بکریاں جو گھر پر تھیں وہ بھی کمزور تھیں دودھ نہیں دیتی تھیں۔ چارہ نہ ہونے کی وجہ سے بکریوں کے دودھ خشک ہو چکے تھے۔ حضرت مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا جب گھر سے چلیں تو آپ بھی فاقے میں تھیں۔ فاقے کی وجہ سے آپ میں بھی دودھ خشک ہو چکا تھا۔ جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا گھر سے چلیں آپ کے ساتھ آپ کی کمزور اونٹنی تھی۔ آپ نے راستے میں اپنی بستی سے آنے والی باقی عورتوں سے گزارش کی مجھے بھی ساتھ لے چلو تو عورتوں نے کہا۔ اے حلیمہ رضی اللہ عنہا تو کمزور ہے اور تیرے ساتھ جو اونٹنی ہے یہ بھی کمزور ہے۔ ہم صحت مند ہیں اور ہماری اونٹنیاں بھی صحت مند ہیں۔ ہم تمہارا انتظار نہیں کر سکتی۔

اگر تمہارا انتظار کریں تو ہم پیچھے رہ جائیں گی وہ تیز تیز مکے میں پہنچیں اور سب نے بچوں کو لیا اور روانہ ہو گئیں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا آہستہ آہستہ مکے میں پہنچی۔ آپ کی ملاقات حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ سے ہوئی۔ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میرے گھر میں ایک یتیم بھتیجا ہے۔ کیا تو اس کو دودھ پلاؤ گی۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا۔ مجھے اس کے پاس لے چلو میں ضرور دودھ پلاؤں گی۔ حضرت ابو طالب رضی اللہ عنہ نے آپ

Marfat.com

کا نام پوچھا۔ عرض کی میرا نام حلیمہ سعدیہ ہے۔ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ بہت خوش ہوئے فرمایا تو بڑے اچھے خاندان سے ہے۔ بڑے پاک گھرانے سے ہے تو حلیم بھی ہے اور سعد بھی ہے۔ حضرت ابوطالب رضی اللہ عنہ نے خوشی خوشی حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کو گھر لے گئے۔ حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور سرور کائنات ﷺ کو سبز رنگ کے ریشمی کپڑے میں لپیٹا ہوا تھا اور چہرہ مبارک پر ایک سفید رنگ کا ریشمی رومال تھا۔ جب حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا کے پاس پہنچی۔ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کے چہرہ مبارک سے سفید رنگ کا ریشمی رومال ہٹایا تو حضور ﷺ کے چہرہ انور سے انوار چمکے۔ حضور ﷺ نے حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی طرف دیکھا اور مسکرائے۔ جب آپ ﷺ مسکرائے تو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کو اتنا پیار آیا کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ پر فدا ہو گئیں اور فوراً اٹھا کر آپ ﷺ کو گلے سے لگا کر چوما۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں نے سرور کائنات ﷺ کو چوما بوسہ دیا تو میرے سینے میں دودھ بھر آیا۔ میرے سینے میں دودھ نے جوش مارا۔ حالانکہ فاقے کی وجہ سے آپ کا دودھ خشک ہو چکا تھا۔ لیکن آج جب حوضِ کوثر کے مالک کو گلے سے لگایا۔ آپ کی بھوک جاتی رہی اور دودھ نے سینے میں ایک دم جوش مارا تو آپ نے اپنے دائیں پستان مبارک سے حضور ﷺ کو دودھ پلانا شروع کیا۔ حضور ﷺ نے بڑی خوشی سے دائیں جانب سے دودھ پیا۔

جب آپ نے بائیں جانب سے حضور ﷺ کو دودھ پلانا چاہا تو سرور کائنات سرکار دو عالم ﷺ نے اپنا منہ پھیر لیا۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے بڑی کوشش کی لیکن آپ ﷺ نے بائیں جانب سے دودھ نہیں پیا اور کبھی بھی حضور ﷺ نے بائیں جانب سے دودھ نہیں پیا۔ آپ ﷺ دو سال تک حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کے گھر دودھ پیتے رہے۔ لیکن ہمیشہ دائیں جانب سے دودھ پیا کبھی بائیں جانب سے دودھ نہیں پیا کیونکہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کا ایک بیٹا تھا جو بائیں جانب سے دودھ پیتا تھا۔ حضور ﷺ نے آتے ہی یہ ہمیں سبق دیا کہ بائیں جانب سے میرا رضائی بھائی دودھ پیتا ہے لہذا میں اس کا حق نہیں پینا چاہتا۔ میں اس دنیا میں عدل وانصاف قائم کرنے آیا ہوں۔

میں قربان جاؤں۔ میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں بچپن ہی میں

Marfat.com

حضور ﷺ نے عدل وانصاف کا سبق دیا۔ یہ بتایا اے لوگو میں عدل وانصاف قائم کرنے کے لئے اس دنیا میں تشریف لایا ہوں۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ کو اپنے ساتھ لیا اور اپنی اونٹنی پر سوار ہوگئیں۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی کمزور اونٹنی میں جان آ گئی۔ وہ اونٹنی موٹی تازی ہوگئی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا جب حضور ﷺ کے ساتھ اپنی اونٹنی پر سوار ہوئیں تو سب سے پہلے اونٹنی نے کعبہ کی جانب منہ کر کے سجدہ شکر ادا کیا کہ آج میں سرور کائنات ﷺ کو لے کر چلی ہوں۔ اونٹنی کی خوشی کی انتہا ہوگئی۔ اس کی جان میں جان آ گئی۔ اونٹنی ایک دم تیز چلنے لگی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ اونٹنی میری مرضی کے مطابق نہیں چلتی تھی بلکہ میں اونٹنی کی مرضی کے مطابق چلتی تھی۔

وہ عورتیں جو حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کو کمزور سمجھ کر اور آپ کی اونٹنی کو کمزور سمجھ کر پیچھے چھوڑ گئی تھیں۔ وہ ابھی راستے میں تھیں کہ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی اونٹنی دوڑ کر ان سے آگے نکل گئی۔ ان عورتوں نے آواز دی کہ اے حلیمہ ہمیں بھی ساتھ لے لو۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ آتے وقت تم نے میرا انتظار نہیں کیا۔ اب جاتے وقت میں تمہارا انتظار نہیں کر سکتی۔ ان عورتوں نے کہا کہ حلیمہ رضی اللہ عنہا نے سواری بدل لی ہے۔ یہ اپنی اونٹنی مکہ میں چھوڑ کر آ گئی ہے۔ یہ کوئی دوسری اونٹنی لے کر آئی ہے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا نے پیچھے منہ پھیر کر کہا کہ خدا کی قسم سواری نہیں بدلی سوار بدلہ ہے۔ حضور ﷺ کی آمد کی وجہ سے حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بستی میں رونق پیدا ہوگئی ہے۔ چہل پہل ہے۔ بستی میں نور چھایا ہوا ہے۔ حضرت حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں بھی دودھ دینے لگیں ہیں۔ جہاں آپ کی بکریاں چرنے جاتی تھیں وہاں سبزہ اُگ آیا ہے۔ بکریاں موٹی تازی ہوگئی ہیں۔ باقی بستی والے بھی بکریاں وہاں لے جاتے ہیں جہاں حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا کی بکریاں چرتی تھی۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب میں حضور ﷺ کو دیکھتی نہ مجھے کھانا یاد رہتا نہ کھانا کھانے کی خواہش رہتی نہ پانی پینے کی خواہش باقی رہتی۔

وہ سارا دن صحراؤں میں گھوم لیتی تھی
وہ سارا دن دن پہاڑ وصحراؤں میں گھوم لیتی تھی

Marfat.com

جب اس کو بھوک لگتی تو لبوں کو چوم لیتی تھی
بڑی توقیر پائی تو نے حلیمہ
بڑے علم والے کو لائی حلیمہ
مائی حلیمہ دے پاگ جاگے
جسدے پیراں دی خاک نوں نبی ترساں
اس دے لباں تے لباں ٹکھ اندی دے ای

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہ کی بستی کی عورتیں مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا سے کہتی ہیں کہ اے حلیمہ تو ساری رات چراغ کو جلا کر رکھتی ہے۔ کبھی تو رات کو چراغ بجا دیا کرو۔ حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے کبھی رات کو چراغ جلایا ہی نہیں۔ تو بستی کی عورتیں کہتی ہیں کہ مائی حلیمہ رضی اللہ عنہا ہم جانتی ہیں کہ تو ہمیشہ سچ بولتی ہے تو نے کبھی جھوٹ نہیں بولا۔ لیکن اب کیوں جھوٹ بولتی ہے۔ ساری رات تیرے گھر سے چراغ کی روشنی کھڑکیوں سے باہر آتی رہتی ہے۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں خدا کی قسم جب سے اس محبوب کو گھر پر لائی ہوں۔ کبھی چراغ جلانے کی ضرورت ہی نہیں پڑی۔

حضرت حلیمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ساری رات میرے گھر میں حضور ﷺ کے نور کی وجہ سے روشنی ہو جاتی۔ آپ ﷺ کے بدن مبارک سے نور ظاہر ہوتا اور اس نور سے ساری رات میرے گھر میں روشنی رہتی۔ اعلیٰ حضرت امام اہل سنت حضرت مولانا شاہ احمد رضا فاضل بریلوی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

تو ہے عین نور تیرا سب گھرانا نور کا

حضرت مائی حلیمہ سعدیہ رضی اللہ عنہا کی بستی میں اگر کوئی بیمار ہو جاتا تو اس بیمار کو حضور ﷺ کے پاس لایا جاتا۔ آپ ﷺ کا ہاتھ مبارک پکڑ کر اس بیمار پر پھیرا جاتا تو اس بیمار کے بدن سے خوشبو آنے لگتی اور اس کی بیماری بالکل ٹھیک ہو جاتی۔ سبحان اللہ۔

یہ میرے پیارے نبی ﷺ کے بچپن کا عالم ہے۔ حضور ﷺ کی ولادت کی نشانی آپ ﷺ کے بچپن کی شان سب سے نرالی سب اعلیٰ سب سے بالا ہے۔

بچپن میں جب کبھی آپ ﷺ کا ستر سے کپڑا ہٹ جاتا تو آپ ﷺ رونا شروع کر

Marfat.com

دیتے تو پاس میں اگر کوئی ہوتا تو آپ ﷺ کے اوپر کپڑا ڈال دیتا۔ اگر کوئی نہ ہوتا تو فرشتے آکر حضور ﷺ پر کپڑا ڈال دیتے۔ حضور ﷺ نے کبھی بھی بچپن میں بستر پر پیشاب نہیں کیا۔ جب بھی آپ ﷺ کو پیشاب کی حاجت ہوئی تو حضور ﷺ رونا شروع کر دیتے تو پتہ چل جاتا کہ آقا ﷺ کو پیشاب کی حاجت ہے۔ جس کا بچپن اتنا پاکیزہ اور پاک ہے۔ اس کی جوانی کا کیا عالم ہوگا۔

اس لئے اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے پیارے محبوب تیری ساری عمرؐ کی قسم۔ تیری ولادت کی قسم تیری رضاعت کی قسم اے محبوب تیرے بچپن کی قسم، تیری جوانی کی قسم، اے محبوب تیرے بڑھاپے کی قسم، اے محبوب جب تیرے جسم کے بال کالے تھے ان کی قسم جب تیرے بال کچھ سفید ہو گئے ان کی قسم۔

آقا تاجدار مدینہ ﷺ کی حیات مبارک کا ایک ایک سال، ایک ایک مہینہ، ایک ایک دن، ایک ایک لمحہ اتنا پاکیزہ اتنا بلند ہے کہ اللہ تعالیٰ نے محبوب دو عالم ﷺ کی ساری عمر کی قسم کھائی ہے۔

اے میریا سونیا محبوبا میں تیرے سو سو ناز اٹھاناں ہاں
لوکی میریاں قسماں کھاندے نئے میں تیریاں قسماں کھاناں

حضور ﷺ کی ہر ادا حسین ہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میرے نبی ﷺ کا کردار حسین ہے۔ اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ میرے نبی کا کردار حسین ہے۔ یوں کیوں نہ فرمایا کہ میرے نبی کا کردار کامل ہے یا اکمل ہے۔ اس میں راز یہ ہے۔ جہاں کمال ہو، وہاں حسن ہو یا نہ ہو۔ یہ ضروری نہیں کہ جہاں کمال ہو وہاں حسن بھی ہو لیکن جہاں حسن ہو گا وہاں کمال ضرور ہو گا۔ حسن کمال کے تابع نہیں بلکہ کمال حسن کے تابع ہے۔ اسی لئے اللہ رب العزت یہ ارشاد فرماتا ہے کہ میرے محبوب ﷺ کا کردار حسین ہے۔

سرور کائنات کی ذات پاک مرکز حسن ہے۔ اسی لئے کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کی طرف کھنچی ہوئی آتی تھی۔ چاند بھی آپ ﷺ کی طرف کھنچا ہوا آتا تھا۔ سورج بھی آپ کی طرف کھنچا ہوا آتا تھا۔ ستارے بھی آپ ﷺ کی طرف کھنچے ہوئے آتے تھے۔

کائنات کی ہر چیز آپ ﷺ کی طرف جھک کر صلوٰۃ و سلام کے گلدستے پیش کرتی۔

Marfat.com

حضور ﷺ نے یہ اعلان فرمایا کہ اے لوگو میں اللہ کے حسن و جمال کا آئینہ ہوں۔ اگر کسی نے خدا کا حسن و جمال یکھنا ہوتو مجھے دیکھو۔ اے رب کعبہ اگر تو نے اپنے حسن و جمال کو دیکھنا ہوتو بھی مجھے دیکھ کیونکہ میں تیرے حسن و جمال کا آئینہ ہوں۔

رب کعبہ کی قسم، اللہ رب العزت نے حضور سرور کائنات ﷺ کو ایسا حسین بنایا۔ مومن تو مومن بلکہ کافر بھی یہ کہتے تھے کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ جیسا حسین آپ ﷺ جیسا صادق آپ ﷺ جیسا امین ہم نے اس دنیا میں دیکھا ہی نہیں۔ ایک دفعہ حضور نور مجسم ﷺ موج میں تھے۔ آپ ﷺ جبرائیل امین سے فرمانے لگے کہ اے جبرائیل تو نے مجھے تخلیق کائنات سے پہلے وہاں بھی دیکھا اور یہاں بھی دیکھ رہے ہو۔ ذرا بتاؤ کہ اے جبرائیل میں کیسا ہوں۔ اے جبرائیل تو نے مجھے کیسا پایا۔ یہ سن کر کہنے لگے روح الامین اے سرور تیری قسم۔ میں نے افاق بھی دیکھے ساری کائنات میں پھرا ہوں۔ کائنات کی کوئی چیز بھی مجھ سے پوشیدہ نہیں ہے۔

میں نے تمام نبیوں تمام رسولوں تمام انبیاء اکرام کو دیکھا۔ میں نے حضرت آدم علیہ السلام کو دیکھا اچھی طرح دیکھا۔ ان کی محفل کی۔ میں نے حضرت نوح علیہ السلام کو دیکھا ان کی محفل کی۔ میں نے حضرت داؤد علیہ السلام کو دیکھا۔ ان کی محفل کی میں نے حضرت سلیمان علی السلام کو دیکھا۔ حضرت سلیمان علیہ السلام کے تخت کو اچھی طرح دیکھا۔ میں نے حضرت یوسف علیہ السلام کی محفل بھی کی۔ میں نے حسن یوسف کو اچھی طرح دیکھا ہے۔ میں نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی محفل بھی کی ہے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اچھی طرح دیکھا۔ میں نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو اچھی طرح دیکھا۔ میں نے حضرت موسیٰ کلیم اللہ کو بھی اچھی طرح دیکھا۔ میں نے حضرت عیسیٰ روح اللہ کو بھی اچھی طرح دیکھا۔

میں نے تمام انبیاء کرام کو اچھی طرح دیکھا۔ اندر سے دیکھا، باہر سے دیکھا۔ ان کے قیل وقال کو دیکھا، ان کا اٹھنا بیٹھنا دیکھا، ان کا چلنا پھرنا دیکھا، ان کا سونا جاگنا دیکھا۔ میں نے آسمان والوں کو دیکھا، میں نے زمین والوں کو دیکھا، میں نے خدا کی ساری کائنات کو دیکھا لیکن کملی والے آقا ﷺ مجھے آپ کی قسم آپ ﷺ جیسا جبرائیل کی آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ یارسول اللہ ﷺ آپ جیسا کسی کو پایہ ہی نہیں۔ اس پوری کائنات میں آپ ﷺ جیسا کوئی اور ہو نہیں سکتا۔ آقا تاجدار مدینہ ﷺ نے جبرائیل امین کو اپنا گواہ بنالیا۔

Marfat.com

ایک دن حضور سرور کائنات ﷺ نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ یار غار سے پوچھا کہ اے صدیق ذرا بتاؤ کہ ہم کیسے ہیں۔ اے صدیق تو نے مجھے کیسا پایا۔ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ قربان ہو گئے۔ عرض کرنے لگے کہ "یارسول اللہ ﷺ میں بتاؤں کہ آپ ﷺ کیسے ہیں۔ یہ تو کوئی بتا ہی نہیں سکتا کہ یارسول اللہ ﷺ آپ کیسے ہیں۔ صدیق باوجود کے بوڑھا ہے، تجربہ کار ہے، سرزمین عرب کا مشہور تاجر ہے۔ یارسول اللہ میں نے دنیا کے کئی ملکوں میں جا کر تجارت کی ہے۔ دنیا کے کئی شہر دیکھے۔ میں نے شہنشاہ دیکھے، میں نے بادشاہ دیکھے، میں نے امیر دیکھے، میں نے غریب دیکھے۔ میں نے بڑے علم والے دیکھے، میں نے بڑے حسن والے بھی دیکھے لیکن یارسول اللہ ﷺ آپ جیسا صدیق کی آنکھ نے کبھی دیکھا ہی نہیں۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ جیسا اس کائنات میں نہ ہوا ہے اور نہ ہی قیامت تک کوئی ہوگا۔ سرور کائنات ﷺ کا کردار آپ ﷺ کا حسن اخلاق پوری کائنات سے افضل اور بلند ہے کوئی نبی، کوئی مرسل، کوئی انسان، کوئی نوری فرشتہ آپ ﷺ کی مثل نہیں ہوسکتا۔ حضور ﷺ اپنی ہر ادا میں بے مثل ہیں۔

اسی لئے اللہ رب العزت نے حضور ﷺ کی ساری زندگی کی قسم کھائی ہے۔ اللہ تعالیٰ حضور ﷺ کی زندگی کے ہر لمحہ کی قسم کھاتا ہے۔ حضور ﷺ کی زندگی کا ہر لمحہ اتنا پاک طاہر اور طیب ہے کہ کسی کی مجال نہیں کہ آپ ﷺ کی زندگی کے کسی لمحہ کا کوئی ذرہ برابر نقص نکال سکے۔ میرے پیر و مرشد حضور ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ تفسیر ضیاء القرآن میں سورۃ المدثر کی تشریح میں تحریر فرماتے ہیں۔

کہ حضور سرور کائنات ﷺ کو اپنی دعوت اسلام کا آغاز کئے ابھی چند ماہ ہی گزرے تھے کہ حج کا موسم آ گیا۔ اس موقع پر ہر سال عرب کے اطراف واکناف سے لوگ یہاں جمع ہوتے۔ اپنے اپنے رسم و رواج کے مطابق پوجا پاٹ کیا کرتے۔ اہل مکہ کو اب یہ فکر دامن گیر ہوئی کہ ابھی تک تو ان کی دعوت مکہ تک محدود تھی۔ جو کسی کے جی میں آیا کہہ دیا اب بیرونی قبائل کے لوگ آ رہے ہیں۔ وہ اس نئے داعی کے بارے میں ضرور پوچھیں گے۔ اگر ہم سب نے کوئی متفقہ جواب نہ دیا تو وہ ہمارا مذاق اڑائیں گے اس لئے انہوں نے سوچا کہ ایک میٹنگ بلائی جائے اور اس میں طے کر لیا جائے کہ بیرونی لوگ اگر ان کے بارے میں پوچھیں تو انہیں کیا متفقہ جواب دیا جائے۔ چنانچہ دارالندوہ میں ان کا اجتماع ہوا۔ ولید بن مغیرہ نے گفتگو کا آغاز کیا اور لوگوں کو اس مجلس کے

Marfat.com

انعقاد کے اغراض و مقاصد سے آگاہ کیا۔ ولید بن مغیرہ نے کہا کہ ہمیں چاہئے کہ ہم سب ایک بات پر متفق ہو جائیں اور جو شخص بھی ان کے ''یعنی حضور ﷺ'' کے بارے میں پوچھے۔ سب ایک ہی جواب دیں۔ چنانچہ بعض لوگوں نے کاہن کا لفظ تجویز کیا۔ ولید بن مغیرہ بولا بخدا وہ ''یعنی حضور ﷺ'' کاہن نہیں ہیں۔ کاہنوں کے بے جوڑے بے ربط فقرے میں نے بارہا سنے ہیں۔ قرآن کو بھلا ان سے کیا نسبت بعض لوگ کہنے لگے کہ انہیں مجنون کہنا چاہئے۔ ولید بن مغیرہ نے اس کی بھی تردید کی اور کہا کہ اگر تم نے ایسی بیہودہ بات کی تو وہ لوگ تمہارا مذاق اڑائیں گے۔

چند لوگوں نے کہا کہ ان کے لئے مناسب لفظ شاعر ہے۔ ولید بن مغیرہ سے نہ رہا گیا۔ کہنے لگا تم شعر کی تمام اصناف سے واقف ہو۔ کیا قرآن کی کسی آیت پر ان میں سے کسی صنف کا اطلاق ہوسکتا ہے۔ جو لوگ اب تک گفتگو میں شریک نہیں ہوئے تھے۔ وہ کہنے لگے اور کوئی لفظ ان کے لئے موزوں نہیں البتہ ہم انہیں بڑے اطمینان سے ساحر کہہ سکتے ہیں۔ (ساحر کہتے ہیں جادوگر کو) ولید بن مغیرہ نے کہا دوستو۔ جادوگروں کی غلط زندگی اور ناپاک کردار کو بھلا مکارم اخلاق کے اس حسین و جمیل پیکر سے کوئی نسبت ہوسکتی ہے۔ ان الفاظ میں سے کوئی لفظ بھی اگر تم نے استعمال کیا تو بیرونی مہمان تم پر بدگمان ہو جائیں گے اور اسے جھوٹی تہمت خیال کریں گے۔ پھر کہنے لگے بخدا اس کلام میں بڑی مٹھاس ہے۔ اس کی جڑیں بہت گہری ہیں۔ اس کی ٹہنیاں پھلوں سے لدی ہیں۔ یہ ہر ایک سے اونچا ہے اور کوئی اس سے اونچا نہیں ہوسکتا۔ ولید بن مغیرہ یہ کہہ کر مجلس سے اٹھا اور گھر چلا گیا۔ مجمع میں شور بپا ہو گیا کہ ولید بن مغیرہ صابی بن گیا ہے۔ ابوجہل نے کہا ٹھہرو، یہ مشکل میں حل کر دیتا ہوں۔ چنانچہ بڑی افسردہ نمناک شکل بنا کر ولید بن مغیرہ کے پاس پہنچا۔ ولید بن مغیرہ نے پوچھا: خیر تو ہے۔ بڑے غمگین نظر آ رہے ہو۔ ابوجہل نے کہا اب غم زدہ ہونے کے بغیر چارہ ہی کیا ہے۔ قریش کے لوگ تیرے لئے گھر گھر سے چندہ جمع کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں کہ ولید بن مغیرہ بھوکا ہو گیا ہے۔ اس لئے ''حضور ﷺ'' کا اسم گرامی لے کر اس کی طرف اور ابوبکر رضی اللہ عنہ کی طرف راغب ہو گیا ہے تاکہ وہ اس کی مالی امداد کریں۔ کم ظرف تھا، فوراً مشتعل ہو گیا۔ کہنے لگا: لات و عزیٰ کی قسم، میرے جیسا رئیس اعظم محمد (ﷺ) اور ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ٹکڑوں کا محتاج نہیں ہوسکتا۔ لیکن ان کے بارے ''یعنی حضور ﷺ'' جو الفاظ تم کہتے ہو وہ غلط ہیں پھر بڑے غور سے سوچنے لگا۔ یوں معلوم ہوتا تھا گویا بحر فکر میں غوطہ زنی کر رہا

Marfat.com

ہے تا کہ حضور سرور کائنات ﷺ کے لئے کوئی موزوں لفظ نکال لائے۔ کافی دیر تک اسی حالت میں رہا اور آخر کار کہنے لگا کہ ہم اسے ساحر کہہ سکتے ہیں کیونکہ اس نے بھائی کو بھائی سے بیٹے کو باپ سے جدا کر دیا ہے۔

اب ذرا ان آیات کو نظر تعمق سے دیکھیں۔ ایسے شخص کی جو تصویر کشی کی گئی ہے یہ بھی اپنے اندر ایک اعجازی شان رکھتی ہے۔ وہ اس بارے میں غور وفکر کرنے لگا کہ اس (نبی مکرم ﷺ) کے لئے کون سا لفظ تجویز کیا جائے۔ کاہن، شاعر، مجنون یا ساحر۔ طویل غور وخوض کے بعد اس نے طے کر لیا کہ انہیں ساحر کہنا درست ہے۔ ایسی سمجھ اور ایسی عقل پر پھٹکار کہ کتاب کی خوبیوں کو پوری طرح جاننے اور صاحب کتاب کے مکارم اخلاق کو تسلیم کرنے کے باوجود وہ ایسا لفظ منہ سے نکالنے کا فیصلہ کرتا ہے۔ معلوم ہوتا ہے اس کا اپنا ضمیر بھی اس کو ملامت کر رہا ہے۔ وہ انتہائی ذہنی کش مکش میں مبتلا ہے اور اس کے آثار اس کے چہرے پر صاف نمایاں ہو رہے ہیں۔

آخری اعلان سے پہلے ایک مرتبہ پھر رعونت سے مجمع پر نگاہ ڈالتا ہے۔ پھر اس کی پیشانی پر بل پڑ جاتے ہیں پھر وہ منہ بسورتا ہے۔ چہرے کو کرخت بناتا ہے پھر غرور وتکبر سے منہ پھیر لیتا ہے اور کہتا ہے "ان ھٰذا الاسحر" کہ یہ جادو ہے اور اس کتاب کو لانے والا جادوگر ہے پھر لوگوں کو مطمئن کرنے کے لےء کہتا ہے کہ یہ کوئی نئی چیز نہیں۔ اس کا رواج قدیم زمانے سے چلا آرہا ہے۔ ہر زمانے کے جادوگر اپنے شاگردوں کو اس کی تعلیم دیتے آئے ہیں اور یونہی یہ سلسلہ جاری رہا ہے۔ ان کو بھی کسی بڑے جادوگر نے یہ چیزیں سکھا دی اور گھر گھر میں جو انتشار وافتراق پیدا ہو گیا ہے۔ یہ اسی جادو کا کرشمہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے کہ یہ کافر ولید بن مغیرہ اچھی طرح جانتا ہے کہ نہ تو آپ ﷺ ساحر ہیں اور نہ یہ کلام سحر ہے لیکن محض اپنی جھوٹی نام ونمود کے لئے اور چند روزہ سرداری کے لئے وہ ایسا ناپاک الزام میرے نبی مکرم ﷺ پر لگا رہا ہے۔ ایسے نا ہنجار کو ہم ضرور دوزخ کا ایندھن بنائیں گے۔ حضور سرور کائنات ﷺ پر جھوٹا بہتان لگانے والے۔ میرے آقا تاجدار مدینہ ﷺ کا جو گستاخ ہے۔ اس کا ٹھکانہ جہنم نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ یا یسے لوگوں کو جہنم میں سخت سے سخت ترین سزائیں دی جائیں گی۔

اللہ رب العزت ارشاد فرماتا ہے کہ ولید بن مغیرہ کو جہنم میں ایسی سزا دی جائے گی جس کا وہ تصور بھی نہیں کر سکتا۔ یہ دولت یہ دنیا کی سرداری اور جھوٹی عزت اس کے کام نہیں آئے گی۔ اللہ

Marfat.com

تعالیٰ فرماتا ہے میرے محبوب کریم ﷺ کا یہ گستاخ دوزخ کی ایسی آگ میں ڈالا جائے گا نہ تو اسے زندہ رہنے دیتی ہے اور نہ اس کو جلا کر فنا کر دیتی ہے۔ جل کر کوئلہ ہوتے ہیں اور پھر عذاب جھیلنے کے لئے زندہ کر دیئے جاتے ہیں۔ یہ کافر ایسی سزا میں مبتلا ہوں گے کہ نہ وہ جئیں گے اور نہ وہ مریں گے۔ مکہ کا ایک اور مشہور سردار ابوجہل جس کو ساری دنیا جانتی ہے کہ وہ نبی پاک ﷺ کا گستاخ، آپ ﷺ پر طرح طرح کے الزام لگاتا تھا لیکن ابوجہل کو یہ اچھی طرح معلوم تھا کہ سرور کائنات ﷺ اللہ کے سچے رسول ہیں۔ جب حضور سرور کائنات ﷺ کی والدہ ماجدہ سیدہ حضرت بی بی آمنہ رضی اللہ عنہا اس فانی دنیا سے وصال فرما گئیں۔ اس وقت تاجدارِ مدینہ ﷺ کی عمر پاک چھ سال تھی۔ آپ ﷺ کی پرورش آپ ﷺ کے دادا جان حضرت سید عبدالمطلب نے کرنی شروع کر دی۔ ایک دفعہ حضور سرور کائنات ﷺ اپنے دادا جان حضرت عبدالمطلب ہمراہ مکہ سے باہر کسی دور جنگل میں تشریف لے گئے۔ آپ ﷺ کھیلتے کھیلتے جنگل میں دور نکل گئے۔ حضرت عبدالمطلب نے آپ ﷺ کو بہت تلاش کیا لیکن حضور سرور کائنات ﷺ کہیں نظر نہ آئے۔ آپ بہت گھبرائے۔

حضرت عبدالمطلب مکہ میں واپس آ کر خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے اور خانہ کعبہ کا طواف شروع کر دیا۔ خانہ کعبہ کے غلاف کو تھام کر حضرت عبدالمطلب نے رو کر دعا کی کہ اے خانہ کعبہ کے مالک تو میرے یتیم پوتے محمد (ﷺ) کی حفاظت کرنا۔ میں نے اس کو بہت تلاش کیا ہے۔ مجھے میرا یتیم پوتا نظر نہیں آیا۔ خانہ کعبہ سے ندا آئی کہ اے عبدالمطلب ہم اس کے نگہبان ہیں۔ ہم خود اس کی حفاظت کرنے والے ہیں۔ خدا جانے کہ حضور سرور کائنات ﷺ کن وادیوں میں گم ہو گئے تھے۔ خدا ان کو کن وادیوں میں لے گیا تھا۔

اسی دوران ابوجہل اپنی اونٹنی پر سوار بکریوں کا ریوڑ ہانکتا ہوا جنگل سے گزرا۔ اس کی نظر حضور سرور کائنات ﷺ پر پڑی۔ وہ اونٹنی کو قریب لایا اور اونٹنی کو بٹھا کر نبی پاک ﷺ کو پیچھے بٹھا لیا۔ جب ابوجہل نے اونٹنی کو چھڑی ماری کہ اٹھ کر مکہ کی طرف روانہ ہو۔ اونٹنی اٹھنے کا نام نہیں لیتی۔ ابوجہل نے کئی بار چھڑی ماری لیکن اونٹنی اپنی جگہ پر بیٹھی رہی۔ آخر کار اللہ رب العزت نے اونٹنی کو بات کرنے کی قوت عطا فرمائی۔ (سبحان اللہ) اونٹنی نے کہا کہ اے کم بخت ابوجہل تو نے امام الانبیاء سرور کائنات (ﷺ) کو پیچھے پیٹھ کے بیٹھا دیا ہے۔ اونٹنی سے نیچے اتر۔ امام الانبیاء

Marfat.com

حضور سرور کائنات فخر موجودات رحمۃ العالمین کو آگے بیٹھا اور خود پیچھے بیٹھو۔ ابو جہل اونٹنی سے نیچے اترا۔ اس نے سرور کائنات ﷺ کو آگے بٹھایا اور خود پیچھے بیٹھ گیا۔ اونٹنی بغیر چھڑی مارنے کے کھڑی ہوگئی اور مکہ یعنی خانہ کعبہ کی طرف منہ کر کے سجدہ شکر ادا کیا کہ یا اللہ یہ میری قسمت کہ آج تیرے مکی اور مدنی محبوب مجھ پر سوار ہوئے۔ ابو جہل کی بکریاں قطار در قطار اونٹنی کے پیچھے چلنے لگی۔ مکہ میں پہنچ کر ابو جہل نے یہ سارا واقعہ حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کو بتایا۔ عرض کرنے کا مقصد یہ تھا کہ ابو جہل بچپن ہی سے جانتا تھا کہ میرے آقا تاجدارِ مدینہ ﷺ اللہ کے نبی ہیں۔

ایک دن کفار مکہ نے یہ میٹنگ کی کہ ہم لوگ حضور ﷺ کو برا بھلا بھی کہتے ہیں اور محمد (ﷺ) بھی کہتے ہیں حالانکہ محمد (ﷺ) کا مطلب تعریف کیا ہوا۔ آج کے بعد ہم ان کو محمد (ﷺ) نہیں مزمم کہہ کر (معاذ اللہ) پکاریں گے۔ جب صحابہ کرام کو اس کی خبر لگی کہ کفار مکہ حضور ﷺ کو محمد نہیں مزمم کہہ کر پکار رہے ہیں تو صحابہ کرام کو اس سے بڑی تکلیف پہنچی۔ صحابہ کرام حضور ﷺ سرور کائنات ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کرنے لگے۔ یا رسول اللہ ﷺ کفار مکہ مشرکین مکہ نے یہ میٹنگ کی ہے کہ وہ آپ ﷺ کو محمد ﷺ کی بجائے مزمم کہہ کر مخاطب ہوں گے۔ مزمم وہ ہے جس کی برائی کی جائے۔

حضور سرور کائنات ﷺ مسکرائے فرمایا میرے صحابہ تم کیوں گھبراتے ہو۔ پہلے وہ محمد ﷺ کہہ کر میری برائی کیا کرتے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا اے کافرو تم ہوتے کون ہو۔ جو اپنی زبان سے میرے یار کا نام لے کر برائی بیان کرتے ہو۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ میں تمہاری ناپاک زبانوں سے اپنے یار کا نام نہیں سننا چاہتا۔ اب جب انہوں نے مجھے مزمم کہہ کر پکارنا شروع کر دیا ہے۔ میں تو مزمم نہیں میں تو محمد ﷺ ہوں۔ وہ برائی کسی مزمم کی بیان کرتے ہیں۔ کفار مکہ نے حضور سرور کائنات ﷺ پر طرح طرح کے الزامات لگائے۔ جو بے بنیاد، جھوٹے الزام ہیں لیکن اس کے باوجود کفار مکہ آپ کی زندگی کے کسی پہلو پر کوئی نقص نہ نکال لے۔ اعلان نبوت سے پہلے تمام کفار مکہ آپ ﷺ کو صادق امین کے لقب سے پکارتے تھے۔ اگرچہ کفار مکہ کو آپ ﷺ سے دشمنی و عناد تھا، ہر وقت آپ ﷺ کو قتل کرنے کی فکر میں رہتے تھے لیکن اس کے باوجود تمام کفار مکہ کو نبی پاک ﷺ کی دیانت، امانت اور شرافت پر کوئی شک نہ تھا۔ کفار مکہ اپنی امانتیں حضور ﷺ کے پاس رکھتے اور تمام کفار مکہ یہ جانتے تھے کہ آپ ﷺ کبھی امانت میں

Marfat.com

خیانت نہیں کرتے۔ حضور سرکار دو عالم ﷺ کا چہرہ انور جو بھی دیکھ لیتا وہ فدا ہو جاتا۔ میں ہجرت کا وہ واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جب تاجدار کائنات ﷺ، حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور ساتھی جب سفر میں ایک ضعیف عورت ام معبد کے خیمے کے قریب پہنچے۔ ام معبد بنوخزاعہ قبیلے سے تھی وہ ایک نہایت ہی نیک اور مسافر نواز تھی۔ جب ام معبد نے قافلے کی آواز سنی اور خیمے سے باہر آئی۔ حضور ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اس کی طرف بڑھے۔ وہ بھی ان کو دیکھ کر آگے بڑھی۔ اس نے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پہچان لیا۔ وہ بڑی خوش ہوئی او کہنے لگی آج میں کتنی خوش قسمت ہوں کہ آج ابوقحافہ کا معزز بیٹا مہمان بن آیا ہے۔ جب ام معبد نے نبی پاک ﷺ کے چہرہ انور کو دیکھا۔ ایسا مبارک چہرہ نہ پہلے اس نے کبھی دیکھا تھا اور نہ قیامت تک کوئی ایسا منور مبارک چہرہ انور نظر آئے گا۔ ام معبد نے پوچھا تمہارے ساتھ کون ہے؟ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: یہ میرے رہبر دین ہیں۔ ام معبد نے چلا کر کہا یہ حضرت محمد (ﷺ) ہیں۔ اے آمنہ کے لعل، اے عرب کے روشن سورج، خوش آمدید۔ بنوخزاعہ کی ایک ضعیف عورت کا ہدیہ سلام قبول ہو چونکہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ تجارت پیشہ تھے۔ تجارت کی غرض سے یثرب، طائف، حبشہ اور ملک شام وغیرہ میں جاتے تھے۔ اس لئے انہیں لوگ پہچانتے تھے۔ حضور ﷺ کو بہت کم لوگ جانتے تھے لیکن آپ ﷺ کا قد آپ ﷺ کی پر جمال صورت اور جلالت مآب چہرہ ایسا تھا کہ ہر شخص پر آپ ﷺ کا رعب پڑتا تھا۔

ام معبد بیان کرتی ہیں کہ ایسا چہرہ، ایسا حسین چہرہ، ایسا جمال والا چہرہ ایسا لطیف اور کشش والا چہرہ ایسا حسین چہرہ کہ چاند بھی اس کے حسن سے شرما جائے۔ ام معبد نے ایسا چہرہ نہ پہلے کبھی دیکھا اور نہ بعد میں اس سے حسین چہرہ نظر آیا۔ تاجدارِ کائنات ﷺ نے ام معبد کا سلام قبول کیا۔ وہ بڑی خوش ہوئی اور حضور ﷺ اور حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو لے کر خیمہ کے دروازہ پر پہنچی۔ عرض کی اے دو عالم کے سہارے۔ اس ادنیٰ سے خیمہ کے اندر تشریف لے جا کر آرام فرمائیے۔ میں حضور ﷺ کے لئے دودھ لینے جاتی ہوں۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: ام معبد دھوپ بہت تیز ہے۔ گرمی شدید ہے۔ اس گرمی میں دودھ لینے کے لئے کیسے سفر کر کے جاؤں گی۔ اگر مائی صاحبہ آپ کے پاس چند کھجوریں اور تھوڑا سا پانی ہو تو لے آؤ۔ ام معبد نے عرض کی کہ میرے حضور (ﷺ) میں ہر مسافر کی خدمت دودھ سے کرتی ہوں۔ میری یہ

Marfat.com

قسمت کہ حضور میرے گھر تشریف لائے اور میں صرف پانی اور کھجوریں پیش کروں۔ یہ نہیں ہو سکتا۔ میں دودھ لے کر آتی ہوں۔ خیمہ کے دروازے پر ایک بکری بندھی ہوئی تھی۔ حضور ﷺ نے فرمایا: یہ بکری کیوں دودھ نہیں دیتی؟ ام معبد نے عرض کی کہ حضور ﷺ یہ بکری بوڑھی ہے اور کمزور ہے اس میں اب دودھ دینے کی طاقت نہیں رہی۔

یہ سن کر دریا رحمت کو جوش آیا۔ تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: اس بکری کو میرے پاس لے آؤ۔ ام معبد بکری لے کر حضور ﷺ کے پاس آئیں۔ میرے آقا تاجدار کائنات ﷺ نے اپنا دست مبارک بکری پر رکھا۔ اگرچہ بکری کمزور تھی دبلی تھی بوڑھی تھی۔ لیکن آقا کا دست مبارک لگتے ہی بکری ایک دم موٹی تازی ہوگئی اور بکری کے تھنوں میں دودھ بھر آیا۔ نبی پاک ﷺ نے خود ہی دودھ دوہنا شروع کیا۔ پیالہ بھر کر حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کو پلایا اور پھر باقی ساتھیوں نے پیا۔ ام معبد نے سیر ہو کر پیا پھر تاجدار کائنات ﷺ نے خود نوش فرمایا۔

آقا ﷺ نے فرمایا: اے ام معبد خیمے میں جتنے برتن رکھے ہیں۔ لے آؤ۔ حضور ﷺ نے سب برتن دودھ سے بھر دیئے۔ ام معبد حضور ﷺ کے اس معجزہ کو دیکھ کر بہت خوش ہوئیں اور حیران ہوئیں کہ بوڑھی کمزور بکری نے آقا کا دست مبارک لگنے سے اتنا دودھ دیا ہے۔ خوش قسمت ہے ام معبد کی جھونپڑی۔ ام معبد کی قسمت کو ہمارا اسلام جس کے گھر آقا ﷺ نے آرام فرمایا۔ آقا ﷺ کے قدم مبارک لگے۔

ام مبعد آپ ﷺ کی میزبان بنی۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ کا دست مبارک جہاں بھی لگ جائے۔ بے جان چیز کو لگے اس میں جان آجاتی ہے۔ جاندار چیز کو دست مبارک لگے اس میں بہار آجاتی ہے۔ جس درخت پر دست مبارک لگ جائے وہ پھلوں سے لد جائے۔ یہ دست مباک وہ شان والا دست مبارک ہے جس کے بارے میں اللہ رب العزت نے فرمایا: اے میرے پیارے محبوب ﷺ تیرا ہاتھ میرا ہاتھ ہے۔ جس دست مبارک کو اللہ رب العزت فرمائے۔ یہ میرا دست مبارک ہے۔ اس دست مبارک کی شان کون بیان کر سکتا ہے۔ میرے آقا تاجدار کائنات کی ہر شان ہر ادا نرالی ہے۔ میرے آقا ﷺ کے در پاک پر جو بھی آیا۔ اپنا بھی غیر بھی جو بھی آیا خالی دامن آیا جھولیاں بھر بھر کر گیا۔ ایک دفعہ حضور نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں 90 ہزار دینار کا نذرانہ پیش ہوا۔ آپا ﷺ نے فرمایا کہ اس کو مسجد نبوی میں ڈھیر لگا دو اور حضرت

Marfat.com

بلال رضی اللہ عنہ کو حکم دیا کہ جاؤ مدینہ شریف اور گردونواح کے علاقوں میں اعلان کرو کہ ضرورت مند حاجت مند آئیں اور اپنی اپنی ضرورت کے مطابق لے جائیں۔ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے مدینہ شریف کی گلیوں اور گردونواح میں منادی کی۔ دیکھتے ہی دیکھتے بہت سے حاجت مند آ گئے۔ آقا تاجدارِ کائنات ﷺ نے آن کی آن میں 90 ہزار تقسیم فرما دیئے۔ حدیث شریف میں آتا ہے کہ ایک حاجت مند بعد میں حاضر ہوا۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ میں بھی حاجت مند ہوں۔ مجھے بھی کچھ عنایت فرمائیے۔ آقا ﷺ نے فرمایا دیر سے آئے ہو جب کہ سب کچھ تقسیم ہو چکا ہے لیکن اب ظاہر ہے کچھ دینے کے لئے نہیں بچا تھا۔ میرے آقا تاجدارِ کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اے حاجت مند تم اس در پر آئے ہو۔ جس در سے کوئی بھی مانگنے والا خالی ہاتھ نہیں واپس لوٹا۔ جا تو مدینے کے بازار میں جو جو چیز تجھے چاہئے۔ میرے نام (محمد ﷺ) پر ادھار لے لیں۔ جب پیسے آئیں گے ادھار میں چکا دوں گا۔ اللہ اللہ کیا شان کریمی ہے۔ جب ظاہری کچھ نہ تھا تو ادھار اٹھا کر حاجت مند کی ضرورت کو پورا کیا۔

حضور نبی پاک ﷺ کے ایک صحابی نے یہودی کا قرضہ دینا تھا۔ صحابی کو قرض ادا کرنے کی سکت نہ تھی۔ صحابی کے پاس اتنی دولت نہ تھی کہ یہودی کا قرضہ ادا کر سکے۔ صحابی کے باغ میں درخت پھلوں سے خالی تھے۔ باغ میں پھل نہ لگتے تھے۔ جب قرضے کی مدت پوری ہوگئی۔ یہودی نے قرض مانگنا شروع کیا۔ صحابی نے کہا کہ مجھے مہلت دے دو۔ قرضہ ادا کر دوں گا۔ یہودی نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ صحابی بڑے پریشان ہوئے۔ اس پریشانی کے عالم میں سرکار دو عالم ﷺ کی بارگاہ میں حاضر ہوئے۔ عرض کی میرے ماں باپ آپ ﷺ پر قربان ہو جائیں یارسول اللہ ﷺ میں نے فلاں یہودی کا قرضہ دینا ہے۔ قرض کی مدت پوری ہو گئی ہے۔ میرے باغ کے درخت پھلوں سے خالی ہیں۔ مجھ میں اتنی سکت نہیں کہ یہودی کا قرض ادا کر سکوں۔ صحابی نے رو کر عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ مہلت دینے سے بھی انکار کر رہا ہے۔ اب میں قرض کیسے ادا کروں گا۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے اس یہودی کو پیغام بھجوایا کہ اس صحابی کو قرض ادا کرنے کے لئے مہلت دو۔ یہ قرضہ ادا کر دے گا۔ میں اس کا ضامن ہوں لیکن یہودی نے مہلت دینے سے انکار کر دیا۔ آقا ﷺ نے پھر پیغام بھجوایا۔ یہودی نے پھر انکار کر دیا۔ آقا ﷺ نے پھر تیسری مرتبہ پیغام بھجوایا۔ یہودی نے پھر انکار کر دیا پھر جگ پال کملی والے

Marfat.com

آقا ﷺ نے صحابی کو ساتھ لیا۔ یہودی کے گھر گئے۔ یہودی کو ساتھ لیا اور صحابی کے باغ میں تشریف لے گئے۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے درخت کی ٹہنی پر اپنا دست مبارک رکھا۔ دست مبارک رکھتے ہی درخت پھلوں سے بھر گیا۔

آقا ﷺ نے فرمایا: اے میرے صحابی آج درخت سے پھل اتار اتار کر یہودی کو دیتا جا۔ اس کا پورا قرض ادا کر دے۔ جب تک محمد مصطفیٰ ﷺ کا دست مبارک اس پر رہے گا۔ اس کے پھلوں میں کمی نہیں آئے گی۔ صحابی نے یہودی کا قرضہ بھی ادا کیا اور بوریاں بھر کر گھر بھی لائے اور اس کو فروخت کر کے اپنے گھر کی ضرورت کو بھی پورا کیا۔ میرے آقا ﷺ مسجد نبوی میں امامت کے مصلیٰ پر تشریف فرما ہیں۔ امامت کے لئے کھڑے ہیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفیں نماز کے لئے کھڑی ہیں۔ اقامت ہو گئی ہے۔ مسجد نبوی کے باہر ایک سوالی نے آ کر آواز دی آقا ﷺ کا نام لے کر پکارا کہ کہاں ہیں مسلمانوں کے نبی محمد (ﷺ) میں سوالی ہوں، محتاج ہوں، حاجت مند ہوں، میری حاجت کو پورا کریں۔ آواز دینے والا سوالی ابھی تک ہے بھی کافر۔

حضور تاجدار کائنات ﷺ نے جب سوالی کی آواز سنی آپ ﷺ نے نماز کو مؤخر کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی صفیں کھڑی کی کھڑی رہ گئیں۔ آقا ﷺ مسجد سے باہر تشریف لائے۔ فرمایا: اے سوالی مجھے اللہ رب العزت نے بھیجا ہی اس لئے ہے کہ محتاجوں کی جھولیاں بھروں، حاجت مندوں کی حاجت کو پورا کروں۔ مانگ تجھے کیا چاہئے۔ اس نے جو جو مانگا۔ آقا ﷺ نے اس کو عطا فرمایا۔ بکریوں کا ریوڑ تھوڑا تھوڑا کر کے آقا ﷺ عطا فرماتے گئے۔ جب وہ سیر ہو گیا میرے آقا ﷺ نے فرمایا: اب خوش ہو اس نے عرض کی۔ ہاں میں خوش ہوں۔ تب آقا تاجدار کائنات ﷺ نے واپس آ کر نماز ادا فرمائی۔ سوالی واپس جا کر اپنے لوگوں کو جمع کرتا ہے۔ تمام کافروں کو جمع کر کے کہتا ہے۔ گواہ ہو جاؤ میں آج کلمہ پڑھ کر مسلمان ہوتا ہوں۔ کافروں نے پوچھا آج کون سا عمل دیکھ کر آئے ہو کہ کلمہ پڑھ کر مسلمان ہو رہے ہو۔ اس نے کہا کہ مسلمانوں کا نبی اتنا سخی ہے، اتنا سخی ہے کہ جب سخاوت کرتا ہے پیچھے مڑ کر نہیں دیکھتا کہ کچھ بچا بھی ہے کہ نہیں۔ جو کچھ بھی ہوتا ہے سخاوت کر دیتا ہے۔

کون دیتا ہے دینے کو منہ چاہئے
دینے والا ہے سچا ہمارا نبی

Marfat.com

نبی پاک ﷺ باران رحمت سے زیادہ سخی اور باد نسیم کے لطیف و خنک جھونکوں سے زیادہ کریم وفیاض تھے۔ لینے والے مانگنے والے سوالی کو یہ صاف محسوس ہو جاتا تھا کہ وہ ایک کرم ایجاد، سخی داتا کے دروازے پر کھڑا ہے۔ جہاں جود وعطا اور کرم وسخا کے سمندر بہہ رہے ہیں۔ ایسا بھی ہوتا ہے کہ شان عطا پر سوالی مانگنے والا حیران ہو جاتا۔

ایک دفعہ اخلاص پیشہ اور وفادار خاتون نے بڑی محنت سے ایک چادر تیار کی۔ چادر تیار کرنے کے بعد نبی پاک ﷺ کی بارگاہ میں بطور نذرانہ پیش کی۔ آقا ﷺ کو یہ چادر بڑی پسند آئی۔ آقا ﷺ نے اس کا تہبند باندھ کر باہر تشریف لائے۔ باہر ایک سائل کھڑا تھا۔ اس نے چادر مانگی آپ ﷺ نے بالکل اس کا برا نہ منایا۔ اندر تشریف لے گئے اور چادر اتار کر اس سائل کو دے دی۔ حاضرین کو سائل کی اس حرکت سے سخت تکلیف پہنچی سخت ناگواری گزری۔ اس سائل نے کہا: اے یارو میری اس حرکت کا برا نہ مناؤ، ملامت نہ کرو۔ میں نے یہ چادر عام استعمال کے لئے نہیں لی۔ یہ چادر میں نے تبرک کے طور پر اپنے کفن کے لئے حاصل کی ہے اور واقعی وہی چادر اس خوش نصیب کے لئے کفن بنی۔ خوش قسمت ہے وہ جس کو نبی پاک ﷺ کے جسم مبارک کے ساتھ لگ جانے والی چادر مبارک اس کا کفن بن گئی۔

بندہ ناچیز خاکپائے در مصطفیٰ ﷺ کی یہ عاجزانہ خواہش کہ کاش مدینہ پاک کی گلیوں کے جو کتے ہیں۔ ان کے قدموں سے اگر چادر لگ جائے اور وہ چادر میرا کفن بن جائے۔ تو میں اپنے آپ کو مقدر کا سکندر سمجھوں گا۔ پڑھنے والے حاضرین سے عرض کرتا ہوں کہ دعا کریں کہ اللہ رب العزت میری اس خواہش کو پورا فرمائے (آمین) میں تاجدار کائنات ﷺ کے جود و عطا اور کرم وسخا کے بارے میں عرض کر رہا تھا۔ حضرت جابر رضی اللہ عنہ کا اونٹ بوڑھا ہو گیا۔ بڑھاپے کی وجہ سے اونٹ سست اور ناتوان تھا۔ آقا ﷺ کو اس کا احساس ہوا کہ جابر کو اس کی وجہ سے تکلیف ہو رہی ہے۔ تاجدار کائنات ﷺ نے حضرت جابر رضی اللہ عنہ کے بوڑھے اور کمزور اونٹ پر اپنا دست مبارک پھیرا۔ اللہ اللہ۔ جیسے ہی آقا ﷺ نے اپنا دست مبارک پھیرا۔ آن واحد میں اونٹ کی کایا پلٹ دی۔ گویا مردہ جسم میں بجلیاں بھر آئی ہوں۔ وہ اونٹ ایک دم موٹا تازہ اور جوان ہو گیا۔ اتنا طاقت ور ہو گیا کہ حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے اسے سنبھالنا مشکل ہو گیا۔

پھر آقا تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا اے جابر یہ اونٹ ہمارے پاس فروخت کر دو۔

Marfat.com

جب قیمت طے ہوگئی حضرت جابر رضی اللہ عنہ اونٹ لے کر دربار نبوی ﷺ میں حاضر ہوئے۔ آقا ﷺ نے حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے فرمایا کہ جابر کو اس کی قیمت ادا کردو۔ جب رقم ادا ہو گی تو تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: اے جابر یہ اونٹ بھی ساتھ لے جاؤ۔ قیمت کے ساتھ یہ بھی تمہیں بخشا۔ سبحان اللہ کیا شان کریم ہے۔ اپنے غلاموں پر۔ اُم ایمن کے پاس حضرت انس رضی اللہ عنہ کے گھرانے کی کھجور تھی۔ وہ انہوں نے واپس مانگی۔ ام ایمن نبی پاک کے دربار میں حاضر ہوئیں۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں یہ کھجور دینے کے لئے تیار نہیں کیونکہ آپ ﷺ کے ذریعہ مجھ تک پہنچی ہے۔ آقا ﷺ ام ایمن کا بہت لحاظ فرماتے تھے۔ آقا ﷺ نے فرمایا: ہم سے ایک درخت لے لو اور ان کی کھجور واپس کر دو۔ مگر وہ نہ مانیں آخر دس درخت لے کر رضامند ہوئیں۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے بخوشی عطا فرما دیئے۔ حضور سرور کائنات ﷺ وصال کے قریب آپ کی طبیعت سخت ناساز تھی۔ آقا ﷺ کی آنکھیں بند تھیں۔ اہل بیت قریب تھے۔ ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بھی قریب تشریف فرما ہیں۔ بے قراری اور غم کا عالم ہے کہ آنسو بہہ رہے ہیں۔ اس غم کا کون تصور کر سکتا ہے کہ آفتاب کائنات والی دو جہاں اس ظاہری دنیا سے پردہ فرمانے والے ہیں۔ اسی حالت میں سرکار دو عالم ﷺ نے آنکھیں کھولیں۔ کونین کے خزائن کی روحانی ملکیت رکھنے والے سرور معظم ﷺ نے اس حالات میں جو سوال کیا۔ وہ فقر و استغناء اور زہد و ریاضت کی زریں تاریخ کا ایک مثالی اور نورانی باب ہے۔ جس سے طبع بے نیاز اور وصال مقربین کے مقدس آداب کا پتہ چلتا ہے۔ آقا ﷺ نے حکم فرمایا کہ گھر میں سات دینار موجود ہیں۔ وہ لے جا کر صدقہ کر دو۔ یہ حکم فرما کر آقا تاجدار کائنات ﷺ نے پھر آنکھیں بند کر لیں۔ اہل بیت بے چین اور مضطرب ہو گئے۔ وہ آپ ﷺ کی طرف ہی متوجہ رہے۔ سات دیناروں کو کوئی اہمیت نہ دی۔ اتنی تھوڑی سی رقم کسی وقت بھی کسی کی جھولی میں ڈالی جا سکتی ہے۔

اس وقت سب سے اہم مسئلہ نبی پاک ﷺ کی دیکھ بھال اور نگہداشت کا تھا۔ آقا ﷺ نے پھر آنکھیں کھولیں اور فرمایا کہ وہ سات دینار صدقہ نہیں کئے علی سے کہو کہ سات دینار تقسیم کر آئے۔ اس دفعہ بھی مسئلہ کی سنگینی کی طرف کسی کی توجہ نہ گئی لیکن تیسری مرتبہ پھر سرکار دو عالم ﷺ نے آنکھیں کھولیں اور حکم فرمایا کہ سات دینار سخاوت کر دو۔ حضرت مائی عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

Marfat.com

سمجھ گئیں کہ فقر غیور اور طبع سخا پیشہ کو منظور اور گوارا نہیں کہ گھر میں سات دینار ہوتے ہوئے اپنے رب ذوالجلال والاکرام سے ملے۔ چنانچہ وہ سات دینار حضرت علی کرم اللہ وجہہ کو دیئے گئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے وہ سات دینار لے جا کر باہر خیرات کئے۔ تب جا کر سرکار دو عالم ﷺ کو چین اور سکون آیا۔ اس پوری کائنات میں آقا ﷺ سے بڑھ کر نہ کوئی سخی ہوا ہے اور نہ قیامت تک کوئی ہوگا اور نہ قیامت کے بعد آقا ﷺ سے بڑھ کر کوئی سخی ہوگا۔ آج بھی ہمیں سب کچھ آقا ﷺ کے صدقے مل رہا ہے اور انشاء اللہ آئندہ بھی ہمیں آقا ﷺ کے صدقے سب کچھ ملے گا۔ ہم سب مل کر اگر دربار مدینہ سے مانگنے تو ہمیں کہیں دھکے کھانے کی ضرورت نہیں ہے خدا کی قسم مدینے والے سے سب کچھ ملتا ہے۔

"وَوَجَدَكَ ضَآلًّا فَهَدٰى۔"

ترجمہ:۔ (اور تمہیں اپنی صحت میں خود رفتہ پایا اور اپنی طرف راہ دی)۔

یہ سورت الضحیٰ کی ایک چھوٹی سی آیت ہے۔ یہ کیسی پیاری سورت ہے۔ جس کی ابتداء بھی پیارے آقا ﷺ تاجدار کائنات ﷺ کی صورت سے ہو رہی ہے۔ اللہ رب العزت قسم کھاتا ہے اپنے محبوب کے چاند سے حسین مکھڑے کی پھر اللہ قسم کھاتا ہے اپنے محبوب کی زلفوں کی، وہ زلفیں جن کو عاشق لوگ کنڈل والی زلفیں کہتے ہیں پھر اس سورت میں اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب سے دائمی تعلق اظہار فرمایا اور کافروں کے طعنوں کو رد فرمایا۔ اپنے محبوب ﷺ سے فرمایا اے میرے محبوب ہر آنے والا وقت بہتر سے بہتر ہے اور عنقریب تیرا رب تجھے اتنا عطا فرمائے گا کہ تو راضی ہو جائے گا۔ جیسا کہ اما اہل سنت اعلیٰ حضرت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے یوں فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا اپنے حبیب ﷺ سے یہ وعدہ فرمانا یہ وعدہ کریمہ ان نعمتوں کو بھی شامل ہے۔ جو آپ کو دنیا میں عطا فرمائیں کمال نفس اور علوم اولین و آخرین اور ظہور امر اور اعلائے دین اور وہ فتوحات جو عہد مبارک میں ہوئیں اور عہد صحابہ میں ہوئیں اور تا قیامت مسلمانوں کو ہوتی رہیں گی اور دعوت کا عام ہونا اور اسلام کا مشارق و مغارب میں پھیل جانا اور آپ کی امت کا بہترن امم ہونا اور آپ ﷺ کے وہ کرامات و کمالات جن کا اللہ ہی عالم ہے اور آخرت کی عزت و تکریم کو بھی شامل ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کو شفاعت عامہ و خاصہ اور مقام محمود وغیرہ جلیل نعمتیں عطا فرمائیں۔

Marfat.com

مسلم شریف کی حدیث میں ہے۔ نبی کریم ﷺ نے دونوں دست مبارک اٹھا کر امت کے حق میں رو کر دعا فرمائی اور عرض کیا: ''اَللّٰھُمَّ اُمَّتِیْ اُمَّتِیْ'' اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ محمد مصطفیٰ ﷺ کی خدمت میں جا کر دریافت کرو کہ رونے کا کیا سبب ہے۔ باوجودیکہ کہ اللہ تعالیٰ دانا ہے۔ جبریل نے حسب حکم حاضر ہو کر دریافت کیا۔ سید عالم ﷺ نے انہیں تمام حال بتایا اور غم امت کا اظہار فرمایا۔ جبریل امین نے بارگاہ الٰہی میں عرض کیا کہ تیرے حبیب یہ فرماتے ہیں باوجودیکہ وہ خوب جاننے والا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے جبریل کو حکم دیا کہ جاؤ اور میرے حبیب (ﷺ) سے کہو کہ ہم آپ کی امت کے بارے میں عنقریب راضی کریں گے اور آپ کو گراں خاطر نہ ہونے دیں گے۔ حدیث شریف میں ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی۔ سید عالم ﷺ نے فرمایا کہ جب تک میرا ایک امتی بھی دوزخ میں رہے میں راضی نہ ہوں گا۔ آیت کریمہ صاف دلالت کرتی ہے کہ اللہ تعالیٰ وہی کرے گا جس میں رسول پاک راضی ہوں اور احادیث شفاعت سے ثابت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کی رضا اسی میں ہے کہ سب گنہگاران امت بخش دیئے جائیں تو آیت و احادیث سے قطعی طور پر یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ حضور ﷺ کی شفاعت مقبول اور آپ کی مرضی کے مطابق گنہگاران امت بخشے جائیں گے۔ سبحان اللہ کیا رتبہ علیا ہے کہ جس پروردگار کو راضی کرنے کے لئے تمام مقربین تکلیفیں برداشت کرتے اور محنتیں اٹھاتے ہیں وہ اس حبیب اکرم ﷺ کو راضی کرنے کے لئے عطا عام کرتا ہے۔ اسی طرح یہ سلسلہ آیات آگے بھی جاری رہتا ہے۔

میں نے اس سورت کی ایک چھوٹی سی آیت آپ حضرات کے لئے تحریر فرمائی ہے۔ میں اس چھوٹی سی آیت پر کچھ خصوصاً تحریر کرنا چاہتا ہوں۔ بہت سے اہل علم حضرات نے جن میں بعض مفسرین قرآن پاک بھی ہیں۔ اس آیت کا مختلف ترجمہ کیا۔ ایسے مفسرین کا ذکر کرتا ہوں۔ ایسے اہل علم حضرات کا ذکر کرتا ہوں جنہوں نے قرآن پاک نبی پاک ﷺ کے عشق اور محبت سے خالی ہو کر پڑھا جن کے سینے علم، معرفت، عشق رسول سے خالی ہیں۔ جب انہوں نے اس کا ترجمہ کیا معاذ اللہ وہ یوں ترجمہ کریں گے۔ اب میں ان کا ترجمہ تحریر کر رہا ہوں (اور ہم نے تمہیں بھٹکا ہوا پایا اور پھر ہدایت دی) (معاذ اللہ) اور یوں بھی ترجمہ کیا گیا (کہ آپ کو شریعت سے ناواقف پایا اور پھر شریعت کا راستہ بتایا) (معاذ اللہ) یہ ایسے ترجمے کرنے والے حضرات کو لوگوں نے شیخ

Marfat.com

القرآن کا لقب بھی دیا۔ جس عالم کا یہ عقیدہ ہو کہ (معاذ اللہ) اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو بھٹکا ہوا پایا اور پھر راہ دی۔ (معاذ اللہ) ایسا عقیدہ رکھنے والا ایک سچا مسلمان اور عاشق رسول نہیں ہو سکتا بلکہ ایسے شخص کا علم نہ قرآن پاک کے مطابق ہے نہ اس کا علم قرآن کا علم ہے نہ اس کی فکر قرآن کی فکر ہے۔ ایسی تبلیغ کو اللہ تعالیٰ کیسے قبول کرے جو تبلیغ در رسول سے رشتہ کاٹ دے۔ یہ وہ لوگ ہیں جن کے سینے علم معرفت سے خالی ہیں جن کے سینے عشق رسول سے خالی ہیں۔ یہ وہ لوگ ہیں جو قرآن پڑھ پڑھ کر گمراہ ہو گئے ہیں۔

اب آیئے ان کا ترجمہ سماعت فرمایئے جن کے سینے علم معرفت سے بھرے ہوئے ہیں اور جن کے سینوں کے اندر عشق رسول کا سمندر ٹھاٹھیں مار رہا ہے۔ حضرت علامہ محمود آلوسی بغدادی رحمۃ اللہ علیہ حضرت امام خفاجی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ضالاً۔ یہ حضور سرور کائنات ﷺ کی صفت نہیں۔ آپ ﷺ کو ایسی قوم میں مبعوث کیا گیا جو قوم بھٹکی ہوئی تھی۔ جو قوم راہ حق سے بھٹک گئی تھی۔ نبی پاک ﷺ کے صدقے بھٹکی ہوئی قوم کو ہدایت مل گئی۔ حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جو جو آپ ﷺ کے قدموں میں آ گیا۔ خدا کی قسم ہدایت پا گیا۔ جو جو آپ ﷺ کے در کو پا گیا وہ ہدایت پا گیا۔

ضالاً اس زمانے میں صحرائے عرب میں ایک خاص درخت اگتا تھا۔ جس کو ضال کہتے تھے۔ یہ درخت آبادی سے کچھ دور اگتا تھا۔ اس درخت کو دیکھ کر آبادی کا نشان مل جاتا تھا۔ اس زمانے میں لوگ صحرائے عرب میں ریت کے ریگستانوں میں پیدل سفر کرتے تھے۔ جب کبھی ریگستان میں سفر کرتے کرتے مسافر راستہ بھول جاتے کہیں دور دراز تک ان کو راستہ نہ ملتا۔ بھوک پیاس سے تڑپ جاتے۔ چلتے چلتے جب ان کو وہ مخصوص قسم کا درخت نظر آتا۔ جس سے ان کو آبادی کا راستہ مل جاتا۔ اس درخت کو دیکھ کر بھٹکے ہوئے مسافروں کی جان میں جان آ جاتی۔ وہ کہتے کہ اب اس درخت کے قریب پہنچ کر ہم اپنی منزل کو پا لیں گے۔ اس درخت کے قریب پہنچ کر ان کو آبادی کا راستہ مل جاتا۔ وہ بھولے ہوئے مسافر اپنی منزل کو پا لیتے۔ اس درخت کو ضال کہتے تھے۔

(اللہ رب العزت) نے دیکھا کہ وہ چند ایک مسافر راستہ بھول گئے تھے چند مسافر راستے سے بھٹک گئے تھے۔ یہاں تو ساری قوم راستہ بھول گئی تھی۔ ساری قوم صحرائے کفر میں گم ہو گئی تھی۔ ان کو نہ خبر تھی کہ ہم آئے کہاں سے ہیں اور ہمیں جانا کہاں ہے۔ ہمیں پیدا کس نے کیا ہے

Marfat.com

اور ہمیں مرنا کب ہے اور ہمیں کس کے آگے جواب دینا ہے۔ یہ ساری قوم موت کے گڑھے میں گھری ہوئی تھی۔ ان کو یہ انتظار تھا کہ کوئی آئے اور ہمیں موت کے گڑھے سے نکال کر زندگی کی شاہراہ پر کھڑا کر دے۔ اللہ رب العزت نے اپنے پیارے محبوب کو شجر ہدایت بنا کر سرزمین عرب میں کھڑا کر دیا اور آواز دی کہ اے صحرائے کفر میں گم ہو جانے والو، اے کفر کی وادیوں میں بھٹکنے والو ادھر آؤ۔ یہ شجر ہدایت، یہ سراپا رحمت، یہ سراپا معجزہ، یہ سراپا حسن، یہ سراپا نور، ادھر آؤ جو اس شجر ہدایت کے سائے تلے آتا جائے گا وہ ہدایت پاتا جائے گا۔ گمراہ اتنی دیر تک گمراہ تھا جب تک آپ ﷺ کے سائے تلے نہ آیا۔ جب میرے آقا تاجدار کائنات ﷺ تشریف لے آئے۔ تمام گمراؤں کو تمام گم شتہ راہوں کو ہدایت مل گئی۔ علم معرفت سے لبریز مفسرین اکرام فرماتے ہیں کہ یتیم آپ ﷺ کو نہیں کہا گیا بلکہ یتیم اتنی دیر تک یتیم تھے جب تک آپ ﷺ نہ آئے تھے۔ جب آپ ﷺ آ گئے تو کوئی یتیم نہ رہا۔ یتیموں کو آپ ﷺ کے صدقے سایہ مل گیا۔ یتیموں کو آپ ﷺ کے صدقے چھت مل گئی۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے یتیموں کے پالنے کا حق ادا کر دیا۔ فرمایا جو یتیموں کو پالے گا وہ جنت میں میرے ساتھ ایسے ہوگا۔ جیسے ہاتھ کی دو انگلیاں برابر ہوں۔ یتیموں کے پالنے والے کو آقا ﷺ نے اس کو جنت میں اپنا ساتھ بنا لیا۔

عید کا دن ہے۔ سرکار مدینہ ﷺ نماز عید کے لئے تشریف لیے جا رہے ہیں۔ مدینے شریف کی گلیوں سے گزرتے دیکھا بچے کھیل کود رہے ہیں۔ نئے نئے کپڑے پہنے ہوئے ہیں۔ خوش و خرم کھیل کود رہے ہیں۔ ایک بچہ کنارے میں کھڑا ہے۔ پرانے کپڑے پریشان حال ہے۔ تاجدار کائنات ﷺ اس بچے کو دیکھ کر رک گئے۔ عید گاہ کی طرف جانے کی بجائے آپ ﷺ اس بچے کے پاس تشریف لے گئے۔ فرمایا: بیٹا آج عید کا دن ہے۔ سب بچے نئے نئے کپڑے پہن کر کھیل کود رہے ہیں۔ عید کی خوشیاں منا رہے ہیں اور تم پرانے کپڑے پہن کر پریشان حال کھڑے ہو۔ بچے کی آنکھوں میں آنسو آ گئے وہ پھوٹ پھوٹ کر رونے لگا۔ عرض کیا یا رسول اللہ میں یتیم ہوں۔ مجھے کوئی نئے کپڑے لے کر دینے والا کوئی نہیں۔ آقا ﷺ نے اس کو اٹھا کر گلے سے لگا لیا۔ عید گاہ شریف جانے کی بجائے آقا ﷺ اپنے گھر تشریف لے گئے اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ اس بچے کو غسل دے کر نئے کپڑے پہناؤ اور خوشبو بھی لگاؤ۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے غسل دے کر اس بچے کو نئے کپڑے پہنائے اور نبی پاک ﷺ

Marfat.com

نے ایک انگلی سے اس کا ہاتھ پکڑا اور دوسری انگلی سے حضرت امام حسن رضی اللہ عنہ اور حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کی انگلیاں پکڑ کر باہر آئے۔ آقا ﷺ نے فرمایا: یہ تجھے اچھا لگتا ہے کہ حسن، حسین تیرے بھائی ہوں۔ گلیوں میں کھیل کود کرنے والے بچے کہتے ہیں۔ کاش اگر ہم بھی یتیم ہوتے تو آقا ﷺ کی شفقت یوں نصیب ہوتی۔ یتیم اتنی دیر تک یتیم تھے۔ جب آپ ﷺ نہیں آئے۔ جب آپ ﷺ آگئے تو کوئی یتیم یتیم نہ رہا۔

گنہگاروں کو راہ ہدایت مل گئی۔ قرآن پاک کی دولت بھی ہمیں نبی پاک ﷺ کے صدقے ملی۔ قرآن پاک کی آیتیں حضور ﷺ کی زبان مبارک سے صادر ہوئیں۔ جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر بہت بڑا احسان کیا ہے کہ ان میں سے رسول بھیجا یہ فقرہ قابل غور ہے۔ ان میں سے رسول بھیجا ان جیسا نہیں ان میں سے رسول بھیجا۔ جو ان پر قرآن پاک کی آیات تلاوت فرماتا ہے اور نفس کا تزکیہ کرتا ہے۔ ان کے نفس کو صاف کرتا ہے۔ اس کے بعد ان کو قرآن پاک کا علم اور حکمت سکھاتا ہے۔ یہاں چند چیزیں قابل بیان ہیں عاشقوں کے لئے۔ جو نبی پاک ﷺ کے ساتھ سچی محبت اور عشق رکھتے ہیں۔ قرآن پاک کی آیات نبی پاک ﷺ کی زبان مبارک سے صادر ہوتی تلاوت ہوئیں۔ جب قرآن پاک آیات حضور ﷺ کی زبان مبارک سے تلاوت ہوئیں تو وہاں کفر کے اندھیرے میں روشنی پھیل گئی۔ کفر کے اندھیرے میں اجالا ہو گیا۔ جن جن لوگوں نے قرآن پاک کی آیات کو اپنے اندر جذب کیا اپنے من کے اندر جذب کیا تو ان کے دل روشن ہو گئے ان کے من میں روشنی پیدا ہوئی اس روشنی میں انہوں نے اپنے من میں جھانک کر دیکھا۔ ان کو اپنے من کی میل کچیل نظر آ گئی۔ اپنے من کی بڑی بڑی غلطیاں کوتاہیاں نظر آئیں۔ جب ان کو اپنے من کی سب کمزوریاں نظر آ گئیں تو ان کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ اس من کی صفائی کیسے ہوگی۔ نفس کا تزکیہ کیسا ہوگا۔ دل کی صفائی کیسے ہوگی۔ نفس کا تزکیہ کیسا ہوگا۔ دل کی صفائی کیسے ہوگی۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: ہاں قرآن پاک کی آیات کا کام یہی تھا کہ تمہارے اندر روشنی پیدا کرنا تا کہ تمہارے من کی سب میل کچیل کمزوریاں تمہیں نظر آ جائیں۔ آؤ اب تمہیں اس چشمہ پر لے چلیں جہاں سے تمہارا دامن صاف ہوگا۔ جہاں سے تمہارا دل صاف ہوگا۔ جہاں سے تمہارے نفس کا تزکیہ ہوگا۔ یہاں ایک بات قابل ذکر ہے کہ قرآن پاک کی آیات نے نفس کا تزکیہ نہیں کیا صرف روشنی پیدا کی۔ جس روشنی میں انہوں نے اپنے من

Marfat.com

میں جھانک کر دیکھا۔ جب من میلا نظر آیا تو ان کو من کی صفائی کی خواہش پیدا ہوئی۔

صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم بولے یا اللہ قرآن پاک سے آگے بھی کوئی چشمہ ہے۔ ہاں قرآن پاک سے آگے بھی ایک چشمہ ہے۔ قرآن پاک کی آیات کا کام تمہارے اندر روشنی پیدا کرنا اور اس روشنی میں تم نے اپنے من میں جھانک کر دیکھا اور تمہارے اندر یہ خواہش پیدا ہوئی کہ صفائی من کیسے ہوگی۔ نفس کا تزکیہ کیسا ہوگا۔ آؤ اب تمہیں اس چشمہ پر لے چلتے ہیں جہاں سے تمہارا من صاف ہوگا جہاں تمہارا نفس دھلے گا۔ جہاں تمہارے نفس کا تزکیہ ہوگا۔

ادھر آؤ۔ در مصطفیٰ ﷺ کے غلام بن جاؤ، جس جس پر نگاہ مصطفیٰ پڑتی جائے گی اس کا من صاف ہوتا چلا جائے گا۔ اس کے نفس کا تزکیہ ہوتا جائے گا۔ قرآن پاک کی آیات بھی حضور ﷺ کی زبان مبارک سے صادر ہوئیں اور نفس کا تزکیہ بھی نگاہ مصطفیٰ ﷺ سے ہوا۔ کتاب کی علم و حکمت یعنی قرآن پاک کی علم اور حکمت بھی پیارے آقا ﷺ نے بتائی۔ جس مفسر کا ترجمہ در رسول سے کاٹ دے۔ سمجھو کہ وہ قرآن پڑھ پڑھ کر گمراہ ہو گیا۔ ہمیں قرآن پاک کی نعمت بھی در مصطفیٰ ﷺ سے ملی۔ ہمیں ایمان بھی در مصطفیٰ ﷺ سے ملا، ہمیں اٹھنے بیٹھنے چلنے پھرنے، کھانے پینے کا سلیقہ بھی درِ مصطفیٰ ﷺ سے ملا۔ درِ مصطفیٰ ﷺ کے غلام بن جاؤ۔ خدا کی قسم دونوں جہان میں عزت پا جاؤ گے۔ جو درِ مصطفیٰ ﷺ کا گداگر بن گیا۔ خدا کی قسم وہ دنیا کا بادشاہ بن گیا۔

اعلیٰ حضرت امام عشق و محبت مولانا شاہ محمد احمد رضا خان صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے عشق مصطفیٰ ﷺ میں غوطہ لگا کر اس آیات کا بڑا پیارا ترجمہ کیا۔ جو شروع میں تحریر کر دیا ہے۔ دوبارہ ملاحظہ فرمائیے۔ ایمان کو تازہ کیجئے۔ اعلیٰ حضرت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تحریر فرماتے ہیں:

(اور تمہیں اپنی محبت میں خودرفتہ پایا تو اپنی طرف راہ دی۔)

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے پیارے محبوب ہم نے تمہیں اپنی محبت میں اتنا گم پایا، اتنا خودرفتہ پایا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کریم سے خطاب فرما رہے کہ اے محبوب ہم نے تمہیں محبت میں اتنا خودرفتہ پایا اتنا گم پایا کہ پھر تمہیں اپنی طرف راہ دی یعنی اپنی طرف بلا لیا۔

وحی کا زمانہ قریب ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ مکے سے کئی میل دور غار حراء میں تشریف لے جاتے کبھی آپ ﷺ گھر سے سات دن کے لئے تشریف لے جاتے اور سات دن کے لئے

Marfat.com

کچھ کھجوریں جو کی سوکھی روٹی کچھ پانی ساتھ لے جاتے کہ سوکھی روٹی اور کچھ کھجوریں کھا کر اور پانی پی کر گزارا کروں گا۔

آپ ﷺ سات دن کے لئے جاتے تو پندرہ دن تک واپس نہ آتے، کبھی نبی پاک ﷺ دس دن کے لئے جاتے اور بیس دن تک واپس نہ تشریف لاتے، کبھی آپ ﷺ بیس دن کے لئے تشریف لے جاتے اور چالیس دن تک واپس تشریف نہ لاتے۔ ام المومنین حضرت خدیجہ الکبریٰ رضی اللہ عنہا کو فکر لاحق ہوئی کہ آقا ﷺ سات دن کے لئے تشریف لے گئے ہیں اور آج پندرہ دن ہو گئے آقا ﷺ واپس تشریف نہیں لائے۔ سات دن کے کھانے کا سامان لے کر گئے تھے۔ اتنے دن گزر جانے کے بعد کھانے پینے کا سامان ختم ہو گیا ہو گا۔ آقا ﷺ کو پیاس لگی ہو گی آقا ﷺ کو بھوک لگی ہو گی میں جاؤں اور کھانے پینے کا سامان پہنچا کر آؤں۔ ام المومنین جب کھانے پینے کا سامان لے کر غارِ حرا میں پہنچتی ہیں تو حیران رہ جاتی ہیں کہ سات دن کا سامان جو آقا ﷺ گھر سے لائے تھے۔ ویسا کا ویسا ہی پڑا ہوا ہے اور تاجدار کائنات ﷺ مراقبے میں اللہ رب العزت کی یاد میں گم ہیں۔

حضور تاجدار کائنات ﷺ جب مکے سے دور غار حراء میں خلوت گزین ہوتے۔ مکے کی گلیوں سے کٹ کر گھر بار چھوڑ کر مخلوق سے کٹ کر جب آپ ﷺ غار حرا میں خلوت گزین ہوتے نہ آپ ﷺ کسی کو دیکھتے نہ آپ ﷺ کو کوئی دیکھتا۔ نہ آپ ﷺ کسی سے ہم کلام ہوتے اور نہ کوئی آپ ﷺ سے ہم کلام ہوتا۔ آپ ﷺ مراقبے میں آنکھیں بند کر کے اپنے رب کی یاد میں گم ہو جاتے۔ نہ آپ کو کھانا پینا یاد رہتا۔ نہ آپ ﷺ کو بیوی بچوں کی یاد ہوتی۔ نبی پاک ﷺ یادِ الٰہی میں گم ہو جاتے سوائے رب کی ذات کے اور کچھ یاد نہ رہتا۔ پردہ حجاب کے اٹھنے کی جستجو میں گم ہو جاتے رب کے دیدار کی آرزو میں گم ہو جاتے۔

وحی کا آغاز ہوا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: اے میرے محبوب ہمیں یاد ہیں وہ راتیں جب تو غار حرا کی منزلوں میں خلوت گزین ہو جایا کرتا تھا۔ تجھے میرا مکھڑا دیکھنے کے سوا اور کچھ یاد نہ رہتا تھا۔ پھر رب کریم نے اپنے محبوب ﷺ کو اپنے پاس بلایا۔ محبوب ﷺ نے اپنے رب کو چاہنے کا حق ادا کر دیا اور رب نے اپنے محبوب سے ملنے کا حق ادا کر دیا۔ زمان و مکان کی حدوں سے نکال کر لا مکان پر بلایا۔ اے میرے محبوب تو نے مجھے خلوت میں چاہا اور میں بھی تمہیں خلوت میں

Marfat.com

ملا۔ اللہ رب العزت فرماتا ہے: اے میرے محبوب تو نے غار حرا کی تنہائیوں میں مجھے چاہا اور میں بھی تجھے خلوت میں ملا۔ تجھے ملتے وقت میں نے اپنے خاص ایلچی افضل ترین فرشتے جبریل کو بھی سدرہ پر روک دیا۔ زمان و مکان سب نیچے رہ گئے۔ حضور ﷺ اس سے بھی آگے گئے۔ مسجد حرام سے لے کر سدرہ تک زمان و مکان کا سفر۔ سدرہ سے لے کر عرش تک لامکان کا سفر جب عرش پر میرے آقا ﷺ جلوہ افروز ہوئے عرش پر پیارے آقا ﷺ نے اپنے جوڑے مبارک رکھے، عرش کو وجد آ گیا۔ عرش وجد میں آ کر جھومنے لگا۔ عرش نے آقا ﷺ کے دامن کو چوما۔ عرش کی پیاس ٹھنڈی ہوگئی پھر عرش بھی دیکھتا رہا۔ میرے آقا ﷺ عرش سے بھی آگے گئے۔ عرش کو کیا پتہ کہ میرے حضور ﷺ کہاں گئے۔

آج زمان و مکان اور لامکان سب پیچھے رہ گئے۔ حضور تاجدار کائنات ﷺ سب سے آگے اس سے اوپر تشریف لے گئے۔ اب آقا ﷺ قرب خاص میں پہنچے۔ اب قرب خاص کی معراج ہونے لگی۔

ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۙ﴿۸﴾ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۚ﴿۹﴾

اللہ رب العزت نے فرمایا: آ میرے محبوب مقام دَنَا پر بیٹھ اور مقام دَنَا کی کرسی پر بٹھایا۔ فرمایا: میرے محبوب دَنَا بھی تیرا مقام نہیں اس سے بھی اوپر آ۔ یہ قرب خاص کی منزلیں ہیں ہم جس مقام پر اے محبوب تجھے لے جانا چاہتے ہیں اس کی یہ منزلیں ہیں۔ آ میرے محبوب فَتَدَلّٰى کے مقام پر بیٹھ۔ فتدلٰی کی کرسی پر رب کریم نے اپنے محبوب کو بٹھایا اور اپنا جلوہ دکھایا۔ رب نے فرمایا میرے محبوب فتدلٰی بھی تیرا مقام نہیں اس سے بھی اوپر آ۔ یہ ابھی قرب خاص کی منزلیں ہیں اللہ رب العزت فرماتا ہے: اے میرے محبوب آج ہم فھدیٰ کی جس منزل پر تجھے لے جانا چاہتے ہیں۔ یہ اس کی خاص منزلیں ہیں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا۔ آ میرے محبوب فتدلٰی سے بھی اوپر آ۔ آ میرے محبوب قاب قوسین کی کرسی پر بیٹھ۔ قاب قوسین کی کرسی پر بیٹھ کر محبوب کو جلوہ دکھایا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے محبوب تو میرے اتنے قریب آ، اتنے قریب آ کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ جائے۔ قاب قوسین کی کرسی پر بیٹھا کر اللہ رب العزت نے آواز دی۔ اے میرے فرشتو، اے جبریل، اے میکائیل، اے میرے نبیوں، اے میرے رسولوں، اے میرے محبوب کی امت، اے قرآن پڑھنے والو دیکھو میرا محبوب میرے کتنے قریب ہے۔ اتنے قریب

Marfat.com

ہے کہ دو کمانوں کا فاصلہ رہ گیا۔

ایک کمان عبدیت ہے اور ایک کمان ربوبیت ہے۔ ایک کمان شفاعت ہے اور ایک کمان رحمت ہے۔ دونوں کمانیں آپس میں مل گئی ہیں۔ اللہ رب العزت نے قاب قوسین کی کرسی پر بٹھا کر اعلان کیا۔ اے میرے محبوب تجھے قاب قوسین کی کرسی پر اس لئے بٹھایا ہے کہ تیری امت قرب خاص کے مقام کو سمجھ جائے اس قرب اعلیٰ کے مقام کو سمجھ جائے۔ یہاں ایک بات عرض کر دینا چاہتا ہوں کہ مخلوق کی کمزوری یہ ہے کہ اگر فاصلے مٹا دیئے جائیں تو ہمیں سمجھ نہیں آتا۔ اگر ہماری آنکھوں پر کتاب رکھ دی جائے تو اس کتاب کو نہیں پڑھ سکتے ہمیں پڑھنے اور سمجھنے کے لئے کچھ فاصلے کی ضرورت ہے۔ اگر ہم گھڑی آنکھوں پر رکھ لیں تو ہمیں ٹائم نظر نہیں آتا لہٰذا مخلوق کی بینائی کا نقص یہ ہے کہ ہمیں دیکھنے اور سمجھنے کے لئے کچھ فاصلہ کی ضرورت ہے۔

اس لئے اللہ رب العزت نے فرمایا کہ اے میرے محبوب تجھے دو کمانوں کے فاصلے پر اس لئے بٹھا رہا ہوں کہ تاکہ تیری امت اس قرب خاص۔ اس قرب اعلیٰ کے مقام کو سمجھ جائے جیسے عیسائی۔ حضرت عیسیٰ روح اللہ کی حیثیت نہ سمجھ سکے اور عیسائیوں نے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا کا بیٹا کہنا شروع کر دیا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے محبوب تیری امت کو اس قرب اعلیٰ کی میت سمجھانا بھی ہے اور شرک سے بھی بچانا ہے لیکن اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے محبوب ﷺ تیرے دل میں یہ خیال نہ آئے تیرے دل میں یہ ملال نہ آئے کہ مجھے مکہ سے بلایا، اس فاصلے پر بیٹھا کر ملنے کے لئے اگر فاصلے پر بیٹھا کر ملنا ہوتا تو میرے محبوب میں تجھے مکے ہی میں مل لیتا۔ اللہ رب العزت نے فرمایا میرے محبوب قاب قوسین بھی تیرا مقام نہیں۔ یہ تو پیارے تیری امت کو دکھانے کے لئے تھا۔ اب تیری امت دیکھ چکی۔ اب فاصلے والے دیکھ چکے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا آ میرے محبوب دروازہ بند کر لیں۔ دروازہ بند کر کے ہم اپنی قربت کریں۔ اللہ رب العزت نے فرمایا: آ میرے محبوب آج میں تمام پردہ حجاب کو اٹھا کر اپنا جلوہ دکھا ہوں۔ تو میرے جلوؤں میں گم ہو جا۔ اَو ادنیٰ اے میرے محبوب آ آج تمام فاصلے مٹا دیں۔ آ میرے محبوب میرے گلے لگ جا۔ عاشقوں کے لئے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ دو کمانوں کا فاصلہ تو پہلے مقرر ہو گیا تھا۔ اب اس سے بھی قریب تر کرنے کے لئے ایک کمان کو ہٹا کر دوسری کمان میں ضم کرنا تھا اللہ تعالیٰ کی کمان تو مٹ نہیں سکتی کیونکہ وہ حیی و قیوم ہے، وہ واجب الوجود

Marfat.com

ہے اور مخلوق ممکن الوجود ہے۔ اب چاہے تو فنا دے اور چاہے تو بقا دے۔ اللہ رب العزت نے فرمایا اے میرے محبوب میری کمان تو مٹ نہیں سکتی۔ آج کمان عبدیت کو ہٹا کر کمان ربوبیت میں گم کر دے۔ آ میرے محبوب آج کمان محمدی کو ہٹا کر کمان ربوبیت میں گم کر دے۔

حضور تاجدار کائنات ﷺ اللہ رب العزت کے جلوؤں میں گم ہو گئے کس کی جرات ہے کہ وقت کا تعین کرے کہ حضور ﷺ کتنا عرصہ اللہ رب العزت کے جلوؤں میں گم رہے۔ اللہ رب العزت نے اپنے تمام رنگ چڑھا دیئے۔ پھر جب حضور ﷺ واپس مکے میں تشریف لائے تو مکہ میں اعلان ہوتا رہا اور مدینہ طیبہ میں اعلان ہوتا رہا۔ حضور تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا کہ میں اللہ تعالیٰ کے حسن و جمال کا آئینہ ہوں۔ حضور ﷺ یہ اعلان فرما رہے ہیں کہ اے مخلوق اگر تم نے حسن خدا کا جمال دیکھنا ہو تو مجھے دیکھ۔ اے رب کائنات اگر تو نے اپنے حسن کا جمال دیکھنا ہو تب بھی مجھے دیکھو کیونکہ میں تیرے حسن و جمال کا آئینہ ہوں۔ جس نے ان کو دیکھا اس نے رب کو دیکھ لیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا جس نے مجھے دیکھا گویا اس نے حق کو دیکھ لیا۔ خدا نہ کہو شرک ہو جائے گا۔

لیکن پیارے مصطفیٰ ﷺ کو دیکھ لیا گویا اس نے حق کو دیکھ لیا۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا اصل میں مجھے میرے رب کے سوا کسی نے نہیں دیکھا۔ دنیا میں جس قدر جس کی استطاعت ہے اس کے مطابق سرکار ﷺ کا جلوہ دکھایا جاتا ہے۔ جتنی حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ میں طاقت تھی۔ اس کے مطابق جلوہ دکھایا گیا اور جتنی حضرت عمر فاروق اعظم رضی اللہ عنہ میں طاقت تھی اس کے مطابق جلوہ دکھایا گیا اور جتنی حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ میں طاقت تھی اس کے مطابق جلوہ دکھایا گیا۔ جتنی جتنی کسی میں طاقت تھی اس کے مطابق سرکار ﷺ کا جلود کھایا گیا۔ اصل میں تو اللہ رب العزت کے سوا اور کسی نے سرکار دو عالم ﷺ کو دیکھا ہی نہیں۔ مجھے یہاں حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کا واقعہ یاد آ گیا۔

نبی پاک ﷺ کے حکم کے مطابق جب سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ عنہ اور سیدنا حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ سے ملنے کے لئے تشریف لے گئے۔ جب ملاقات ہوئی مل بیٹھے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کملی والے آقا ﷺ کی کوئی باتیں سناؤ۔ حضرت فاروق اعظم اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہم نے ساری

Marfat.com

داستان بیان کی۔ حضور ﷺ کے ساتھ اٹھنا، بیٹھنا، چلنا پھرنا سب کچھ بیان کیا۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ نے یہ سب کچھ سننے کے بعد کہا: اے حضرت عمر فاروق اعظم اے علی شیر خدا رضی اللہ عنہم کیا آپ نے حضور ﷺ کو دیکھا۔ حضرت عمر فاروق اور حضرت علی رضی اللہ عنہم حیران رہ گئے۔ فرمایا ہم نے ساری داستان بیان کی ہے حضور ﷺ کے ساتھ اٹھنا بیٹھنا، چلنا پھرنا، جہاد میں شریک ہونا، سب بیان کر دیا اور آپ پوچھ رہے ہیں کہ کیا ہم نے حضور ﷺ کو دیکھا ہے۔ حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کہنے لگے کہ حضور ﷺ کو سوائے رب کے کسی اور نہیں دیکھا۔ یہ عشق کی رمز ہے۔ شاید عام لوگوں کی سمجھ میں نہ آئے۔ میں اس واقعہ کو پڑھ کر جھوم اٹھتا ہوں۔

حضور نبی پاک ﷺ نے جو حکم فرمایا: کہ اے عمر اور علی تم جانا، اویس سے ملنا۔ وہ کچھ کہے گا وہ بھی سننا، وہ دیوانہ ہے، مستانہ ہے۔ حضرت عمر فاروق اعظم اور حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہم تو قاب قوسین تک پابند ہیں۔ اس سے آگے ان کو کہنے کی اجازت نہیں ہے۔ اویس تو دیوانہ ہے، وہ مستانہ ہے، وہ کچھ کہے گا سن کے آنا، کہنے کا مطلب یہ ہے کہ اللہ رب العزت کے سوا تو نبی پاک ﷺ کو کسی نے نہیں دیکھا۔ جب نبی پاک ﷺ معراج کے رات دیدار سے مشرف ہوئے۔ اس رات کو اللہ رب العزت نے اپنے محبوب کو خاص قسم کی وحی فرمائی۔ یہ وحی بے واسطہ تھی کہ اللہ تعالیٰ اور اس کے حبیب کے درمیان کوئی واسطہ نہ تھا اور یہ خدا اور رسول کے درمیان کے اسرار ہیں۔ جن پر ان کے سوا کسی کو اطلاع نہیں۔ علی نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے اس راز کو تمام خلق سے مخفی رکھا اور نہ بیان فرمایا کہ اپنے حبیب کو کیا وحی فرمائی۔

اور محبّ و محبوب کے درمیان ایسے راز ہوتے ہیں۔ جن کو ان کے سوا کوئی نہیں جانتا (روح البیان)۔ علماء نے یہ بھی بیان کیا ہے کہ اس شب میں جو آپ کو وحی فرمائی گئی وہ کئی قسم کے علوم تھے ایک تو علم شرائع و احکام جن کی سب کو تبلیغ کی جاتی ہے۔ دوسرے معارف الٰہیہ جو خواص کو بتائے جاتے ہیں۔ تیسرے حقائق و نتائج علوم ذوقیہ جو صرف اخص الخواص کو تلقین کئے جاتے ہیں اور ایک قسم وہ اسرار جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کے ساتھ خاص ہیں۔ کوئی ان کا تحمل نہیں کر سکتا (روح البیان)۔

نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ ایک وقت ایسا بھی ہوتا ہے کہ میں ہوتا ہوں اور میرا خدا ہوتا ہے۔ اس میں کوئی دوسرا حائل نہیں ہوتا۔ کوئی فرشتہ کوئی مقرب کوئی بندہ کوئی رسول درمیان میں

Marfat.com

نہیں ہوتا۔ میں ہوتا ہوں اور میرا رب ہوتا ہے۔ حضور تاجدار کائنات ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی عشق نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ سے کوئی محبت نہیں کر سکتا۔ حضور ﷺ سے بڑھ کر اللہ تعالیٰ کی عبادت نہیں کوئی کر سکتا۔ جو تعلق حضور تاجدار کائنات ﷺ کا اللہ تعالیٰ سے ہے وہ اور کسی کا نہیں ہو سکتا۔ اس لئے اللہ رب العزت نے نبی پاک ﷺ کا ذکر خود بلند فرمایا:

وَرَفَعۡنَا لَكَ ذِكۡرَكَ ۝

ترجمہ:۔(اور ہم نے تمہارے لئے تمہارا ذکر بلند کر دیا۔)

سبحان اللہ۔ کیا شان ہے ذکر مصطفیٰ ﷺ کی۔ جس کے ذکر کی بلندی کے لئے اللہ رب العزت نے ضمانت دی ہے۔ جس ذکر کی بلندی کے لئے اللہ رب العزت نے سند دی ہے۔ جس ذات پاک کا ذکر اللہ رب العزت بلند کرے دنیا کی کوئی طاقت اس کا ذکر نہیں مٹا سکتی۔ اللہ تعالیٰ کائنات کی ہر شے سے بلند ہے۔ خدا کی قسم پیارے مصطفیٰ ﷺ کا ذکر بھی کائنات کی ہر شے سے بلند ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ تاجدار کائنات ﷺ نے حضرت جبریل امین سے اس آیت کو دریافت فرمایا تو انہوں نے عرض کی کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ آپ ﷺ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ جب میرا ذکر کیا جائے میرے ساتھ آپ ﷺ کا بھی ذکر کیا جائے یعنی اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ساتھ اپنے محبوب ﷺ کے ذکر کو ملا دیا۔ جہاں اللہ تعالیٰ کا ذکر ہو گا۔ وہاں پیارے محبوب ﷺ کا ذکر ضرور ہو گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مراد اس سے یہ ہے کہ آذان میں، تکبیر میں، تشہد میں، منبروں پر، خطبوں میں، تو اگر کوئی اللہ تعالیٰ کی عبادت کرے ہر بات میں اس کی تصدیق کرے اور سرور کائنات ﷺ کی رسالت کی گواہی نہ دے۔ تو یہ اس کا سارا ذکر بے کار ہو گا اور وہ کافر ہی رہے گا۔ قتادہ رحمۃ اللہ علیہ نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آپ کا ذکر دنیا اور آخرت میں بلند کیا۔ ہر خطیب ہر تشہد پڑھنے والا اَشۡهَدُ اَنۡ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشۡهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوۡلُ اللّٰهِ پکارتا ہے۔ بعض مفسرین نے فرمایا کہ آپ ﷺ کے ذکر کی بلندی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے انبیاء سے آپ ﷺ پر ایمان لانے کا عہد لیا۔ حضرت سیدنا آدم علیہ السلام فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے جب میرے اندر روح پھونکی تو جب پہلی مرتبہ میں نے آنکھ کھولی اور

Marfat.com

سر اٹھا کر دیکھا تو عرش الٰہی کے ہر پایہ پر جہاں بھی میری نظر پڑی وہاں میں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا پایا اور جب میں جنت میں گیا۔ جنت کے ہر پائے اور جنت کے ہر درخت پر اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ پیارے آقا ﷺ کا اسم گرامی محمد ﷺ لکھا ہوا پایا تو حضرت آدم علیہ السلام کو یہ خیال ہوا کہ یہ کوئی بڑا ہی پیارا رب تعالیٰ کا محبوب ہے کہ جس کا نام اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ ملا لیا تو جب حضرت سیدنا آدم علیہ السلام کو دنیا میں بھیجا گیا تو آپ بہت روئے تو ایک دن اللہ رب العزت کی بارگاہ میں عرض کی کہ اے غفور و رحیم میری توبہ حضرت محمد ﷺ کے صدقے قبول فرما تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی توبہ قبول فرمائی تو اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام سے پوچھا کہ اے آدم تجھے میرے محبوب کے بارے میں کیسا معلوم ہوا کہ وہ ابھی آخر میں آنے والے ہیں۔ آپ کی اولاد میں سے وہ آخری نبی ہوں گے تو حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کی کہ یا اللہ جب تو نے پہلی بار میرے اندر روح پھونکی تھی اور میں نے جب پہلی بار آنکھ کھولی تھی پہلی بار سر اٹھا کر جب میری نظر عرش معلیٰ پر پڑی تو وہاں تیرے نام کے ساتھ محمد ﷺ کا نام لکھا ہوا پایا۔

اور جنت میں جہاں بھی پھرا جس درخت کے پاس جہاں بھی گیا وہاں تیرے محبوب (محمد ﷺ) کا نام لکھا ہوا پایا۔ تو میں نے سوچا کہ یہ تیرا کوئی بڑا ہی پیارا محبوب ہے جس کا نام اللہ تعالیٰ نے اپنے نام کے ساتھ ملا دیا ہے۔ جیسا کہ کلمہ میں ہم سب پڑھتے ہیں:

کہ نہیں کوئی معبود مگر اللہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔

یعنی اللہ تعالیٰ نے درمیان میں واؤ نہیں لگایا کیونکہ واؤ سے دوری ہوتی ہے۔ جس کلام میں واؤ درمیان میں آجائے۔ واؤ کا مطلب اور یعنی پہلے اور ہے اور دوسرا اور ہے۔ اللہ تعالیٰ ایسے بھی کہہ سکتا تھا کہ اللہ کے سوائے کوئی عبادت کے لائق نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے واؤ درمیان میں نہیں لگایا کیونکہ واؤ سے دوری ظاہر ہوتی ہے۔ نام بھی علیحدہ رکھا تا کہ کوئی خدا نہ سمجھے اور درمیان میں واؤ بھی نہ رکھا کہ کوئی جدا نہ سمجھے۔ خدا بھی نہ سمجھو شرک ہو جائے گا۔ خدا سے جدا بھی نہ سمجھو کفر ہو جائے گا۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے ذکر کے ساتھ پیارے محبوب کا ذکر ملایا۔ اللہ رب العزت نے پیارے مصطفیٰ ﷺ کا ذکر تمام انبیاء تمام نبیوں سے بلند کیا۔ سارے نبی آپ ﷺ کی آمد کا ذکر کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے محبوب ﷺ میں

Marfat.com

نے اپنے ذکر کے ساتھ تیرا ذکر ملا دیا ہے۔ اب جب کوئی اللہ تعالیٰ کا ذکر کرے گا اور ساتھ پیارے آقا ﷺ کا ذکر نہیں کرے گا تو اس کا ذکر اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہوگا۔ اللہ تعالیٰ کے ذکر سے حضور ﷺ کا ذکر لازمی ہے۔ اس کے بغیر اللہ تعالیٰ کسی کا ذکر قبول نہیں فرماتا۔ جس محفل میں اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا جائے اور پیارے آقا ﷺ کا ذکر نہ کیا جائے وہ محفل اللہ کی بارگاہ میں قابل قبول نہیں ہے۔ کوئی وقت ایسا آنے والا ہے کہ جب ساری کائنات تباہ ہو جائے گی ریزہ ریزہ ہو جائے گی اور کوئی اللہ کا ذکر کرنے والا باقی نہیں رہے گا لیکن پیارے مصطفیٰ ﷺ کا ذکر اس وقت بھی بند نہیں ہوگا کیونکہ اللہ تعالیٰ خود اپنے محبوب ﷺ کا ذکر کرتا ہے اور کرتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ سب فرشتوں کو جمع کر کے محفل سجاتا ہے اور اس محفل میں اپنے پیارے محبوب ﷺ کا ذکر کرتا ہے۔ اپنے پیارے محبوب کی تعریف کرتا ہے۔ یہ جو محفلیں ہم ذکر مصطفیٰ میں سجاتے ہیں۔ خدا کی قسم یہ خدا کی سنت ہے، یہ محفلیں جو ہم نعت مصطفیٰ ﷺ کے لئے سجاتے ہیں، محفل میلاد کے لئے محفلیں سجاتے ہیں، یہ خدا کی بھی سنت اور صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی بھی سنت ہے۔ محفل میں نعت کی فرمائش کر کے نعت سننا بھی آقا تاجدار کائنات ﷺ کی سنت ہے۔ جب ایک دفعہ ایک اعرابی نبی پاک ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کہ بارش نہیں ہو رہی۔ بارش نہ ہونے کی وجہ سے قحط پڑ گیا ہے۔ نبی پاک ﷺ نے دعا فرمائی۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں جب آقا ﷺ نے دعا فرمائی اس وقت بادل کا نام ونشان نہ تھا۔

لیکن جونہی آقا تاجدار کائنات ﷺ نے دعا فرمائی۔ چہزوں طرف سے بادل برسنا شروع ہو گئے۔ آقا ﷺ نے فرمایا کہ آج اگر میرے چچا حضرت ابوطالب زندہ ہوتے تو یہ منظر دیکھ کر میرے چچا جان کا کلیجہ ٹھنڈا ہو جاتا۔ حضور ﷺ نے اعلان فرمایا: ہے کوئی جو آج میرے چچا جان کی لکھی ہوئی نعت سنائے۔ جو بچپن میں میرے چچا جان نے میرے لئے لکھی تھی۔ آقا ﷺ کے ذکر کی بات بیان ہو رہی ہے۔ اس لئے یہ واقعہ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ جب حضور ﷺ نے اعلان فرمایا کہ ہے کوئی جو میرے کے چچا جان کی لکھی ہوئی نعت مجھے سنائے۔ جو مکہ میں انہوں نے میرے لئے لکھی تھی۔ وہ نعت لکھنے کا سبب کیا تھا کہ ایک دفعہ مکہ میں قحط پڑھ گیا تھا۔ بارش نہیں ہوتی تھی۔ مکہ میں جتنے بڑے سردار تھے انہوں نے اپنے بتوں سے بار بار بارش کی التجا کی لیکن بت

Marfat.com

کہاں بارش برسا سکتے تھے۔ مکہ کے سب کافر سرداروں نے مل کر مشورہ کیا کہ چلو حضرت ابوطالب کے پاس وہ ہاشم قبیلے کے سردار ہیں۔ ان سے جا کر گزارش کریں کہ بارش کے لئے دعا کریں۔ یہ مکہ کے سردار مل کر سب حضرت ابوطالب کے گھر گئے۔ حضرت ابوطالب نے دریافت فرمایا کہ کیا بات ہے؟ سب نے کہا کہ آپ کو معلوم ہے کہ بارش نہیں ہو رہی ہے۔ مکہ میں قحط پڑ گیا ہے۔ اے حضرت ابوطالب دعا فرمائیں کہ بارش ہو۔ حضرت ابوطالب نے فرمایا تم سب لوگ واپس کعبہ میں جاؤ اور میں تھوڑی دیر بعد حاضر ہوتا ہوں۔ اس وقت آقا تاجدار کائنات ﷺ کی عمر شریف غالباً دس یا گیارہ سال ہوئی ہوگی۔ حضرت ابوطالب نے حضور ﷺ کو ساتھ لیا اور خانہ کعبہ میں تشریف لے گئے۔ حضرت ابوطالب نے نبی پاک ﷺ کو کعبہ کی دیوار کے ساتھ کھڑا کر کے چہرہ انور کو دیکھ کر دعا کے لئے ہاتھ بلند کئے اور حضور ﷺ کی شان میں یہ نعت پڑھی جس کے صدقے اللہ تعالیٰ نے بارش عطا فرمائی۔ اس نعت کا ترجمہ یہ ہے:

(کہ اے مالک کائنات جس سوہنے پیارے محبوب کے چہرے کے صدقے تو نے بارش عطا فرمائی ہے۔ یہ پیارا محبوب عنقریب عرب کے یتیموں اور بیواؤں کی فریاد کو پہنچنے والا ہے۔)

جب حضور تاجدار کائنات ﷺ نے نعت کی فرمائش کی تو حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں وہ نعت سناتا ہوں۔ حضور نبی پاک ﷺ کے ذکر کے بغیر اللہ تعالیٰ اپنے ذکر کو قبول نہیں فرماتا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اے میرے محبوب تیرے ذکر کو میں نے ساری کائنات سے بلند کر دیا۔ زمین و آسمان اور لوح و قلم سے بھی بلند۔ صرف پیارے مصطفیٰ ﷺ کے ذکر سے بلند صرف اللہ کا ذکر ہے۔ باقی سب ذکر اس کے نیچے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذکر کو ایسا بلند کیا کہ حضور ﷺ کے ذکر کو اللہ تعالیٰ نے اپنا ذکر بنا لیا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب تیرا ذکر ہی میرا ذکر ہے تیرے ذکر کو میں نے اپنا ذکر بنا لیا ہے۔ اے محبوب جو تیرا ذکر کرے گا حقیقت میں وہ میرا ذکر ہوگا۔ اگر کوئی ساری زندگی (محمد ﷺ) محمد محمد پکار کر اپنی راتیں گزارے۔ خدا کی قسم میدان محشر میں فرشتے اس کا نامہ اعمال کھولیں گے تو محمد ﷺ محمد ﷺ پکارنے والے کے نامہ اعمال میں اللہ اللہ لکھا ہوگا۔ کیونکہ یہ وظیفہ ایسا وظیفہ ہے جو خدا کا وظیفہ ہے۔ جو رات کو جاگ کر محمد ﷺ محمد ﷺ پکارتا ہے حقیقت

Marfat.com

میں وہ خدا کو پکارتا ہے۔ محفل نعت سجانے اور محفل میلاد سجانے پر جو لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ محفل میلاد سجانے سے تمہیں کیا ملتا ہے؟ محفل توحید سجاؤ۔ میں یہ کہتا ہوں کہ قبر میں محفل توحید سے خالی جان کو چھٹکارا حاصل نہیں ہوگا۔ خدا کی قسم قبر میں بخشش محفل میلاد سے ہی ہوگی۔ جب ہم قبر میں جائیں گے ہر مرنے والے سے فرشتے قبر میں آ کر سوال پوچھتے ہیں۔ سب سے پہلے فرشتے یہ سوال کرتے ہیں کہ تیرا رب کون ہے؟ اگر بندے نے جواب دے دیا کہ میرا رب اللہ ہے۔ اگر اس پر بخشش ہو جاتی تو اگلے سوال کی ضرورت نہ تھی لیکن اگلا سوال پوچھا جا رہا ہے کہ تیرا دین کیا ہے؟ اگر بندے نے بتا دیا کہ میرا دین اسلام ہے۔ اگر اسی پر بخشش ہو جاتی تو اگلا سوال کرنے کی ضرورت نہ پڑتی لیکن ابھی امتحان جاری ہے۔ ایک امتحان طالب علم کے لئے ششماہی ہوتا ہے لیکن یہ امتحان اس کے پاس ہونے کی گارنٹی نہیں ہوتا اور ایک امتحان طالب علم کے لئے نوماہی ہوتا ہے۔ یہ بھی اس کے پاس ہونے کے لئے یا اس کی ڈگری کے لئے سند کی گارنٹی نہیں ہوتا۔ طالب علم کے لئے پاس ہونے کے لئے سند لینے کے لئے لازمی ہے کہ وہ سالانہ امتحان پاس کرے۔ جب طالب علم سالانہ امتحان پاس کرے گا تو اس کو سند ملے گی، وہ پاس ہوگا۔ اب قبر میں امتحان ہو رہا ہے۔ پہلا امتحان توحید کا ہے اگر آپ نے کہہ دیا کہ میرا رب اللہ ہے توحید کانفرنس ختم۔ اگر اس پر بخشش ہوتی تو اگلا سوال نہ ہوتا۔ اگلے سوال میں اگر بندے نے کہہ دیا کہ میرا دین اسلام ہے۔ (نفاذ اسلام کانفرنس جماعت اسلامی کی ختم) اگر اسی پر بخشش ہوتی تو اگلا سوال کرنے کی ضرورت نہ ہوتی لیکن معلوم ہوا کہ ابھی سالانہ امتحان باقی ہے۔

حدیث شریف میں ہے کہ جب قبر میں آخری سوال پوچھا جائے گا۔ جس پر بخشش کا حتمی فیصلہ ہوگا۔ وہ سوال نبی پاک ﷺ کے متعلق ہوگا۔ اب قبر میں محفل میلاد شروع ہو گئی ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فرشتوں کو فرمائے گا کہ اسے پوچھو جب آقا ﷺ سامنے تشریف فرما ہوں گے فرشتے سوال کریں گے کہ بتا یہ جو سامنے حسین و جمیل مکھڑے والا ہے، یہ پیاری زلفوں والا ہے، اس کے بارے میں تو دنیا میں کیا کہا کرتا تھا۔ دنیا میں تو ان کا ذکر کیسے کیا کرتا تھا۔ جب تو قرآن پاک کا ترجمہ کیا کرتا تھا تو آقا ﷺ کے بارے میں کیا کہا کرتا تھا اور جب سیرت کی کتابیں لکھتا تھا۔ اس وقت پیارے آقا ﷺ کے بارے میں کیا لکھا کرتا تھا اور جب منبروں پر کھڑا ہو کر تقریریں کیا کرتا تھا تو اس وقت آقا ﷺ کے بارے میں تقریروں میں کیا کہا کرتا تھا۔ پہلے دونوں

Marfat.com

سوالوں کی نوعیت مختلف ہے لیکن جب آخری سوال کا وقت آیا تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس سے یوں نہ پوچھو کہ یہ کون ہیں، ہوسکتا ہے کہ دنیا میں سنتا آیا ہے کہ حضور ﷺ قبر میں تشریف لائیں گے تو پہچان جائے۔ اس سے آخری سوال کرو کہ یہ حضور ﷺ کے بارے میں دنیا میں کیا کہا کرتا تھا۔ یہ ماضی قریب کا نتیجہ ہے۔ جس عاشق نے نبی پاک ﷺ کی محفل میلاد سجائی ہوگی، محفل نعت سجائی ہوگئی یا محفل میلاد میں شرکت کی ہوگی یا محفل نعت میں شرکت کی ہوگی۔ راتیں جاگ کر حضور نبی پاک ﷺ کے لئے گزاریں ہوں گی۔ خدا کی قسم وہ رو کر حضور نبی پاک ﷺ کے دامن سے لپٹ جائے گا۔ آقا ﷺ کے قدموں میں گر جائے گا کہ یہی ہیں میرے آقا و مولا ﷺ جن کی محفل میلاد منایا کرتا تھا۔ جن کی محفل نعت منایا کرتا تھا اور میرا ایمان یہ بھی ہے کہ بعض عاشق ایسے بھی ہوں گے کہ جب فرشتے یہ سوال کریں گے کہ ان کے بارے میں تو دنیا میں کیا کہا کرتا تھا تو آقا ﷺ فرشتوں سے فرمائیں گے کہ اے فرشتو یہ میرا غلام ہے۔ یہ میرا عاشق ہے۔ میں تمہیں بتاتا ہوں کہ یہ دنیا میں میرے بارے میں کیا کہا کرتا تھا۔ ان خوش قسمت عاشقوں میں میرے پیر و مرشد حضرت پیر کرم شاہ رحمۃ اللہ بھی ہوں گے۔ معلوم ہوا کہ قبر میں بھی بخشش بھی پیارے مصطفیٰ ﷺ کے ذکر سے ہوگی۔

اس لئے اے مسلمانوں اپنی سانسیں حضور نبی پاک ﷺ کے لئے وقف کر دو۔ خدا کی قسم دنیا میں بھی عزت پاجاؤ گے اور قبر میں عزت بخشش اور میدان محشر میں بھی عزت اور حضور ﷺ کے سائے کے نیچے تمہیں جگہ نصیب ہوگی۔ آقا ﷺ کا ذکر ایسا بلند ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے ذکر کو خود بلند کیا۔ جب نبی پاک ﷺ کے فرزند حضرت قاسم رضی اللہ عنہ کا وصال ہوا تو کفار نے حضور ﷺ کو طعنہ دیا اور ابتر کہا۔ یعنی منقطع النسل کہا اور یہ کہا کہ اب ان کی نسل نہیں رہی ان کے بعد ان کا ذکر بھی نہ رہے گا یہ سب چرچا ختم ہو جائے گا۔ اس پر اللہ تعالیٰ نے سورۃ الکوثر نازل فرمائی اور اللہ تعالیٰ نے ان کفار کی تکذیب کی اور ان کا بالغ رد فرمایا:

اے محبوب بیشک ہم نے تمہیں بے شمار خوبیاں عطا فرمائیں۔ تو تم اپنے رب کے لئے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ بیشک جو تمہارا دشمن ہے۔ وہی ہر خیر سے محروم ہے۔

اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کو فضائل کثیرہ عنایت فرما کر تمام خلق پر افضل کیا۔ حسن ظاہری

Marfat.com

بھی بے مثال عطا فرمایا۔ حسن باطن بھی بے مثال عطا فرمایا۔ نسب عالی بھی بے مثال عطا فرمایا۔ نبوت بھی بے مثال عطا فرمائی۔ آپ ﷺ پر جو کتاب نازل کی گئی یعنی قرآن پاک بھی بے مثال کتاب ہے۔ بے مثال کتاب عطا فرمائی جو حضور ﷺ کو علم عطا فرمایا۔ حضور ﷺ کا علم بھی بے مثال ہے۔ حضور ﷺ کو جو حکمت عطا فرمائی وہ حکمت بھی بے مثال ہے یعنی تاجدار کائنات ﷺ کی ہر شان بے مثال ہے۔ شفاعت بھی حوض کوثر بھی مقام محمود بھی کثرت امت بھی اعدائے دین پر غلبہ بھی کثرت فتوح بھی اور بے شمار نعمتیں اور فضیلتیں جن کی انتہا نہیں۔ آپ ﷺ کا سلسلہ قیامت تک جاری رہے گا آپ ﷺ کی اولاد میں بھی کثرت ہوگی اور آپ ﷺ کے متبعین سے دنیا بھر جائے گی۔ آپ ﷺ کا ذکر منبروں پر بلند ہوگا۔ مشرق سے لے کر مغرب تک اور شمال سے لے کر جنوب تک آپ ﷺ کا ذکر بلند ہوگا۔ نبی پاک ﷺ کا ذکر پاک فرش پر بھی اور عرش پر بھی ہوتا رہے گا۔ قیامت تک پیدا ہونے والے عالم اور واعظ اللہ تعالیٰ کے ذکر کے ساتھ آپ ﷺ کا ذکر کرتے رہیں گے۔ نبی پاک ﷺ کو طعنہ دینے والے کفار جو ہیں وہ بے نام و نشان ہیں اور ہر بھلائی سے محروم ہیں۔ آقا تاجدار کائنات ﷺ کا ذکر نہ مٹا ہے اور ان شاء اللہ نہ قیامت تک مٹے گا اور نہ اس کے بعد آقا ﷺ کا ذکر ختم ہوگا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو ایسی شفاعت عطا فرمائی جو اس سے پہلے کسی نبی کو عطا نہ فرمائی گئی۔ میدان محشر میں اللہ تعالیٰ اور ساری مخلوق حضور ﷺ کا ذکر کرے گی۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے پناہ بے کس میں حضور ﷺ ہی کی شفاعت قابل قبول ہوگی۔ جب ہر نبی ہر انسان نفسی نفسی کے عالم میں شکار ہوگا تو حضور ﷺ ہی اس وقت سجدے میں گر کر خدا سے بخشش مانگیں گے۔ سبحان اللہ، کیسی بخشش عطا فرمائی۔ حضور تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ سے فرمایا: اے میرے محبوب اگر تو چاہے تو تیری آدھی امت کو بغیر حساب و کتاب کے بخش دوں اور جنت میں داخل کر دوں اور اگر چاہے تو تجھے شفاعت کثیرہ عطا کر دی جائے۔ ان دونوں میں سے جو تجھے پسند ہو۔ میرے محبوب وہ لے لو۔ آقا ﷺ نے فرمایا کہ میں نے شفاعت کو پسند کیا اور شفاعت کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ سے قبول فرمایا۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نے شفاعت کو اس لئے پسند کیا کہ اگر میں اس بات پر راضی ہو جاتا کہ میری آدھی امت بغیر حساب کے بخشی جائے تو باقی میری گنہگار امت کا کیا بنتا۔ آقا ﷺ فرماتے ہیں کہ میں نہیں چاہتا کہ میرا ایک بھی امتی دوزخ میں جائے۔ اس

Marfat.com

لئے میں نے شفاعت کو پسند کیا۔

سبحان اللہ کیا قسمت ہے ہماری کہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں ایک بے نظیر آقا ﷺ عطا فرمایا جس میں وفا ہی وفا ہے۔ جو آقا ﷺ امت کا والی، بے سہاروں کا سہارا، آنکھوں کی ٹھنڈک، دلوں کا سکون، دونوں جہاں کا تارا ہمارے پیارے آقا ﷺ کو یہ گوارا نہیں کہ ان کا ایک بھی امتی دوزخ میں جائے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ جب میں میدان محشر میں سجدہ ریز ہوں گا، گڑگڑا کر بارگاہ خدا میں بخشش کے لئے دعا کروں گا تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے محبوب ذرا اپنا سر تو اٹھا۔ یہاں عاشقوں کے لئے ایک بات عرض کرنا چاہتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ یہ فرماتا ہے کہ اے میرے محبوب ذرا اپنا سر تو اٹھا۔ پیارے ذرا اپنا مکھڑا تو دکھا۔ لوگ اعتراض کرتے ہیں کہ خدا حضور ﷺ کا مکھڑا دیکھتا ہے۔ خدا کی قسم وہ اپنے محبوب کا مکھڑا دیکھتا ہے۔ یاد کرو اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتا ہے کہ جب یہودیوں نے حضور ﷺ کو طعنہ دیا کہ مسلمان ہمارے قبلے کی طرف منہ کر کے نماز پڑھتے ہیں تو حضور ﷺ نے چاہا کہ مسلمانوں کا قبلہ بدل جائے یعنی خانہ کعبہ قبلہ ہو جائے۔ حضور ﷺ نماز پڑھتے وقت بار بار آسمان کی طرف اپنے چہرہ انور کو اٹھاتے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے میرے محبوب ﷺ ہم دیکھ رہے ہیں کہ تیرا رخ زیبا بار بار آسمان کی طرف اٹھتا ہے۔ تو اے محبوب ﷺ ساری کائنات مجھے دیکھنے کی مشتاق رہتی ہے۔ کلیم بھی میرے دیدار کا مشتاق لیکن میرے محبوب ﷺ ہم تو تمہیں ہی دیکھتے رہتے ہیں تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا۔ اے میرے محبوب ﷺ ذرا مکھڑا تو دکھاؤ اور مانگ آج جو کچھ مانگو گے عطا کیا جائے گا۔ میدان محشر ہے ہی تیری شفاعت کا دن اور میرے قبول کرنے کا دن۔ حضور ﷺ بارگاہ خدا میں عرض کریں گے کہ یا اللہ میری امت کو بخش دے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جا میرے محبوب ﷺ جس کے دل میں دانے برابر یا اس سے بھی کم ایمان ہو دوزخ سے نکال کر جنت میں ڈال دے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں جاؤں گا اور اپنی امت کو نکال نکال کر جنت میں داخل کروں گا اور آکر پھر سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے محبوب ﷺ اب کیا؟ تو میں اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں عرض کروں گا۔ یا اللہ ابھی بھی بہت امت دوزخ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا میرے محبوب ﷺ جس کے سینے میں آدھے دانے یا اس سے بھی کم تر ایمان ہے اسے دوزخ سے نکال کر جنت میں ڈال دے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں جاؤں گا اور اپنی امت کو نکال نکال کر

Marfat.com

جنت میں ڈال دوں گا اور آ کر پھر سجدے میں گر جاؤں گا۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے محبوب ﷺ اب کیا؟ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں عرض کروں گا یا اللہ اب بھی بڑی امت دوزخ میں ہے۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا میرے محبوب ﷺ جا جس کے سینے میں ایک ذرہ برابر یا اس سے بھی کم تر ایمان ہے۔ اسے نکال کر جنت میں ڈال دے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جاؤں گا اور اپنی امت کو دوزخ سے نکال نکال کر جنت میں ڈال دوں گا اور آ کر پھر سجدے میں گر جاؤں گا اور عرض کروں گا۔ یا اللہ ابھی بھی بڑی امت دوزخ میں ہے۔

اللہ تعالیٰ فرمائے گا: میرے محبوب ﷺ جا، جس کے سینے میں ایک رائی برابر یا اس سے بھی کم تر یا اس سے بھی کم تر یا اس سے بھی کم تر ایمان ہے۔ اس کو دوزخ سے نکال کر جنت میں ڈال دے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں میں جاؤں گا اور اپنی امت کو دوزخ سے نکال نکال کر جنت میں ڈال دوں گا اور آ کر پھر سجدے میں گر جاؤں گا۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا میرے محبوب ﷺ اب کیا؟ عرض کروں گا یا اللہ اب بھی بڑی امت دوزخ میں ہے، اللہ تعالیٰ فرمائے گا جا میرے محبوب ﷺ جا جس کو جی چاہے دوزخ سے نکال کر جنت میں ڈال دے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں جاؤں گا اور اپنی امت کو نکال نکال کر دوزخ سے جنت میں داخل کروں گا۔ یہاں تک کہ میرا ایک بھی امتی دوزخ میں نہ رہے گا اور پھر حضور تاجدار کائنات ﷺ کے چہرہ انور پر مسکراہٹ ہوگی۔ اللہ تعالیٰ فرمائے گا اے میرے محبوب ﷺ تو راضی ہو گیا ہے۔ حضور ﷺ فرماتے ہیں کہ میں عرض کروں گا یا اللہ اب میں کثیر شکر گزار ہوں اور خوش ہوں اور راضی ہوں۔

ایسا بے مثال آقا ﷺ اللہ تعالیٰ نے ہمیں عطا فرمایا۔ خدا کی قسم اگر ہمارے سر آقا ﷺ کے قدموں میں گر جائیں۔ ہمیں کہیں ٹھوکریں کھانے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں واشنگٹن جانے کی ضرورت نہیں ہے۔ تمہیں مکہ اور مدینہ میں جانے کی ضرورت ہے۔ یہاں سے ہماری قسمت کا ستارہ چمکے گا۔ جہاں سے ہمیں دنیا میں بھی عزت، قبر میں بھی عزت اور میدان محشر میں عزت اور بخشش عطا ہوگی۔ میں عرض کر رہا تھا کہ حضور نبی پاک ﷺ کا ذکر ہی ہماری نجات ہے۔ یہی ہمارے دلوں کا سکون ہے۔ خدا کی قسم سارا قرآن حضور ﷺ کا ذکر ہے، اسی لئے میاں محمد صاحب عارف کھڑی رحمۃ اللہ علیہ نے اس کا نچوڑ نکال کر بیان کیا:

Marfat.com

زیراں زبراں شداں مداں شان تیری وچ آئیں

عاماں لوکاں خبر نہ کائی خاصاں رمزاں پائیں

سارا قرآن حضور نبی پاک ﷺ کا ذکر ہے سارا قرآن حضور ﷺ کی نعت ہے۔ ان نعتوں میں سے ایک نعت آپ کے لئے بیان کرنے کی تحریر کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں۔

قَدْ جَآءَ كُم مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌo

ترجمہ:۔(بے شک تحقیق اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔)

اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ بے شک تمہارے پاس آیا میرا نور اور ایک روشن کتاب۔ قد کا معنی بے شک تحقیق۔ ایسی بات جس میں شک وشبہ کی گنجائش نہ ہو۔ جس میں کسی قسم کا شک نہ ہو۔ جو تبدیل نہ ہونی والی ہو۔ اللہ تعالیٰ نے نبی پاک ﷺ کے نور ہونے کا اعلان فرمانا تھا۔ اللہ تعالیٰ فرما دیتا کہ آیا تمہارے پاس میری طرف سے نور تو مسئلہ واضح ہو جاتا لیکن اللہ تعالیٰ نے فرمایا: قد بے شک یہ تحقیق شدہ مسئلہ ہے کہ میرا محبوب میرا نور بن کر آیا۔ اب پڑھے لکھے لوگ حضرات یہ سوال کریں گے کہ تحقیق تبدیل ہوتی رہتی ہے۔ جیسا کہ سائنس دانوں نے یہ تحقیق کی کہ ایٹم کو مزید تقسیم نہیں کیا جا سکتا۔ یہ سب سے آخری چیز ہے۔ لیکن کچھ عرصہ گزرنے کے بعد سائنس دانوں نے بولا کہ یہ تحقیق غلط ہے ایٹم بھی تبدیل ہو سکتا ہے۔ یہ (Changeable) ہے اس کو تقسیم کر کے تین حصوں میں اور ایٹم بم بنا کر ثابت کر دیا۔ لہٰذا کہنے کا مقصد یہ ہے کہ تحقیق بدلتی رہتی ہے لیکن تحقیق ہمیشہ نیچے والوں کی تبدیل ہوتی ہے۔ اوپر والے کی تحقیق تبدیل نہیں ہوتی۔ جیسا کہ ایک طالب علم نے کسی چیز پر تحقیق کی۔ وہ تحقیق لے کر اپنے استاد کے پاس گیا۔ استاد نے دیکھا کر اس کو بدل دیا کیونکہ استاد کو اختیار ہے کہ وہ طالب علم کی تحقیق کو بدل سکتا ہے۔ اسی طرح جب ہم قانونی لحاظ سے اپنے ملکی نظام کو دیکھتے ہیں تو یہ قانون ہے کہ اگر کسی شخص پر قتل کا مقدمہ ہے تو پولیس والوں نے پکڑ کر اس کو تھانے حوالات میں بند کر دیا۔ تھانیدار نے اس کو مجرم قرار دے کر اس کو کچہری میں بھیج دیا۔ کچہری میں جج نے تحقیق کی اور اس آدمی کو مجرم سمجھ کر پھانسی دے دی۔ لیکن اس آدمی نے اس کو ہائی کورٹ میں چیلنج کر دیا۔ جب اس کا کیس ہائی کورٹ میں گیا تو ہائی کورٹ نے تحقیق کی کہ اس نے قتل کیوں کیا۔ ہائی کورٹ اس نتیجہ پر پہنچی کہ اس کا ارادۂ قتل نہیں تھا۔ اس نے جذبات میں آ کر قتل کیا ہے۔ لہٰذا اس کو پھانسی کی بجائے عمر قید کی سزا دیجائے۔ ہائی

Marfat.com

کورٹ نے اس آدمی کو عمر قید کی سزا سنا دی اور پھر اس آدمی نے سپریم کورٹ میں اپیل کی۔ جب سپریم کورٹ نے اپیل کی سماعت کی تو سپریم کورٹ نے شک کی بناء پر اس مجرم کو بری کر دیا۔ لہٰذا کچہری کی تحقیق اور تھی۔ ہائی کورٹ کی تحقیق اور تھی اور سپریم کورٹ کی تحقیق اور تھی۔ ایسا تو ممکن ہے کہ کچہری کی تحقیق کو ہائی کورٹ کاٹ دے اور ہائی کورٹ کی تحقیق کو سپریم کورٹ کاٹ دے۔ لیکن یہ نہیں ہو سکتا کہ سپریم کورٹ کی تحقیق ہائی کورٹ کاٹ دے اور ہائی کورٹ کی تحقیق کچہری کاٹ دے یا کچہری کی تحقیق تھانے والے کاٹ دیں۔ تو تحقیق ہمیشہ نیچے والوں کی بدلتی ہے اوپر والوں کی تحقیق نہیں بدلتی۔ ایک مولوی کی تحقیق کو عالم کاٹ سکتا ہے۔ ایک عالم کی تحقیق کو مفتی کاٹ سکتا ہے۔ ہر چھوٹے کی تحقیق کو بڑا کاٹ سکتا ہے۔

لیکن جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب پاک ﷺ کے نور ہونے کا اعلان فرمایا تو اعلان فرماتے ہوئے ساتھ قد لگا کر مہر لگا دی کہ یہ کسی مولوی کی تحقیق نہیں، یہ کسی عالم کی تحقیق نہیں، یہ کسی مفتی کی تحقیق نہیں، یہ کسی محدث کی تحقیق نہیں، یہ کسی ولی کی تحقیق نہیں، یہ کسی غوث کی تحقیق نہیں، یہ کسی صحابی کی تحقیق نہیں، یہ کسی نبی کی تحقیق نہیں یہ اللہ کی تحقیق ہے کہ کملی والا اللہ کا نور ہے۔ اب اللہ تعالیٰ کی تحقیق وہ کاٹے جو اللہ سے بڑے علم والا ہو جو اللہ سے بڑی قوت والا ہو۔ جو اللہ سے بڑھ کر قدرت والا ہو۔ جب اللہ سے بڑھ کر کوئی علم والا نہیں۔ اللہ سے بڑھ کر کوئی قوت والا نہیں۔ اللہ سے بڑھ کر کوئی قدرت والا نہیں تو اللہ تعالیٰ کی تحقیق کو کوئی کاٹنے والا نہیں۔ اللہ رب العزت نے یہ کیوں فرمایا کہ یہ تحقیق شدہ مسئلہ ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ عالم الغیب ہے۔ اس کو ہر دور کی خبر ہے کہ کب کس وقت کیسا آدمی پیدا ہوگا۔ کب کس وقت کسی جماعت بنے گی۔ اسی لئے تو اللہ تعالیٰ نے قد لگا کر یہ واضح کر دیا کہ یہ مسئلہ اللہ تعالیٰ کی تحقیق ہے اور یہ مسئلہ ہر شک وشبہ سے پاک ہے۔

دوسرا مسئلہ بھی یہاں قابل غور ہے کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ جَآءَ کُمْ آیا۔ کہاں سے آیا من اللہ اللہ کی طرف سے یہ نور آیا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا کہ نور بنایا یا نور پیدا کیا۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا کہ نور آیا۔ یہ ماضی کا صیغہ ہے۔ آیا زمانہ ماضی پر دلالت کرتا ہے اور آتا وہ ہے جو پہلے سے موجود ہو۔ دنیا کی ہر زبان میں گرائمر ہے۔ گرائمر میں زمانے پائے جاتے ہیں۔ اردو میں ماضی، حال، مستقبل، انگریزی میں (PRESENT.PAST.FUTURE) اور ان کے

Marfat.com

آ گے قسمیں ہیں۔ لہٰذا عربی زبان میں بھی گرائمر ہے تو (جآء کم) کا معنی کہ آیا۔ آتا وہ ہے جو پہلے سے موجود ہو۔ یا اللہ یہ نور آیا۔ یا اللہ یہ نور تو نے کب بنایا۔ تو یہ کوئی نہیں بتا سکتا۔ کہ کب بنایا۔ بس یہ سمجھو کہ نور آیا۔

لیکن اگر یہ کوئی کہے کہ کب بنایا۔ تو جب کب نہ تھا اس وقت بنایا۔ وقت سے پہلے، سماع سے پہلے، عرش سے پہلے لوح قلم سے پہلے، جنت سے پہلے، فرشتوں سے پہلے حضرت آدم علیہ السلام سے پہلے، تمام نبیوں سے پہلے تمام رسولوں سے پہلے آسمانوں سے پہلے، زمینوں سے پہلے، انسانوں سے پہلے، جنوں سے پہلے، کائنات کی ہر شے سے پہلے، کچھ نہ تھا۔ خدا تھا یا مصطفیٰ ﷺ تھا۔ حضور تاجدارِ کائنات ﷺ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے سب سے پہلے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ عرش سے پہلے، لوح و قلم سے پہلے، ہر شے سے پہلے، اللہ تعالیٰ نے میرے نور کو پیدا فرمایا۔ یہ ایک قاعدہ ہے کہ جب بھی کوئی چیز کوئی شے بنائی جاتی ہے اس کے رکھنے کی جگہ ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ ﷺ کو ہر شے سے پہلے پیدا فرمایا تو رکھا کہاں۔ یہ نور عرش سے پہلے ہے، لوح و قلم سے پہلے، فرشتوں سے پہلے، جنت سے پہلے، آسمانوں سے پہلے، زمینوں سے پہلے، ذرہ ذرہ سے پہلے، قطرہ قطرہ سے پہلے، نبیوں سے پہلے، رسولوں سے پہلے، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے پہلے، علمائے دین سے پہلے، وفادار سے پہلے اور غدار سے بھی پہلے، کائنات کی ہر شے سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے رکھا کہاں۔ جب کوئی جگہ نہیں۔ جگہ سے پہلے تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میرے نبی کا نور ہے۔ اس کو جگہ نہیں چاہئے بلکہ جگہ کو نبی چاہئے جگہ کو نور چاہئے۔ یہ نور مصطفیٰ ﷺ ہے۔ یہ کسی جگہ کا محتاج نہیں ہے۔ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ میں نے کسی کے لئے نہیں بنایا۔ اپنے لئے بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کے نور کو بنا کر اپنے قرب خاص میں رکھا۔ اپنے پاس رکھا۔ دیکھو اللہ تعالیٰ اپنے محبوب سے کتنی محبت کرتا ہے۔

ایک ہماری محبت ہے۔ انسانوں کی آپس میں محبت، جب ہمارا ذہن بدل گیا دل بدل گیا اور ہماری محبت بھی بدل جاتی ہے۔ ہم سب اللہ تعالیٰ سے محبت کرتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے اللہ تعالیٰ کی پاکی بیان کرتی ہے اور اللہ تعالیٰ سے محبت کرتی ہے لیکن اللہ تعالیٰ اعلان فرماتا ہے کہ میں جس سے محبت کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ کی محبت دیکھو۔ اللہ تعالیٰ جس سے محبت کرتا ہے۔ وہ مقدر کا سکندر ہے۔ وہ قسمت کا عروج ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نور کو پیدا کر کے اپنے قرب

Marfat.com

خاص میں رکھا۔ فرمایا: اے میرے محبوب اے نور محمدی ﷺ تو مجھے دیکھ میں تجھے دیکھوں۔ تو مجھے اپنی طبیعت سے دیکھ میں تمہیں اپنی حیثیت سے دیکھوں۔ اے میرے محبوب تو میری صفات بھی دیکھ اور ذاتی تجلیات بھی دیکھ۔ بنانے والا اللہ، بننے والا نوری محمدی ﷺ کوئی دوسرا درمیان میں نہیں ہے۔ اے محبوب اے میرے نور۔ تو مجھے دیکھ میں تمہیں دیکھوں۔ تو مجھے جی بھر کر دیکھ اور میں تمہیں جی بھر کر دیکھو۔ اے میرے محبوب جیسے تو مجھے دیکھے کوئی دوسرا دیکھنے نہ پائے اور جیسا میں تجھے دیکھوں کوئی دوسرا ایسے تجھے دیکھنے نہ پائے۔ یہ حضرت موسیٰ علیہ السلام ہیں جو طور سے دیکھتے ہیں اور میرے مصطفیٰ ﷺ ہیں جو نور سے دیکھتے ہیں۔ یہ نور جب حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں رکھا گیا تو فرشتوں نے سجدہ کیا۔ حضرت آدم علیہ السلام چمکے تو نور مصطفیٰ ﷺ سے چمکے یہ نور جہاں جاتا ہے اس کا جواب نہیں۔ یہ نور جہاں جاتا ہے یہ مرنے نہیں دیتا۔ جب حضرت ابراہیم علیہ السلام کو آگ میں پھینکا گیا تو سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام میں آقا تاجدار کائنات ﷺ کا نور تھا۔ تو آگ کو یہ جرأت نہ ہوئی کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا سکتی۔ یہ نور حضرت اسماعیل علیہ السلام میں تھا تو چھری آپ کا گلہ نہ کاٹ سکی۔ یہ نور جہاں جاتا ہے مرنے نہیں دیتا۔ یہ جہاں جاتا ہے گرنے نہیں دیتا۔ اے پیارے مصطفیٰ ﷺ کے غلامو یہ نور تمہارے سینوں میں ہے۔ تمہیں دنیا کی کوئی طاقت نہیں مٹا سکتی۔ یہ نور حضرت آدم علیہا السلام سے چلتا ہوا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام میں پہنچا۔ حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام سے چلتا ہوا پاک پشتوں سے پاک ماؤں کے پیٹوں سے ہوتا ہوا حضرت عبدالمطلب میں چمکا اور حضرت عبدالمطلب رضی اللہ عنہ سے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ میں چمکا اور پھر حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے دامن میں چمکا۔

سبحان اللہ، جب یہ نور 12 ربیع الاول کو ہمارے اندر چمکنے کے لئے آیا تو وقت کیا چنا گیا کہ لوگ اس کو اندھیرا بھی نہ کہیں اور لوگ اس کو سویرا بھی نہ کہیں۔ وقت چنا گیا صبح صادق کا۔ نور صادق ہے نبی صادق ہے اور وقت بھی صبح صادق ہے پھر یہ نور حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے دامن سے اس کائنات میں چمکا۔ اے میرے محبوب تجھے حضرت آمنہ رضی اللہ عنہا کے گھر پیدا کیا تا کہ تجھے لوگ خدا نہ سمجھیں۔ تجھے حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ کا بیٹا بنایا تا کہ لوگ تجھے خدا نہ سمجھیں۔ تجھے حضرت عبدالمطلب کا پوتا بنایا تا کہ لوگ تجھے خدا نہ سمجھیں۔ اے میرے محبوب تجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کا باپ بنایا تا کہ لوگ تجھے خدا نہ سمجھیں۔ اے میرے محبوب تھوڑا زمین پر چلو

Marfat.com

تاکہ میرے بندوں کو زمین پر چلنا آجائے۔ اے میرے محبوب تم گفتگو کروتا کہ میرے بندوں کو بولنا آجائے۔ اے میرے محبوب تم ذرا بکریاں چرانے جایا کروتا کہ میرے بندوں کو مزدوری کرنا آجائے۔ اے میرے محبوب تم تجارت کے لئے شام جایا کروتا کہ میرے بندوں کو تجارت کرنا آجائے۔ اے میرے محبوب تم کھانا تناول فرمایا کروتا کہ میرے بندوں کو کھانے کا طریقہ آجائے۔ اے میرے محبوب تم تھوڑا بستر پر آرام کیا کروتا کہ میرے بندوں کو آرام کرنے کا طریقہ آجائے۔ اے میرے محبوب تم حضرت خدیجہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ عنہن کے ساتھ زندگی گزاروتا کہ میرے بندوں کو اپنی ازدواجی زندگی گزارنا آجائے۔ اے میرے محبوب تم فاطمہ رضی اللہ عنہا کی پروش کروتا کہ میرے بندوں کو اولاد پالنا آجائے۔ اے میرے محبوب تم حسن وحسین رضی اللہ عنہم کو پالوتا کہ میرے بندوں کو اولاد پالنا آجائے۔ اے میرے محبوب جب کوئی کلمہ گو غلط غازی دیں پر حملہ کرے تو اپنی اولاد کو میدان کربلا میں کٹوادوتا کہ میرے بندوں کو میری راہ میں اپنی اولاد کٹوانا آجائے کیونکہ جو خدا کے لئے کٹ جاتا ہے جو خدا کے لئے اجڑ جاتا ہے وہ کائنات میں چھا جاتا ہے۔

اے میرے محبوب تجھے میں نے حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کا داماد بنایا تاکہ لوگ تجھے خدا نہ سمجھیں، تجھے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ کا سسر بنایا تاکہ تجھے لوگ خدا نہ سمجھیں، تجھے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ کا سسر بنایا تاکہ لوگ تجھے خدا نہ سمجھیں، تجھے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہ کا باپ بنایا تاکہ لوگ تجھے خدا نہ سمجھیں۔ اے میرے محبوب تجھے معراج کی رات اپنے پاس بلایا تاکہ لوگ تجھے مجھ سے جدا نہ سمجھیں۔ پہلے جب اللہ تعالیٰ نے نور مصطفیٰ ﷺ کو بنایا تو کوئی دوسرا نہ تھا۔ اب معراج کی رات کو جب پیارے محبوب ﷺ کو بلایا تو کوئی دوسرا نہ تھا۔ سب راستے میں رک گئے۔ افضل ترین فرشتے حضرت جبرائیل امین بھی سدرہ پر رک گئے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ جائیں میں تو آگے نہیں جا سکتا کیونکہ میں آپ ﷺ جیسا نہیں ہوں اور آپ کو روکوں گا نہیں کہ آپ ﷺ مجھ جیسے نہیں ہیں۔ حضرت جبرائیل امین کا یہ عقیدہ ہے کہ حضور تاجدار کائنات ﷺ میرے جیسے نہیں ہیں اور میں ان جیسا نہیں ہوں اور ہم پر الزام لگایا جاتا ہے کہ جو حضور ﷺ کو اپنے جیسا نہ سمجھے وہ بریلوی ہے تو میں پوچھتا ہوں کہ جبرائیل بھی حضور ﷺ کا اپنے جیسا نہیں سمجھتے تھے۔

جب سارے فرشتوں کے سردار کا عقیدہ یہ ہے کہ حضور سرور کائنات ﷺ میرے جیسے نہیں

Marfat.com

ہیں تو جبرائیل امین سارے فرشتوں کا سردار ہے تو جو عقیدہ سردار کا ہوگا وہی سارے فرشتوں کا ہو گا۔ حضور نبی پاک ﷺ کو اپنے جیسا نہ کہنا یہ عقیدہ ہے نوری کا یہ عقیدہ ہے جنتی کا اور جو حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہے تو سمجھو کہ جبرائیل سے کٹا ہوا ہے تو حضور ﷺ کو اپنے جیسا سمجھنا عقیدہ ہے ناری کا جہنمی کا۔ جہنم کی آگ سے بچو اور ایسی جماعت کو چھوڑ کر فوراً نکل جاؤ جو جماعت حضور ﷺ کو اپنے جیسا کہتی اور سمجھتی ہے۔ آؤ ایسی جماعت میں شامل ہو جاؤ جو جماعت حضور ﷺ کے غلاموں کی جماعت ہو جو حضور ﷺ کے عاشقوں کی جماعت ہو۔ جو حضور ﷺ کے نام پر سر کٹوا دینے والی جماعت ہو۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کو معراج کی رات جب لامکاں پر بلایا۔ اس کے بارے میں پہلے روشنی ڈال چکا ہوں لیکن ایک نقطہ اور یہاں بیان کرنا چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ معراج کی رات جہاں جہاں سے گزرے جگہ کا نام بتایا۔ مسجد حرام سے لے کر سدرہ تک جس آسمان سے گزرے جگہ کا نام بتایا لیکن جب سدرہ سے حضور ﷺ آگے گئے تو لامکان بیان کیا۔ لامکان کیوں بیان کیا گیا کہ حضور ﷺ لامکاں پر تشریف لے گئے۔ لامکاں اس لئے ہے کہ زمان و مکاں محدود ہیں اور خدا کی ذات لامحدود ہے۔ لامکاں اس لئے کہا کہ خدا کی شان کم نہ ہونے پائے خدا کیونکہ جسم سے پاک ہے زماں اور مکاں سے پاک ہے۔ اس لئے لامکاں کہا کیونکہ خدا لامحدود ہے۔ اس لئے ملاقات لامکاں میں ہو رہی ہے لیکن اسی لامکاں میں پیارے مصطفیٰ ﷺ بھی تو ہیں۔ تو اس وقت پیارے آقا ﷺ کیا تھے۔ مکہ میں کیا تھے مدینہ میں کیا تھے۔ یہ سوال نہیں۔ جب تک مکہ میں تھے ہمیں پتہ ہے یہ رسول ہیں، یہ نبی ہیں۔ لیکن جب لامکاں میں تھے تو پھر کیا ہیں۔ اس وقت کیا تھے۔ یہ عشق کی ایسی رمز ہے کہ جو یہ نقطہ سمجھ گیا۔ وہ زندگی کے راز کو پا گیا۔ پیارے مصطفیٰ ﷺ نہ خدا ہیں اور نہ خدا سے جدا ہیں۔

حضرت آدم علیہ السلام کی شریعت میں سب سے بڑی تعظیم سجدہ تھی تو سارے فرشتوں نے سجدہ کیا اور جس نے انکار کیا وہ شیطان مردود ہو گیا۔ جب ہمارے پیارے آقا تاجدار کائنات ﷺ کی شریعت نافذ ہوئی تو سجدہ منع کر دیا گیا۔ تو سب سے اونچی اور بڑی تعظیم کھڑا ہونا۔ جو آقا ﷺ کے ادب میں کھڑا ہونے سے انکار کرے تو سمجھو کہ وہ پرانا ہے۔ جب ہم آب زمزم پیتے ہیں تو ادب کے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ آب زمزم کیا ہے۔ یہ حضرت اسماعیل علیہ

Marfat.com

السلام کے پاؤں کی رگڑ سے پیدا ہونے والے چشمے کا پانی ہے۔ پاؤں کی رگڑ سے پیدا ہونے والے پانی کے لئے کھڑے ہو جانے والو۔ اس پاؤں والے کے لئے کیوں کھڑے نہیں ہوتے ہو۔ اے آب زمزم کے لئے کھڑے ہونے والوتم ساقی آبِ کوثر کے لئے کیوں کھڑے نہیں ہوتے ہو۔

جب حضرت آدم علیہ السلام کی روح پھونکی گئی تو نور محمدی ﷺ کے بغیر روح باہر آ گئی۔ جب نور مصطفیٰ ﷺ کو حضرت آدم علیہ السلام کی پیشانی میں چمکایا گیا تو حضرت آدم علیہ السلام کا جواب نہ رہا۔ فرشتے جھک گئے۔ جب یہ نور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام میں چمکا تو نارِ نمرود حضرت ابراہیم علیہ السلام کو جلا نہ سکی۔ یہ نور جب حضرت اسماعیل علیہ السلام میں چمکا تو چھری آپ کو کاٹ نہ سکی۔ یہ نور جہاں جاتا ہے یہ مرنے نہیں دیتا۔ یہ کٹنے نہیں دیتا۔ جب یہ نور بارہ ربیع الاول کو ہمارے پاس چمکا۔ ایسا چمکا کہ بھٹکی ہوئی انسانیت کو راہ ہدایت مل گئی۔ بے سہاروں کو سہارا مل گیا۔ کفر کے اندھیروں میں اجالا آ گیا۔ مصطفیٰ ﷺ ایسے نور بن کر چمکے کہ دنیا کو چمکا دیا پھر اس نور سے حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے حضرت حسن رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے حضرت حسین رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے حضرت بلال رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے حضرت سلیمان فارسی رضی اللہ عنہ چمکے، اس نور سے بغداد چمکا، اس نور سے لاہور میں داتا دربار چمکا، اس نور سے اجمیر شریف چمکا، اس نور سے تونسہ شریف چمکا، اس نور سے گولڑہ شریف چمکا، اس نور سے موہڑہ شریف چمکا، اس نور سے چورہ شریف چمکا، اس نور سے سیال شریف چمکا، اس نور سے پاک پتن شریف چمکا، اس نور سے بھیرہ شریف چمکا، اس نور سے بریلوی شریف چمکا اس لئے اعلیٰ حضرت امام اہل سنت فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بریلی کی چٹائی پر بیٹھ کر یہ اعلان کر دیا کہ:

چمک تجھ سے ہی پاتے ہیں سب پانے والے
میرا دل بھی چمکا دے چمکانے والے

اللہ تعالیٰ اسی نور کے صدقے ہم سب کے دلوں کو چمکا دے تاکہ مسلمان ایک بار پھر عالمی قوت بن کر اس کائنات پر چھا جائیں۔ یہ تب ہو سکتا ہے جب ہم حضور ﷺ کے سچے غلام سچے عاشق بن جائیں۔

Marfat.com

حُبِ مصطفیٰ ﷺ

(فضائل وبرکات درود شریف)

ہر طرح کی حمد وثناء ذات باری کے لئے ہے اور ہر طرح کا درود حضور ﷺ کی ذات گرامی کے لئے ہے کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے سب سے برگزیدہ ہستی اور محبوب قرار دیا ہے۔ حضور نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنا یہ اللہ تعالیٰ کا وظیفہ ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ وظیفہ ہے۔ اس لئے نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھنا سب سے افضل وظیفہ ہے لیکن ہمارا درود پڑھنا اور اللہ تعالیٰ کا اپنے محبوب پر درود بھیجنے میں فرق ہے۔ جب اللہ تعالیٰ اپنے محبوب ﷺ پر درود بھیجتا ہے تو اس سے نبی پاک ﷺ کے درجات بلند ہوتے ہیں اور جب ہم درود پڑھتے ہیں تو ہم درود پاک کے صدقے رحمتیں حاصل کرتے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ دس بار اس پر اپنی رحمتیں نازل فرماتا ہے۔

جب ہم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتے ہیں تو پتہ نہیں یہ عبادت قبول ہوگی کہ نہیں ہم نے نماز پڑھی پتہ نہیں قبول ہوئی ہے کہ نہیں، ہم نے روزہ رکھا پتہ نہیں قبول ہوا ہے کہ نہیں، ہم نے حج کیا پتہ نہیں قبول ہوا ہے کہ نہیں، ہم نے زکوٰۃ دی پتہ نہیں قبول ہوئی ہے کہ نہیں، صدقہ وخیرات کی پتہ نہیں قبول ہوئی ہے کہ نہیں لیکن درود پاک ایک ایسا وظیفہ ہے جو بارگاہِ رب العزت میں قبول ہی قبول ہے۔ جو وظیفہ اللہ رب العزت کی بارگاہ میں فوراً قبول ہو جائے اس کا اجر بھی بہت جلد ملتا ہے۔ اس لئے کثرت سے درود پاک کا وظیفہ کرنے والے بہت جلدی اللہ تعالیٰ کے خاص بندے بن جاتے ہیں۔ درود پاک نبی پاک ﷺ کے عشق ومحبت میں ڈوب کر پڑھا جاتا ہے۔ نبی پاک ﷺ کا ارشاد گرامی ہے کہ جو میرا امتی محبت سے میرے اوپر پڑھتا ہے۔ میں اس کا درود خود سنتا ہوں۔ لہٰذا یہ ایک ایسا عمل ہے جس سے اللہ ہر لحاظ سے درود پاک پڑھنے والے سے راضی ہو جاتا ہے۔ جس سے اللہ راضی ہو جاتا ہے تو اسے دین ودنیا میں اپنی نعمتوں سے نواز دیتا ہے۔ درود

Marfat.com

شریف خواہ اس کے الفاظ کچھ بھی ہوں۔ درحقیقت حضور ﷺ کی تعریف اور توصیف پر مبنی ہے۔ درود پاک کا وظیفہ کرنے والے کے لئے حضور ﷺ کی شفاعت لازم ہو جاتی ہے اور دوسرا اسے حضور ﷺ کی قربت اور شفقت حاصل ہوتی ہے۔ اس طرح ہر درود شریف کا ورد باعث نجات ہے۔ درود ابراہیمی کے علاوہ دیگر تمام درود مختلف کامل ہستیوں کے ترتیب شدہ ہیں۔ جن میں نبی پاک ﷺ کی مدح و توصیف ہے۔ جو لکھنے والے کی محبت اور عشق کی دلیل ہے۔ جن کا پڑھنا ہر لحاظ سے درست اور جائز ہے کیونکہ عشق اور محبت ہر اعتراض سے بے نیاز ہوتی ہے۔

تقاضائے محبت یہی ہے کہ محبوب کی ہر دم تعریف کی جائے۔ حضور نبی پاک ﷺ اللہ تعالیٰ کے محبوب ہیں۔ سید الانبیاء ہیں، حبیب کبریاء ہیں، تاجدار عرب و عجم ہیں، شفیع المذنبین ہیں، رحمۃ العالمین ہیں، سراج منیر ہیں، ساقی آبِ کوثر ہیں۔ اللہ تعالیٰ محبّ ہے یعنی حضور ﷺ سے محبت رکھنے والا ہے۔ اس لئے جب اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب کے نور کی تخلیق کی جب تخلیق کر لی تو پھر اللہ تعالیٰ اپنے محبوب کی تعریف میں مصروف ہو گیا یعنی اللہ تعالیٰ اپنے محبوب پر درود بھیجنے لگا۔ پھر اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق یعنی فرشتوں اور انسانوں کو بھی حکم دیا کہ تم بھی میرے محبوب کی تعریف کرو۔ جس طرح میں اپنے محبوب کی تعریف کرتا ہوں۔ اس طرح تم بھی میرے محبوب کی تعریف کرو۔ اس حکم کے تحت تمام انسانوں کے لئے حضور ﷺ پر درود پاک پڑھنا ضروری ٹھہرا۔ حضور نبی پاک ﷺ کی ذات اقدس تمام بنی نوع انسان اور مخلوق کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے سب سے بڑا انعام ہے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ کی بدولت نسل انسانی کو ہدایت کا راستہ دیا۔

انسان کو جو عزت و عظمت ملی ہے۔ وہ حضور نبی پاک ﷺ کی وساطت ہی سی ملی ہے۔ اسی لئے نسل انسانی کی عظمت کا اس سے بڑا ثبوت اور کیا ہو سکتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ان کے درمیان ایک ایسی عظیم ہستی کو ظاہر کیا جو اپنی ذات اور صفات کے اعتبار سے اللہ رب العزت کی بہترین تخلیق اور اشرف الانبیاء و سید المرسلین ہیں۔ بے کسوں کا سہارا ہیں۔ اس لئے ہر سچے مومن اور مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ وہ حضور ﷺ کے اس احسان کا زیادہ سے زیادہ شکریہ ادا کرے۔ ایسے شکریہ ادا کرے جو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ بے پناہ بے کس میں قبول بھی ہو اور سب سے زیادہ پسندیدہ بھی ہو۔ اس لئے شکریہ ادا کرنے اور اللہ تعالیٰ کو راضی کرنے کا بہترین طریقہ حضور نبی پاک ﷺ پر درود پاک کا تحفہ بھیجنا ہے۔ درود پاک ایک ایسا پاکیزہ اور نیک عمل ہے۔ جو

Marfat.com

بندے کو آسانی سے عظمت اور رفعت عطا کرتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہر نبی اور رسول کو اپنی کسی نہ کسی خصوصی شان اور عظمت سے نوازا ہے۔ سب سے پہلے اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو یہ عظمت اور عزت عطا فرمائی کہ فرشتوں کو ان کے آگے جھکا دیا۔

اور پھر حضرت سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اپنی دوستی سے نوازا یعنی اپنا خلیل بنایا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبیح اللہ کے خطاب سے نوازا حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام کی جائے سکونت کو حج کا مرکز بنا دیا اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی ایڑی سے نکلنے والا پانی آبِ زمزم بن گیا۔ حضرت اوریس علیہ السلام کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ وہ میرا سچا نبی تھا۔ جن کا میں نے درجہ بلند کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام کو بے مثل حسن سے نوازا۔

حضرت موسیٰ علیہ السلام کو ہم کلامی کا شرف بخشا۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کو باکمال معجزات سے تائید کی گویا ہر نبی کو اللہ تعالیٰ نے ایک خاص نعمت سے سرفراز کیا مگر حضور نبی پاک ﷺ کو سب سے اعلیٰ یہ اعزاز عطا فرمایا کہ حضور ﷺ کے ذکر کو اپنا ذکر قرار دیا اور ان کے نام کو اپنے نام کے ساتھ شامل کیا۔ حضور نبی پاک ﷺ پر خود درود پاک پڑھنا اپنا شعار بنالیا۔ جیسا میں پہلے بیان کر چکا ہوں اور اب بھی دوبارہ بیان کر دوں تاکہ آپ کا ایمان تازہ ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں فرمایا:

"بے شک اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے نبی پاک ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی میرے محبوب پر درود بھیجا کرو اور اچھی طرح سلام بھیجو۔"

اس آیات کریمہ میں اللہ تعالیٰ نے اہل ایمان کو حکم دیا کہ تم حضور ﷺ پر درود و سلام بھیجو جس طرح کہ میں اور میرے فرشتے ان پر درود و سلام بھیجتے ہیں یعنی حضور ﷺ پر درود بھیجنے والے تین: اللہ تعالیٰ، فرشتے اور اہل ایمان ہیں۔

حضور نبی پاک ﷺ پر جب اللہ تعالیٰ درود بھیجتا ہے تو اس کا مطلب یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ ﷺ کی تعریف کرتا ہے۔ آپ ﷺ کا نام بلند کرتا ہے۔ آپ ﷺ پر اپنی رحمتوں کی بارش فرماتا ہے اور آپ ﷺ کے درجات بلند فرماتا ہے۔ فرشتے جب آپ ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ فرشتے آپ ﷺ کے حق میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتے ہیں کہ وہ

Marfat.com

آپ ﷺ کو اعلیٰ سے اعلیٰ مراتب عطا فرمائے۔آپ ﷺ کے دین کو دنیا میں غلبہ نصیب فرمائے۔آپ ﷺ کی شریعت مطہرہ کو فروغ بخشے یعنی فرشتے ہر لحاظ سے آپ ﷺ کی تعریف و توصیف بیان کرتے رہتے ہیں۔اہل ایمان جب حضور ﷺ پر درود بھیجتے ہیں۔اس کا مطلب بھی اللہ کی بارگاہ میں حضور کی شان بلند و بالا کرنے کی التجا ہے۔اہل ایمان پر یہ واضح کیا گیا ہے کہ جب میں اپنے محبوب پر برکات کا نزول کرتا ہوں اور میرے فرشتے ان کی شان میں تعریف کرتے ہیں اور ان کی بلندی درجات کی دعا کرتے ہیں تو اے ایمان والو تم بھی میرے محبوب کی تعریف رو۔

لفظ صلوٰۃ کے تین معنی ہیں: پہلا یہ کہ محبت کی بناء پر رحمت کرنا یا مہربان رہنا، دوسرا تعریف و توصیف کرنا، تیسرا دعا کرنا۔لہٰذا جب یہ لفظ صلوٰۃ اللہ تعالیٰ کی طرف منسوب ہو تو اس سے پہلا اور دوسرا مطلب مراد لئے جائیں گے لیکن جب صلوٰۃ کا لفظ فرشتوں اور انسانوں کی طرف سے منسوب کیا جائے گا تو اس میں معنی اللہ تعالیٰ کے حضور دعا کرنا لیا جائے گا۔

سَلِّمُوْا تَسْلِيْماً کا مطلب حضور نبی پاک ﷺ کی خدمت اقدس میں سلام پیش کرنا ہے۔اگرچہ مندرجہ بالا آیت میں صلوٰۃ و سلام کا حکم دیا گیا ہے لیکن ہم اعتراف عجز کرتے ہوئے عرض کرتے ہیں۔اَللّٰھُمَّ صَلِّ یعنی اے اللہ تو ہی اپنے محبوب کی شان اور قدر و منزلت کو صحیح طرح جانتا ہے۔اس لئے اے رب تو ہی ہماری طرف سے اپنے محبوب پر صلوٰۃ بھیج جو ان کی شایان شان ہو۔اس آیت کریمہ سے یہ حکم اخذ ہوا کہ حضور ﷺ کا نام سن کر درود پاک پڑھنا واجب ہے۔اس لئے نماز کی آخری قعدہ میں درود شریف پڑھنا واجب ہے۔اس کے ترک کرنے سے نماز نہ ہو گی اگر کسی مجلس میں حضور ﷺ کا اسم گرامی بار بار آئے تو ایک بار درود شریف پڑھنے سے فریضہ ادا ہو جائے گا لیکن ہر بار نام لینے یا سننے پر درود پاک پڑھنا مستحب ہے۔جس طرح زبان سے ذکر مبارک وقت صلوٰۃ و سلام واجب ہے ایسے ہی قلم سے لکھنے کے وقت بھی صلوٰۃ و سلام کا قلم سے لکھنا ضروری ہے۔

درود پاک ایک انمول نعمت ہے۔جس کی فضیلت بے پناہ ہے۔حضور نبی پاک ﷺ کے ارشادات عالیہ حسب ذیل ہیں۔جن میں درود پاک کے ان گنت فضائل بیان کئے گئے ہیں:

حدیث نمبر 1

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا ہے کہ جس

Marfat.com

نے مجھ پر ایک بار درود شریف پڑھا۔اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔اس کے دس گناہ معاف فرمادیتا ہےاوراس کے دس درجات بلند فرمادیتا ہے۔ (نسائی شریف)

حدیث نمبر 2

حضرت ابن منصور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ قیامت کے روز وہ شخص میرے سب سے قریب ہوگا۔جس نے مجھ پر اکثر درود پاک پڑھا ہوگا۔

(ترمذی شریف)

حدیث نمبر 3

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر ایک مرتبہ درود بھیجے گا اللہ اس پر دس مرتبہ رحمت نازل فرمائے گا۔ (مسلم شریف)

حدیث نمبر 4

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے ایک مرتبہ نماز پڑھی حالانکہ حضور نبی پاک ﷺ بھی موجود تھے۔حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ بھی تشریف فرما تھے۔جب نماز پڑھنے کے بعد بیٹھا تو اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی پھر حضور ﷺ پر درود بھیجا پھر اپنے لئے دعا کی نبی پاک ﷺ نے دیکھ کر فرمایا جو مانگو گے دیا جائے گا۔

حدیث نمبر 5

حضرت فضالہ بن عبیدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن جب کہ نبی پاک ﷺ تشریف فرما تھے تو ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی پھر اس نے دعا مانگنا شروع کی یا اللہ مجھے بخش دے اور مجھ پر رحم فرما۔یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اے نمازی تو نے جلدی کی ہے لہٰذا جب تو نماز پڑھے تو اس کے بعد پہلے اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء بیان کیا کر اور پھر مجھ پر درود پڑھا کر اور پھر دعا مانگا کر پھر ایک اور نمازی آیا اس نے نماز پڑھ کر اللہ تعالیٰ کی حمد وثناء کی اور پھر حضور نبی پاک ﷺ پر درود پاک پڑھا تو اس پر آپ ﷺ نے فرمایا: اے نمازی تو جو دعا مانگو گے وہ قبول ہوگی۔ (مشکوٰۃ شریف)

Marfat.com

حدیث نمبر 6

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص نبی پاک ﷺ پر ایک بار درود پاک پڑھے۔ اس پر اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے ستر رحمتیں نازل فرماتے ہیں۔

حدیث نمبر 7

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ جس نے دن بھر میں مجھ پر ہزار بار درود پاک پڑھا۔ وہ مرے گا نہیں۔ جب تک کہ وہ جنت میں اپنی آرام گاہ نہ دیکھ لے گا۔

حدیث نمبر 8

حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں دربار نبوت میں حاضر تھا اور میں نے حضور نبی پاک ﷺ کی خدمت میں عرض کی یا رسول اللہ! میں آپ ﷺ پر کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہتا ہوں تو میں کتنا درود پڑھوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جتنا چاہے پڑھ لیا کر۔ میں نے عرض کی اپنی فرصت کا چوتھا حصہ پڑھ لیا کروں تو فرمایا کہ جتنا چاہے پڑھ لیا کر اور اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ میں نے عرض کی اگر زیادہ میں بہتری ہے تو میں وظائف کا نصف وقت درود پاک میں لگا دیا کروں۔ آقا ﷺ نے فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ کرے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! وظائف کے وقت میں سے دو تہائی میں درود پاک پڑھ لیا کروں۔ آقا ﷺ نے فرمایا تیری مرضی اور اگر تو اس سے بھی زیادہ پڑھے تو تیرے لئے بہتر ہے۔ عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں سارے وقت میں درود پاک ہی پڑھ لیا کروں گا تو سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے تو تیرے سارے کام سنور جائیں گے اور تمہارے سب گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ترمذی شریف)

حدیث نمبر 9

حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضور نبی پاک ﷺ صحابہ کرام کے پاس اس انداز میں تشریف لائے کہ آپ ﷺ کا چہرہ انور بہت ہشاش بشاش تھا۔ حضرت ابوطلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کہنا ہے کہ میں نے نبی پاک ﷺ سے سبب دریافت کیا تو آپ ﷺ

Marfat.com

نے فرمایا کہ میں کیوں نہ خوش ہوں کہ ابھی میرے پاس جبرائیل علیہ السلام آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ اے محبوب کیا آپ ﷺ اس بات پر راضی ہیں کہ آپ ﷺ کا کوئی امتی آپ ﷺ پر ایک بار درود پاک پڑھے تو میں اور میرے فرشتے اس پر دس رحمتیں بھیجیں اور میں اس کے دس گناہ مٹادوں اور اس کے لئے دس نیکیاں لکھ دوں۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 10

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پاک پڑھو کیوں کہ مجھ پر درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور تمہارے باطن کی پاکیزگی ہے اور جو مجھ پر ایک بار بھی درود پاک پڑھے گا اللہ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 11

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ایک درود پاک پڑھنے والے کو پل صراط پر عظیم نور عطا ہوگا اور جس کو پل صراط پر نور عطا ہوگا وہ اہل دوزخ سے نہ ہوگا۔

حدیث نمبر 12

حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ نے فرمایا ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس کے لئے اس کے بدلے میں دس نیکیاں لکھ دیتا ہے اور اس کے دس گناہ مٹا دیتا ہے اور اس کے دس درجے بلند کرتا ہے اور یہ دس غلام آزاد کرنے کے برابر ہے۔

حدیث نمبر 13

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم صحابہ کرام میں چار پانچ افراد دن رات رسول اکرم ﷺ کے ساتھ رہتے تھے اور حضور نبی پاک ﷺ سے جدا نہیں ہوئے تھے تاکہ آپ ﷺ کی خدمت کی جائے۔ ایک دن حضور ﷺ اپنے گھر سے نکلے تو میں بھی آپ ﷺ کے پیچھے ہولیا۔ حضور نبی پاک ﷺ ایک باغ میں تشریف لے گئے۔ وہاں آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور سر مبارک سجدے میں رکھا اور سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میرے دل میں

Marfat.com

خیال پیدا ہوا کہ کہیں آپ ﷺ کی روح مبارک پرواز کر گئی ہے لیکن نبی پاک ﷺ نے سر مبارک اٹھایا اور مجھے بلا کر فرمایا: تجھے کیا ہوا میں نے عرض کی۔ یارسول اللہ! آپ ﷺ نے سجدہ اتنا لمبا کیا کہ میں نے خیال کیا کہ اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کی روح کو قبض کر لیا ہے۔ اب میں حضور ﷺ کو کبھی نہ دیکھ سکوں گا تو نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر انعام کیا تو میں نے سجدہ شکر ادا کیا۔ انعام یہ ہے کہ میری امت میں سے جو کوئی مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کے لئے دس نیکیاں لکھے گا اور اس کے دس گناہ مٹا دے گا۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 14

حضرت سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا جو بندہ مجھ پر ایک مرتبہ درود پاک پڑھے اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں نازل فرماتا ہے۔ اب بندے کی مرضی ہے کہ وہ درود پاک کم پڑھے یا زیادہ پڑھے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 15

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ باہر کھلی فضا میں تشریف لے گئے اور کوئی پیچھے جانے والا نہیں تھا۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ دیکھ کر گھبرائے اور لوٹا لے کر پیچھے ہو لئے تو دیکھا حضور اکرم ﷺ ایک بالا خانہ میں سربسجود ہیں۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ کر بیٹھ گئے اور جب سرکار دو عالم ﷺ نے سر مبارک سجدے سے اٹھایا تو فرمایا اے عمر تو نے بہت اچھا کیا جب تو مجھے سجدے میں دیکھ کر پیچھے ہٹ کر بیٹھ گیا۔ میرے پاس حضرت جبرائیل امین یہ پیغام لے کر آئے تھے کہ اے اللہ تعالیٰ کے حبیب جو کوئی آپ ﷺ پر ایک بار درود پاک پڑھے گا اللہ تعالیٰ اس پر دس رحمتیں بھیجے گا اور اس کے درجے بلند کرے گا۔ (سعادۃ الدارین)

حدیث نمبر 16

سیدنا ابو کاہل رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابو کاہل جو شخص مجھ پر دن اور ہر رات کو تین تین مرتبہ میری محبت اور میری طرف شوق کی وجہ سے درود پاک پڑھے تو اللہ تعالیٰ پر حق ہے کہ اس کے اس دن اور رات کے گناہ بخش دے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 17

ایک روایت میں ہے کہ کسی نے رسول اکرم ﷺ سے عرض کیا یارسول اللہ! یہ فرمائیں کہ

Marfat.com

اگر آپ ﷺ کی ذات بابرکات پر درود پاک ہی وظیفہ بنالوں تو کیسے رہے گا۔ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ اگر تو ایسا کرے تو اللہ تبارک وتعالیٰ دنیا و آخرت کے تیرے سارے معاملات کے لئے کافی ہے۔
(القول البدیع)

حدیث نمبر 18

ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا میں نے قرآن کریم پڑھا اور اپنے رب کریم کی حمد کی اور مجھ پر درود پاک پڑھا تو اس نے خیر کو اپنی جگہوں سے ڈھونڈ لیا۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 19

حضرت سحرہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: ہم دربار نبوت میں حاضر تھے کہ ایک شخص حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے بہترین اعمال کیا ہیں؟ فرمایا: سچ بولنا اور امانت کا ادا کرنا۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کچھ اور ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: ذکر الٰہی کی کثرت کرنا اور مجھ پر درود پاک پڑھنا فقر کو دور کرتا ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! کچھ اور ارشاد فرمایئے۔ فرمایا: جو کسی قوم کا امام بنے تو ہلکی نماز پڑھائے کیونکہ متقدیوں میں کچھ لوگ بوڑھے بھی ہوتے ہیں، بیمار بھی، بچے بھی اور کام کاج والے بھی ہوتے ہیں۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 20

حضرت عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ دعا آسمان اور زمین کے درمیان معلق رہتی ہے۔ اس میں سے کچھ بھی اوپر نہیں جاتا یہاں تک کہ رسول پاک ﷺ کی بارگاہ میں ہدیہ درود پاک پیش نہ کیا جائے۔
(ترمذی شریف)

حدیث نمبر 21

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا جو مجھ پر ایک بار درود پاک پڑھے اس کے لئے اللہ تعالیٰ ایک قیراط اجر لکھتا ہے اور قیراط احد پہاڑ جتنا ہے۔
(القول البدیع)

حدیث نمبر 22

ایک روایت میں ہے کہ رسول پاک ﷺ نے فرمایا کہ قیامت کے روز تم میں سے وہ شخص

Marfat.com

ہر مقام اور ہر جگہ پر میرے زیادہ قریب ہوگا۔ جس نے تم میں سے مجھ پر درود پاک کی کثرت کی ہوگی اور تم میں سے جو جمعہ کے دن اور جمعہ کی رات مجھ پر درود پاک پڑھے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی سو حاجتیں پوری فرمائیگا۔ ستر حاجتیں آخرت کی اور تیس دنیا کی پھر اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ مقرر کرتا ہے جو کہ اس درود پاک کو لے کر میرے دربار میں حاضر ہوتا ہے۔ جیسے تمہارے پاس ہدیئے آتے ہیں اور وہ فرشتہ عرض کرتا ہے۔ حضور ﷺ یہ درود پاک کا ہدیہ فلاں امتی نے جو فلاں کا بیٹا فلاں قبیلے کا ہے۔ اس نے بھیجا ہے تو میں اس درود پاک کو نور کے سفید صحیفے میں محفوظ کر لیتا ہوں۔ (سعادت دارین)

حدیث نمبر 23

حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ اے میری امت کے لوگو مجھ پر ہر جمعہ کے دن کثرت سے درود پاک پڑھا کرو کیونکہ میری امت کا درود پاک مجھ پر ہر روز پیش ہوتا ہے لہٰذا جس نے مجھ پر درود پاک زیادہ پڑھا ہوگا اس کی منزل مجھ پر زیادہ قریب ہوگی۔ (جامع صغیر جلد 1)

حدیث نمبر 24

حضرت عامر بن ربیعہ صحابی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول پاک ﷺ کو خطبہ دیتے ہوئے دوران خطبہ فرماتے سنا بندہ جب تک مجھ پر درود پاک پڑھتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فرشتے اس پر رحمتیں نازل کرتے رہتے ہیں۔ اب تمہاری مرضی ہے کہ تم مجھ پر درود پاک کم پڑھو یا زیادہ۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 25

حضرت عبد الرحمٰن بن سمرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ سرکارِ دو عالم ﷺ تشریف لائے تو فرمایا میں نے آج رات عجیب منظر دیکھا کہ میرا ایک امتی پل صراط پر سے گزرنے لگا کبھی وہ چلتا ہے، کبھی گرتا ہے، کبھی لٹک جاتا ہے تو اس کا مجھ پر درود پاک پڑھا ہوا آیا اور اس امتی کا ہاتھ پکڑ کر اسے پل صراط پر سیدھا کھڑا کر دیا اور پکڑے پکڑے اس کو پار کر دیا۔ (سعادة الدارین ص 66)

حدیث نمبر 26

حضرت رویفع رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں۔ تحقیق رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جس

Marfat.com

نے مجھ پر یعنی رسول اللہ ﷺ پر درود پڑھ کر یہ کہا خداوندا نہیں قیامت میں اپنا قرب خاص عطا فرما۔اس درود پڑھنے والے کے لئے میری شفاعت واجب ہوگئی۔ (مسند امام احمد)

سبحان اللہ! کیا شان ہے درود پاک کے پڑھنے کی اللہ تعالیٰ ہر مسلمان کو یہ توفیق عطا فرمائے۔

حدیث نمبر 27

حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے سنا ہے جو مجھ پر درود پاک پڑھے میں اس کا قیامت کے دن شفیع بنوں گا۔(القول البدیع)

حدیث نمبر 28

ایک روایت میں ہے کہ حضور نبی پاک ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کیا کرو۔اس لئے کہ تمہارا درود پاک پڑھنا تمہارے گناہوں کا کفارہ ہے اور میرے لئے اللہ تعالیٰ سے درجہ اور وسیلہ کی دعا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ کے دربار میں میرا وسیلہ تمہارے لئے شفاعت ہے۔

(جامع صغیر جلد اول)

حدیث نمبر 29

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے مروی ہے کہ رسول اکرم شفیع اعظم سرور دو عالم ﷺ نے فرمایا جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ جب وہ دربار الٰہی میں حاضر ہو تو اللہ تعالیٰ اس پر راضی ہو، اسے چاہئے کہ مجھ پر کثرت سے درود پاک پڑھا کرے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 30

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جس نے میری قبر کے نزدیک درود شریف پڑھا تو میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو دور دراز جگہ سے پڑھتا ہے تو وہ مجھے پہنچایا جاتا ہے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 31

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا جب مجھ پر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو اللہ تعالیٰ میری روح کو واپس فرماتا ہے اور میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد، بیہقی)

Marfat.com

حدیث نمبر 32

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین پر پھرتے رہتے ہیں اور حضور ﷺ کی امت کی طرف سے حضور ﷺ کو سلام پہنچاتے ہیں۔ (نسائی شریف وسنن دارمی)

حدیث نمبر 33

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ تم جہاں کہیں بھی ہو مجھ پر درود پاک پڑھتے رہا کرو بے شک تمہارا درود میرے پاس پہنچتا ہے۔

حدیث نمبر 34

حضرت عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے۔ جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہیں۔ جو شخص مجھ پر درود پاک بھیجتا رہے گا وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا رہے گا کہ فلاں کا بیٹا ہے اور اس نے آپ پر درود پڑھا ہے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 35

ایک روایت میں ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے۔ اس پر اللہ کے فرشتے درود بھیجتے ہیں۔ اس پر اللہ خود درود بھیجتا ہے۔ اس کے لئے ساتوں زمینوں اور آسمانوں کی ہر چیز چرند پرند، شجر وحجر دعا کرتے ہیں۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 36

ایک روایت میں ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ کوئی دعا ایسی نہیں کہ اس میں اور اللہ تعالیٰ کے درمیان پردہ نہ ہو مگر جب کوئی شخص مجھ پر درود پاک پڑھتا ہے تو اس درود پاک کی برکت سے وہ پردہ ہٹ جاتا ہے اور دعا درود کے ہمراہ بارگاہ الٰہی میں درجہ قبولیت پر پہنچتی ہے اور اگر کوئی شخص دعا مانگنے کے ساتھ مجھ پر درود نہیں بھیجتا تو اس کی دعا الٹی لوٹ کر آجاتی ہے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 37

حضرت حسن بصری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور سرور کونین ﷺ نے ایک مرتبہ

Marfat.com

فضائل حج بیان فرمائے کہ جو حج کر کے جہاد کو جائے تو ایک جہاد کا ثواب چار سو بار حج کے برابر پائے گا۔ وہ لوگ جن میں طاقت نہ تھی اس بات کو سن کر مایوس اور دل شکستہ ہونے لگے۔ حضور سرور کائنات ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجے گا وہ ایسی جزا پائے گا۔ جو چار سو مرتبہ جہاد کرنے والے کو ملنی چاہیے۔

حدیث نمبر 38

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب دو مسلمان مصافحہ کرتے وقت درود پڑھتے ہیں۔ تو ان کے جدا ہونے سے پہلے رب غفور رحیم ان کے سب گناہ معاف کر دیتا ہے۔

(سعادت الدارین ص 77)

حدیث نمبر 39

حضرت ابو درداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ مجھ پر ہر جمعہ کے دن درود پاک کی کثرت کیا کرو کیوں کہ یہ دن یوم مشہود ہے۔ اس دن فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس میں فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ جو بندہ مجھ پر درود پاک پڑھے اس کی آواز مجھ تک پہنچ جاتی ہے۔ وہ بندہ جہاں بھی ہو۔ ہم نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا آپ ﷺ کے وصال کے بعد بھی آپ ﷺ تک درود پڑھنے والوں کی آواز پہنچے گی۔ فرمایا: ہاں وصال کے بعد بھی سنوں گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زمین پر انبیاء کرام کے اجسام مبارکہ حرام کر دیئے ہیں۔ (جلاء الافہام)

حدیث نمبر 40

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جمعرات کے دن اللہ تعالیٰ آسمانوں سے فرشتے روانہ کرتا ہے۔ ان کے پاس سونے کے قلم اور چاندی کے کاغذ ہوتے ہیں۔ وہ جمعرات کے دن اور جمعہ کی شب میں جو حضور پر نور ﷺ پر درود پڑھتا ہے۔ اس کا نام لکھ لیتے ہیں۔

حدیث نمبر 41

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو مجھ پر درود پاک پڑھنا بھول گیا۔ وہ جنت کا راستہ بھول گیا۔ (القول البدیع)

Marfat.com

حدیث نمبر 42

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جو لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور اس میں نبی اکرم ﷺ کے نام پر درود پاک نہیں پڑھتے تو وہ اگر جنت میں داخل ہوں گے لیکن ان پر حسرت طاری ہوگی جب وہ جنت میں درود پاک کی اعلیٰ جزاء دیکھیں گے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 43

حضرت علی شیر خدا رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ وہ شخص بخیل ہے۔ جس کے پاس میرا ذکر ہوا اور وہ مجھ پر درود پاک نہ پڑھے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 44

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں بتاؤں کہ سب سے بڑا بخیل کون ہے اور لوگوں میں عاجز کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ بخیل وہ ہے جس کے پاس میرا ذکر ہو اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھے اور عاجز وہ ہے جو درود پاک پڑھے۔
(القول البدیع)

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ وہ مجھے عاجز بنائے۔

حدیث نمبر 45

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا ایک مرتبہ سحری کے وقت کچھ سی رہی تھیں تو سوئی گر گئی اور حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سوئی تلاش کرنے لگیں۔ اچانک نبی کریم ﷺ تشریف لے آئے۔ آپ ﷺ کی روشنی سے سارے گھر میں روشنی ہوگئی اور سوئی مل گئی۔ اس پر حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا نے عرض کی یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا چہرہ مبارک کتنا روشن ہے تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ویل یعنی ہلاکت ہے۔ اس بندے کے لئے جو مجھے قیامت کے دن نہیں دیکھ سکے گا۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ وہ کون ہوگا۔ جو حضور ﷺ کو نہ دیکھ سکے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا وہ بخیل ہے۔ عرض کیا بخیل کون ہے؟ فرمایا: جس نے میرا نام مبارک سنا اور مجھ پر درود پاک نہ پڑھا۔ (القول البدیع)

Marfat.com

حدیث نمبر 46

حضرت قتادہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ بڑے ظلم و جفا کی بات ہے کہ کسی کے سامنے میرا ذکر ہو اور وہ مجھ پر درود نہ پڑھے۔

حدیث نمبر 47

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ کسی مجلس میں بیٹھے ہوں اور وہاں نہ اللہ کا ذکر کریں اور نہ نبی اکرم ﷺ پر درود پڑھیں تو قیامت کے دن وہ خسارے میں ہوں گے پھر اللہ تعالیٰ چاہے تو انہیں عذاب میں مبتلا کرے یا انہیں بخش دے۔(القول البدیع)

حدیث نمبر 48

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ جب کوئی قوم جمع ہو اور اس حالت میں اٹھ کر چلی جائے کہ انہوں نے نہ اللہ کا ذکر کیا اور نہ نبی کریم ﷺ پر درود پاک پڑھا تو وہ یوں اٹھے جیسے وہ بد بودار مردار کھا کر اٹھے۔ (القول البدیع)

حدیث نمبر 49

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حضور نبی کریم ﷺ منبر پر جلوہ افروز ہوئے۔ پہلی سیڑھی پر رونق افروز ہوئے تو کہا: آمین۔ یوں ہی دوسری اور تیسری سیڑھی پر آمین کہی۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس تین بار آمین کہنے کا کیا سبب ہوا تو فرمایا: جب میں پہلی سیڑھی پر چڑھا تو جبرائیل علیہ السلام حاضر ہوئے اور عرض کی بد بخت ہوا وہ شخص کہ جس نے رمضان المبارک پایا۔ رمضان المبارک نکل گیا اور وہ روزے نہ رکھ سکا بخشا نہ گیا میں نے کہا: آمین۔ دوسرا بد بخت وہ شخص ہے جس نے اپنی زندگی میں والدین کو یا ایک کو پایا اور انہوں نے خدمت کے سبب اسے جنت میں نہ پہنچایا یعنی وہ ان کی خدمت کر کے جنت حاصل نہ کر سکا۔ میں نے کہا (آمین)۔ تیرا بد بخت وہ شخص ہے جس کے پاس آپ ﷺ کا ذکر پاک ہوا اور اس نے آپ ﷺ پر درود پاک نہ پڑھا تو میں نے کہا: (آمین)۔ (بخاری شریف)

حدیث نمبر 50

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی نقل ہے کہ رسول مقبول ﷺ نے فرمایا

Marfat.com

ہے کہ میرے اوپر روشن رات اور روشن دن میں کثرت سے درود پاک بھیجا کرو۔ اس لئے کہ تمہارا درود مجھ پر پیش ہوتا ہے اور میں تمہارے لئے دعا اور استغفار کرتا ہوں۔

یہ مختلف روایات درود پاک کے حوالے سے بیان کر دی ہیں۔ جس سے درود پاک کی فضیلت بڑی واضح طور پر سامنے آئی ہے۔

اوقات درود شریف

میں اپنی اس کتاب میں عرض کر چکا ہوں کہ درود شریف ایک ایسا وظیفہ ہے جو ہر وقت پڑھا جا سکتا ہے یعنی درود پاک پڑھنے کی نہ کوئی تعداد مقرر ہے اور نہ وقت جبکہ جب چاہے پڑھے، جتنا چاہے پڑھے، دن کے وقت پڑھے یا رات کے وقت پڑھے، نماز سے پہلے پڑھے یا نماز کے بعد پڑھے۔ دعا سے پہلے پڑھے یا دعا کے بعد میں پڑھے، کھڑے ہو کر پڑھے یا بیٹھ کر پڑھے۔ گویا کہ ہر گھڑی پڑھے، چاہے تو ہر آن پڑھے۔ لیکن بعض خاص مقامات اور اوقات میں درود پاک پڑھنا زیادہ افضل ہے۔ لہٰذا جن اوقات میں درود پاک پڑھنا چاہیے وہ حسب ذیل ہیں:۔

(1) نماز کے آخری قعدہ میں التحیات کے بعد درود شریف پڑھنا لازم ہے۔

(2) نماز جنازہ میں دوسری تکبیر کے بعد حضور ﷺ پر درود پڑھنا ضروری ہے۔

(3) جمعہ کے پہلے اور دوسرے خطبے میں حضور ﷺ پر ضرور درود پڑھنا چاہئے۔

(4) نماز عیدین کے خطبوں میں بھی درود پاک پڑھنا ضروری ہے۔

(5) نماز استسقاء کے خطبہ میں بھی درود پاک پڑھنا ضروری ہے۔

(6) پانچوں وقت کی نماز کے بعد دعا سے قبل بھی درود پاک پڑھنا بہتر ہے۔

(7) نماز کسوف اور نماز خسوف کے خطبوں میں بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

(8) مساجد میں داخل ہوتے وقت اور باہر نکلتے وقت اور بیٹھتے وقت بھی درود پاک پڑھنا بہتر ہے۔

(9) وضو کے وقت اور وضو کے بعد تیمّم کرنے کے بعد غسل جنابت کے بعد بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

(10) دعا کے آغاز میں اور اختتام پر درود پاک پڑھیں قبولیت دعا کے لئے اکسیر ہے۔

(11) دوران حج بیت اللہ شریف میں درود پاک پڑھنا بہت افضل ہے۔

Marfat.com

(12) کوہِ صفا، کوہِ مروہ اور حجر اسود کو بوسہ دیتے وقت بھی درود شریف پڑھنا بہت اچھا ہے۔

(13) قیام منیٰ عرفات اور مزدلفہ میں بھی درود پاک کا ورد بہت اچھا ہے۔

(14) طواف وداع کے بعد خانہ کعبہ سے نکلتے وقت بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(15) مدینہ شریف اور مسجد نبوی ﷺ میں داخلہ کے وقت بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(16) زیارت روضہ رسول اکرم ﷺ کے وقت بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(17) ریاض الجنہ اور اصحاب صفہ کے چبوترے پر بھی (درود شریف کا ورد کرنا چاہئے)۔

(18) رسول پاک ﷺ کے متبرک آثار دیکھتے وقت بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

(19) مقام بدر اور مقام احد وغیرہ کو دیکھتے وقت بھی درود شریف پڑھنا چاہئے۔

(20) جمعرات کو بعد نماز عشاء یا بعد نماز تہجد بھی درود پاک کا ورد بہت بہتر ہے۔

(21) جمعہ کے دن قبل از جمعہ یا بعد از جمعہ کثرت سے درود پاک پڑھنا چاہئے۔

(22) ہر روز صبح و شام کے وقت بھی درود شریف پڑھنا بہت اچھا ہے۔

(23) ہفتہ کے روز کثرت سے درود پاک پڑھنا شفاعت کی دلیل ہے۔

(24) اتوار کو بعد نماز فجر مسجد میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنا ردعیسائیت کی دلیل ہے۔

(25) پیر کے روز صبح کے وقت درود پاک کا ورد بے پناہ فضیلت رکھتا ہے کیونکہ حضور ﷺ کی ولادت اسی روز ہوئی۔

(26) رمضان المبارک میں ہر روز درود پاک پڑھنا بہت زیادہ اجر کا حامل ہے۔

(27) شب برات میں آدھی رات کے بعد استغفار کے بعد درود پاک پڑھنا چاہئے۔

(28) حضور ﷺ کا نام پاک لیتے، سنتے اور لکھتے وقت درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

(29) کسی محفل یا اجتماع میں آغاز گفتگو سے قبل درود پاک پڑھنا باعث برکت ہے۔

(30) کسی مجلس سے اٹھتے وقت درود شریف کا پڑھنا باعث عزت ہے۔

(31) رات کو سوتے وقت درود شریف کا پڑھنا باعث عمر درازی ہے۔

(32) سو کر اٹھتے وقت درود شریف کا پڑھنا باعث عمر درازی ہے۔

(33) نیند نہ آنے کی صورت میں درود شریف کا پڑھنا باعث سکون قلبی ہے۔

(34) مجلس ذکر کے آغاز اور اختتام پر درود پاک کا پڑھنا مجلس کی شرف قبولیت کی دلیل ہے۔

Marfat.com

(35) ختم قرآن پاک کے وقت درود شریف کا پڑھنا باعث سعادت ہے۔

(36) وعظ درس اور تعلیم کے وقت درود پاک کا پڑھنا اضافہ علم کی دلیل ہے۔

(37) گناہ کے بعد توبہ کے وقت درود شریف کا پڑھنا قبولیت توبہ کی علامت ہے۔

(38) گھر میں داخل ہوتے وقت درود شریف کا پڑھنا گھر میں باعث برکت ہے۔

(39) کسی چیز کے بھول جانے پر درود پاک کا پڑھنا یاد آنے کا سبب بنے گا۔

(40) نکاح کے موقعہ پر درود شریف کا پڑھنا خیر و برکت اور سلامتی کا سبب ہوگا۔

(41) حالت غربت میں درود پاک کا پڑھنا غنی ہونے کا ذریعہ بنے گا۔

(42) مصیبت اور سختی کے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث راحت ہوگا۔

(43) معانقہ اور مصافحہ کے وقت درود شریف کا پڑھنا محبت کی دلیل ہے۔

(44) قبرستان میں داخل ہوتے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث مغفرت ہوگا۔

(45) ہر نیک کام کرتے وقت درود پاک کا پڑھنا انجام بخیر کی دلیل ہے۔

(46) حالت سفر میں درود پاک کا ورد باعث حفاظت اور خیریت ہوگا۔

(47) میت کو قبر میں اتارتے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث راحت ہوگا۔

(48) طلب شفا کے لئے حالت مرض میں درود پاک کا پڑھنا باعث شفا ہوگا۔

(49) صاف پانی کو بہتا دیکھ کر درود پاک کا پڑھنا باعث شکر ہے۔

(50) خوشبو سونگھتے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث ثواب ہے۔

(51) کاروبار یا تجارت کا آغاز کرتے وقت درود شریف کا پڑھنا اضافہ رزق ہوگا۔

(52) وصیت لکھتے وقت درود شریف کا پڑھنا انجام بخیر کی دلیل ہے۔

(53) کسی دعوت میں شامل ہوتے وقت درود شریف کا پڑھنا باعث برکت ہوگا۔

(54) کسی چیز کے اچھا لگنے کے وقت درود پاک کا پڑھنا بہت بہتر ہے۔

(55) تہمت سے بری الذمہ ہونے کے لئے درود پاک کو کثرت سے پڑھنا چاہئے۔

(56) دوستوں اور رشتہ داروں سے ملاقات کے وقت درود پاک کا پڑھنا باعث محبت ہوگا۔

(57) علم کی اشاعت کے وقت بھی درود پاک سے شروع کرنا چاہئے۔

(58) قرآن پاک کے حفظ کرنے کی دعا میں بھی درود پاک پڑھنا چاہئے۔

Marfat.com

(59) شب قدر میں درود پاک کثرت سے پڑھنا باعث نجات ہے۔

(60) جمعۃ الوداع کے دن بعد نماز جمعہ درود شریف پڑھنا باعث سعادت ہوگا۔

آداب درود شریف

ہزار بار بشویم دہن بہ مشک و گلاب
ہوز نام تو گفتن کمال بے ادبی اسب

اللہ رب العزت کے بعد نبی پاک ﷺ عظیم المرتبت ہستی ہیں۔ عظیم المرتبت ہستی کا نام لینے کے لئے آداب کو ملحوظ خاطر رکھنا ضروری ہے۔ اس لئے درود پاک پڑھتے ہوئے ظاہری اور باطنی آداب کا خاص طور پر خیال رکھنا چاہئے کیونکہ تقاضا عشق ومحبت یہی ہے کہ ادب سے بارگاہ رسالت ﷺ میں درود شریف پیش کیا جائے۔ لہٰذا درود شریف پڑھتے ہوئے مندرجہ ذیل آداب کو پیش نظر رکھنا چاہئے۔

1۔ درود پاک پورے ذوق وشوق اور لگن سے پڑھنا چاہئے۔ دل و دماغ کو پوری طرح حاضر رکھنا ضروری ہے اور دل سے ہر طرح کے خیالات نکال کر اپنی پوری توجہ درود شریف پر رکھنی چاہئے اور اپنے ذہن میں یوں خیال کریں کہ نبی کریم ﷺ کی مجلس میں حاضر ہے۔ اس لئے ان کی عظمت اور رفعت کا نقشہ اپنی آنکھوں کے سامنے قائم کریں۔

2۔ درود پاک پڑھتے وقت اپنے چہرے کا رخ اس طرح کرنا چاہئے جس طرف نبی اکرم ﷺ کا روضہ اقدس ہے پھر آنکھیں بند کر کے مراقبہ کی صورت درود پڑھنا شروع کرے اور کوشش کرے کہ جتنا عرصہ درود پاک پڑھا جائے مراقب رہے۔

3۔ درود شریف پڑھتے ہوئے نبی کریم ﷺ کا تصور کرنا چاہئے اگر خواب میں نبی پاک ﷺ کی زیارت ہوگی ہے تو وہ صورت پاک دل نشین کر کے اس پر اپنا تصور جمانا چاہئے۔ اگر زیارت نہ ہوئی ہو تو زیارت کا طلب گار رہنا چاہئے، جب درود شریف پڑھتے پڑھتے تعداد کی کثرت ہو جائے گی تو پھر درود پڑھنے والے کی روح کا مجلس محمدی ﷺ میں آنا جانا ہو جائے گا۔ وہ روح کی آنکھ سے نبی اکرم ﷺ کی یاد میں گم ہو جائے گا اور جوں جوں حضور ﷺ کی محبت زیادہ محو ہوگا۔ اسی نسبت سے اس کی روح پر انوارات الٰہیہ کا نزول ہوگا اور دن بدن اس پر رحمت خداوندی بڑھتی جائے گی۔ حتیٰ

Marfat.com

کہ ایک ایسا وقت آئے گا کہ وہ اپنے گرد نور کا بحر بیکراں محسوس کرے گا اور اس بحر بیکراں میں درود پڑھنے والے کی روح غوطہ زن ہو کر روحانیت سے مالا مال ہو جائے گی۔

4۔ درود شریف کو حکم الٰہی کی اتباع تصور کرنا چاہیے اور درود شریف پڑھنے کا مقصد رضائے الٰہی رکھنا چاہیے بلکہ یہ نیت رکھنی چاہیے کہ درود شریف پڑھنا اللہ کا حکم ہے۔ اس لئے اس حکم کی اتباع کر رہا ہوں۔ اگر اس نیت کے علاوہ کوئی اور نیت ذہن میں رکھے گا تو درود شریف کا اجر کم ہو جائے گا۔

5۔ درود پاک پڑھنے والے کا جسم اور لباس پاک صاف ہونا چاہیے کیونکہ ہر عبادت کے لئے پاکیزگی اور طہارت ضروری ہے۔ اس لئے درود پاک کے لئے بھی پاکیزہ ہونا ضروری ہے۔ لہٰذا درود شریف باوضو پڑھے تو زیادہ بہتر ہے۔ مسواک سے اپنے منہ کو صاف رکھنا چاہیے۔ خوشبو لگانا بھی بہت بہتر ہے پھر ذہن کو بھی ہر طرح کے خیالات سے پاک کر کے درود شریف پڑھنا چاہیے۔

6۔ درود شریف جس مقام پر پڑھا جائے اس کا پاک صاف ہونا بھی ضروری ہے۔ اس لئے ناپاک اور گندی جگہ پر درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔ لہٰذا ایسی جگہ جہاں پر غلاظت کا احتمال ہو یا کوئی حکمی یا حقیقی غلاظت لگی ہو تو وہاں پر درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

ایسی جگہ جہاں پر حقہ نوشی ہوتی ہو درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے ایسی جگہ جہاں افیون، بھنگ، چرس اور شراب وغیرہ کا نشہ کیا جاتا ہو۔ وہاں بھی درود شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔ ایسے ہی وہ جگہ جہاں عیش وعشرت کی محفل گرم ہو۔ ناچ گانا اور لہو ولعب کی مجلس ہو یا جھوٹ بولا جا رہا ہو۔ غیبت یا جھوٹے لطیفے بازی ہو رہی ہو یا تمسخر ہوتا ہو یا غیر شرعی گفتگو ہوتی ہو یا ایسی باتیں ہوتی ہوں جن سے نفرت آتی ہو تو ان مقامات پر دورد شریف نہیں پڑھنا چاہیے۔

7۔ درود شریف پڑھتے ہوئے شہرت اور ریاکاری سے بچنا چاہیے دنیاوی جاہ وجلال کرنے کی نیت نہیں رکھنی چاہیے۔ اگر کسی کے مدعو کرنے پر محفل درود شریف میں شرکت کرے تو دعوت دینے والے یا کسی اور پر احسان نہیں رکھنا چاہیے بلکہ درود شریف کے پڑھنے میں رضائے الٰہی کا مقصد ہی پیش نظر رکھنا چاہیے۔

Marfat.com

8- نبی کریم ﷺ کا نام پاک سنے یا لکھے تو اس پر درود شریف ضرور پڑھے یعنی ﷺ ضرور پڑھے۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں حکم دیا ہے۔ اس لئے ﷺ کہنا یا لکھنا ضروری ہے۔ حضرت ابوعباس رضی اللہ عنہ مشہور محدث تھے۔ نبی کریم ﷺ کے نام نامی کو لکھتے وقت صرف صلی اللہ لکھا کرتے تھے یعنی وسلم کا لفظ ترک کر دیا کرتے تھے ایک رات نبی کریم ﷺ نے فرمایا: تم چالیس نیکیوں کو کیوں ضائع کر لیتے ہو۔ مجھ پر وسلم کے چار حروف کو نظر انداز کر کے ان نیکیوں سے کیوں محروم رہتے ہو کیونکہ ایک ایک حرف کے بدلے میں دس نیکیاں ملتی ہیں تو اس روز سے حضرت ابوعباس رضی اللہ عنہ نے درود شریف کے پورے الفاظ لکھنے شروع کر دیئے۔

9- درود شریف بلند آواز سے پڑھ سکتے ہیں اور پست آواز سے بھی پڑھ سکتے ہیں۔ اگر اونچی آواز میں درود شریف پڑھے تو بھی معتدل آواز سے پڑھنا چاہئے درود شریف پڑھتے وقت آواز کو دلکش انداز میں نکالنا چاہئے۔ درود شریف پست آواز سے پڑھنا زیادہ بہتر ہے کیونکہ اس سے دل جمعی پیدا ہوتی ہے اور روحانی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

10- درود شریف میں جہاں اسم محمد ﷺ آئے اور وہاں سیدنا کا لفظ نہ لکھا ہو تو وہاں سیدنا کا لفظ ادباً اور عقیدتاً خود پڑھ لینا چاہئے کیونکہ سیدنا کا لفظ ادب و تعظیم کا ہے۔ اس لئے آپ ﷺ کے ذاتی نام کے ساتھ اس لفظ کا اضافہ کرنا بہتر ہے۔

11- درود پاک اگرچہ ہر مسلمان کو کثرت سے پڑھنا چاہئے اگر اس کے پڑھنے میں شیخ کامل کی اجازت سے تائید حاصل کر لی جائے تو زیادہ بہتر ہے کیونکہ شیخ کامل کی اجازت سے اس کی دعا شامل حال ہو جاتی ہے۔ جو زیادہ روحانی فوائد کا باعث بنتی ہے۔ اگر کسی نے بیعت نہ کی ہو تو اسے درود شریف پڑھنے سے گریز نہیں کرنا چاہئے۔

12- حضرت ابوالمواہب شاذلی قدس سرہ فرماتے ہیں ایک دن میں نے درود پاک جلدی جلدی پڑھنا شروع کر دیا تاکہ میرا ورد جو کہ ایک ہزار بار روزانہ کا تھا۔ جلدی پورا ہو جائے تو شاہ کونین ﷺ نے فرمایا: اے شاذلی تجھے معلوم نہیں کہ جلد بازی اچھی نہیں ہے۔ پھر فرمایا: یوں پڑھو: ''اللّٰھم صل علیٰ سیدنا محمد وعلیٰ آل سیدنا محمّد'' آہستہ آہستہ اور ترتیب کے ساتھ پڑھ ہاں اگر وقت تھوڑا ہو تو پھر جلدی جلدی

Marfat.com

پڑھنے میں بھی حرج نہیں ہے۔ نیز فرمایا کہ یہ جو میں نے تجھے کہا ہے کہ جلدی جلدی نہ پڑھو۔ یہ افضیلت کے طور پر ہے۔ ورنہ جیسے بھی درود پاک پڑھو وہ درود ہی ہے اور بہتر یہ ہے کہ جب تو درود پاک پڑھنا شروع کرے تو اول اور آخر درود تاج پڑھ لیا کرے۔

درود شریف کی برکات کے چند واقعات

درود پاک کے ذریعے قبر میں نجات کا واقعہ

حضرت شیخ شبلی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے بیان فرمایا کہ میرا ایک ہمسایہ فوت ہو گیا تھا۔ میں نے اس کو خواب میں دیکھا اور اس سے پوچھا کہ تیرے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ کیا اس نے جواب دیا۔ حضرت آپ کیا پوچھتے ہیں بڑے بڑے خوفناک منظر میرے سامنے آئے منکر ونکیر کے سوال و جواب کا وقت تو مجھ پر بڑا ہی خطرناک اور دشوار آیا حتیٰ کہ میں سوچ میں پڑ گیا کہ میرا ایمان پر خاتمہ ہوا ہے کہ نہیں۔ اچانک مجھ سے کہا گیا کہ دنیا میں تیری زبان بیکار رہی اسی وجہ سے تجھ پر یہ مصیبت آئی ہے پھر جب عذاب کے فرشتوں نے مجھے مارنے کا قصد کیا تو کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اور ان فرشتوں کے درمیان ایک نوری انسان حائل ہو گیا ہے جو کہ نہایت حسین وجمیل تھا اور اس کے جسم پاک سے خوشبو مہکتی تھی۔

منکر ونکیر کے سوالات کے جوابات وہ مجھے پڑھاتا گیا اور میں فرشتوں کو جواب دیتا گیا اور میں کامیاب ہوتا گیا پھر میں نے اس نوری انسان سے پوچھا کہ آپ کون ہیں؟ اس نے جواب دیا: میں تیرا وہ درود پاک ہوں۔ جو تو نے دنیا میں اللہ تعالیٰ کے پیارے حبیب ﷺ پر پڑھا۔ اب تو فکر نہ کر میں تیرے ساتھ ہی رہوں گا قبر میں، حشر میں، پل صراط، میزان پر ہر مشکل مقام پر تیرے ساتھ رہوں گا اور تیرا مددگار رہوں گا۔

درود پاک نے قبر میں ساتھ دیا

حضرت شیخ جزولی صاحب ''دلائل الخیرات'' قدس سرہ کے وصال کے ستتر سال بعد آپ کو قبر مبارک سے نکالا گیا اور سوس سے مراکش منتقل کیا گیا۔ جب آپ کا جسد مبارک کھولا گیا تو دیکھا کہ آپ کا کفن بھی بوسیدہ نہیں ہوا تھا اور آپ بالکل صحیح وسالم ہیں۔ جیسے کہ آج ہی لیٹے ہیں نہ تو زمین نے آپ کو چھیڑا ہے نہ آپ کی کوئی حالت بدلی ہے بلکہ جب آپ کا وصال ہوا تھا تو آپ نے تازہ

Marfat.com

خط بنوایا تھا اور ستتر سال کے بعد جب آپ کا جسد مبارک نکالا گیا تو ایسے تھا جیسے آج ہی خط بنوایا ہے بلکہ کسی شخص نے برائے امتحان آپ کے رخسار مبارک پر انگلی رکھ کر دبایا اور انگلی اٹھائی تو اس جگہ سے خون ہٹ گیا اور وہ جگہ سفید نظر آ رہی تھی پھر تھوڑی دیر بعد وہ جگہ سرخ ہوگئی۔ جیسے کہ زندوں کے جسم میں خون رواں ہوتا ہے اور دبانے سے یوں ہی ہوتا ہے اور یہ ساری بہاریں دورد پاک کی کثرت کی برکت سے ہیں۔ (مطالع المسرات)

امیر المومنین سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی خلافت کے زمانہ میں ایک مال دار آدمی تھا۔ جس کا کردار اچھا نہیں تھا لیکن اسے درود پاک پڑھنے کا بڑا شوق تھا۔ کسی وقت وہ درود پاک سے غافل نہیں رہتا تھا۔ جب اس کا آخری وقت آیا اور جان کنی کی حالت طاری ہوئی تو اس کا چہرہ سیاہ ہوگیا اور بہت زیادہ تنگی لاحق ہوئی۔

حتیٰ کہ جو دیکھتا ڈر جاتا تو اس نے جان کنی کی حالت میں ندا دی: ''اے اللہ تعالیٰ کے محبوب، میں آپ ﷺ سے محبت رکھتا ہوں اور درود پاک کی کثرت کرتا ہوں۔'' ابھی اس نے یہ ندا پوری بھی نہ کی تھی کہ اچانک ایک پرندہ آسمان سے نازل ہوا اور اس نے اپنا پر اس آدمی کے چہرہ پر پھیر دیا۔ فوراً اس کا چہرہ چمک اٹھا اور کستوری کی سی خوشبو مہک گی اور وہ کلمہ طیبہ پڑھتا ہوا دنیا سے رخصت ہوگیا اور پھر جب اس کی تجہیز و تکفین کر کے قبر کی طرف لے گئے اور اسے لحد میں رکھا تو ہاتف سے آواز سنی ہم نے اس بندے کو قبر میں رکھنے سے پہلے ہی کفایت کی اور اس درود پاک نے جو یہ میرے حبیب پر پڑھا کرتا تھا اسے قبر سے اٹھا کر جنت میں پہنچا دیا ہے۔ یہ سن کر لوگ بہت متعجب ہوئے اور پھر جب رات ہوئی تو کسی نے دیکھا زمین و آسمان کے درمیان چل رہا ہے اور پڑھ رہا ہے: ''ان اللہ وملائکتہ یصلون علی النبی یآیھا الذین آمنوا صلوا علیہ وسلموا تسلیماً''۔ (درۃ الناصحین ص272)

عالم برزخ میں راحت کا واقعہ

ایک عورت نے حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں حاضر ہو کر عرض کی کہ میری بیٹی فوت ہوگئی ہے۔ میں چاہتی ہوں کہ خواب میں میری اس کے ساتھ ملاقات ہو جائے۔ حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا جا کر نماز عشاء کے بعد چار رکعت نفل پڑھ اور ہر رکعت میں فاتحہ شریف کے بعد سورۃ الھٰکم التکاثر ایک مرتبہ پڑھ کر لیٹ جا اور نبی

Marfat.com

کریم ﷺ پر درود پاک پڑھتی سو جا۔اس عورت نے ایسا ہی کیا جب سو گئی تو اس نے خواب میں اپنی لڑکی کو دیکھا کہ وہ عذاب میں مبتلا ہے گندھک کا لباس پہنا ہوا ہے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں پاؤں میں آگ کی بیڑیاں ہیں۔

یہ دیکھ کر گھبرا کر بیدار ہوئی اور پھر حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ کی خدمت میں حاضر ہوئی اور خواب کا واقعہ بیان کیا۔آپ نے سن کر فرمایا کچھ صدقہ کر۔شاید اللہ تعالیٰ اس کو معاف کر دے۔بعد میں حضرت خواجہ حسن بصری قدس سرہ نے خواب میں دیکھا کہ ایک باغ ہے باغ میں تخت بچھا ہوا ہے اور اس پر ایک لڑکی بیٹھی ہوئی ہے اس کے سر پر نورانی تاج ہے۔اس نے دیکھ کر عرض کی حضرت! آپ مجھے پہنچانتے ہیں حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا نہیں۔ اس لڑکی نے عرض کی: حضرت میں وہی ہوں جس کی والدہ نے آپ سے میری ملاقات کے لئے پوچھا تھا اور آپ نے پڑھنے کو بتایا تھا۔اس پر حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا: اے بیٹی تیری والدہ نے تو تیری حالت کچھ اور بتائی تھی مگر میں اس کے برعکس دیکھ رہا ہوں۔ یہ سن کر لڑکی نے عرض کی۔ حضرت جیسے میری والدہ نے بیان کیا تھا اسی طرح صرف میری حالت ہی نہیں تھی بلکہ اس قبرستان میں ستر ہزار مردہ تھا۔جن کو عذاب ہو رہا تھا۔ ہماری خوش نصیبی ہے کہ ہمارے قبرستان کے پاس سے ایک عاشق رسول پاک ﷺ گزرا۔اس نے درود پاک پڑھ کر ثواب ہمیں بخش دیا تو اللہ تعالیٰ نے اس درود پاک کو قبول فرما کر ہم سب سے عذاب معاف کر دیا اور سب کو یہ انعام و آرام عطا فرمایا۔جس طرح آپ مجھے دیکھ رہے ہیں۔ (نزہۃ المجالس)

آگ سے بچنے کا ذریعہ

سید محمد کردی رحمۃ اللہ علیہ نے باقیات صالحات میں لکھا ہے میری والدہ ماجدہ نے خبر دی کہ میرے والد ماجد جن کا نام محمد تھا۔ انہوں نے مجھے وصیت کی تھی کہ جب میں فوت ہو جاؤں اور جب مجھے غسل دے لیا جائے تو چھت سے میرے کفن پر ایک سبز رنگ کا رقعہ گرے گا اس میں لکھا ہوگا کہ یہ آگ سے محمد کے لئے برات نامہ ہے۔اور اس رقعہ کو میرے کفن میں رکھ دینا۔ چنانچہ غسل کے بعد وہ رقعہ گرا اس پر لکھا تھا: ''ھذا محمد العالمه بعلمه من النار'' اور اس کاغذ کی یہ نشانی تھی کہ جس طرح سے پڑھو سیدھا ہی لکھا نظر آتا تھا پھر میں نے اپنی والدہ ماجدہ سے پوچھا کہ

Marfat.com

میرے نانا جان کا عمل کیا تھا تو امی جان نے فرمایا: ان کا عمل تھا ہمیشہ ذکر اور درود پاک کی کثرت۔

صلی اللہ تعالیٰ علی النبی الامی الکریم وعلی آلہ واصحابہ اجمعین۔

(سعادۃ الدارین ص 137)

ایک عجیب فرشتے کا واقعہ

شب معراج سرکار دو عالم ﷺ نے جو عجائبات دیکھے ان میں سے ایک یہ دیکھا کہ حضور نبی کریم ﷺ نے ایک فرشتہ دیکھا اس کے پر جلے ہوئے تھے۔ یہ دیکھ کر فرمایا: اے جبرائیل اس فرشتے کو کیا ہوا۔ عرض کی یارسول اللہ ﷺ! اس فرشتے کو اللہ تعالیٰ نے ایک شہر تباہ کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ اس نے وہاں پہنچ کر ایک شیر خوار بچے کو دیکھا تو اس پر رحم آ گیا۔ یہ اسی طرح واپس آ گیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے یہ سزا دی۔ یہ سن کر حبیب خدا ﷺ نے فرمایا: جبرائیل کیا اس کی توبہ قبول ہو سکتی ہے۔ جبرائیل علیہ السلام نے عرض کی قرآن پاک میں موجود ہے یعنی جو توبہ کرے میں اسے بخش دیتا ہوں۔ یہ سن کر سید دو عالم ﷺ نے دربار الٰہی میں عرض کی: یا اللہ اس پر رحمت فرما۔ اس کی توبہ قبول فرما۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اس کی توبہ یہ ہے کہ آپ ﷺ پر دس بار درود پاک پڑھے۔ آپ ﷺ نے اس فرشتے کو حکم سنایا تو اس نے دس بار درود پاک پڑھا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کو پر بال عطا فرمائے اور وہ اوپر کو اڑ گیا اور ملائکہ میں یہ شور برپا ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے درود پاک کی برکت سے کروبین پر رحم فرمایا ہے۔

(رونق المجالس ص 11)

درود پاک پڑھنے سے سونے کے دینار مل گئے

ایک مرتبہ چند کافر ایک جگہ بیٹھے تھے۔ ایک سائل آیا اور اس نے ان سے کچھ سوال کیا۔ انہوں نے تمسخر کے طور پر کہہ دیا کہ تم علی کے پاس جاؤ۔ وہ تمہیں کچھ دیں گے۔ سائل جب حضرت علی شیر خدا کرم اللہ وجہہ الکریم کے پاس آیا اور اس نے کہا: لِلّٰہ مجھے کچھ دیجئے تنگدست ہوں۔ آپ کے پاس اس وقت بظاہر کوئی چیز نہ تھی لیکن فراست سے جان گئے کہ کافروں نے تمسخر کے لئے بھیجا ہے۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر سائل کی ہتھیلی پر پھونک مار کر فرمایا۔ ہتھیلی کو بند کرلو اور وہاں جا کر کھولنا۔ جب سائل کافروں کے پاس آیا تو انہوں نے پوچھا تجھے کیا دیا ہے۔ اس نے مٹھی کھولی تو اللہ کی رحمت سے سونے کے دیناروں سے بھری ہوئی تھی۔ یہ دیکھ کر کئی کافر مسلمان ہو گئے۔

(راحت القلوب)

Marfat.com

درود پاک کی بدولت قبر میں راحت ملے گی

حضرت احمد بن ثابت مغربی قدس سرہ نے فرمایا: میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ میں ایک رات تہجد کے لئے اٹھا۔ تہجد پڑھ کر بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ پڑھتے پڑھتے مجھے اونگھ آ گئی تو میں نے دیکھا کہ ایک شخص کو فرشتے پکڑے ہوئے گھسیٹتے لے جا رہے ہیں۔ جس کے گلے میں طوق تھا۔ گندھک کا لباس جو کہ ٹخنوں تک تھا، پہنا ہوا تھا اور وہ بڑے جسم والا بڑے سر والا آدمی تھا۔ اس کا چہرہ سیاہ ناک بڑی اور منہ پر چیچک کے داغ تھے۔ میں نے ان گھسیٹنے والوں سے کہا میں تمہیں اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے رسول ﷺ کا نام دے کر پوچھتا ہوں کہ بتاؤ یہ کون ہے۔

انہوں نے جواب دیا یہ ابو جہل ملعون ہے۔ تو میں نے اس سے کہا کہ اے خدا تعالیٰ کے دشمن تیری یہی سزا ہے اور یہ سزا اس کی ہے جو اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول کریم ﷺ کے ساتھ کفر کرے پھر میں نے دعا کی۔ یا اللہ یہ تو تھا تیرا اور تیرے پیارے نبی کا دشمن۔ یا اللہ اب مجھے اپنے حبیب ﷺ کے دیدار سے مشرف فرما۔ یا اللہ مجھے یہ انعام عطا کر تو ارحم الراحمین ہے پھر میں نے دیکھا کہ میں ایک ایسی جگہ میں ہوں جس کو میں پہچانتا نہیں۔ اچانک ایک پہچان والا دوست جو کہ حاجی اور نیک بزرگ تھا۔ میں نے اسے سلام کہا اس نے جواب دیا۔ میں نے پوچھا آپ کہاں جا رہے ہیں۔ فرمایا: میں رسول اکرم ﷺ کی مسجد شریف کو جا رہا ہوں۔ میں بھی اس کے ساتھ ہو لیا۔ ایک گھڑی گزری تھی کہ ہم مسجد نبوی شریف میں پہنچ گئے تو ساتھی نے فرمایا: یہ ہے ہمارے آقا ﷺ کی مسجد مبارک۔ میں نے کہا یہ تو حضور ﷺ کی مسجد ہے لیکن مسجد والے آقا کہاں ہیں؟ اس نے کہا: ذرا صبر کرو۔ ابھی حضور پرنور ﷺ تشریف لانے والے ہیں۔ تو شاہ کونین ﷺ تشریف لے آئے اور ان کے ساتھ ایک اور کامل بزرگ بھی تھے۔ جن کے چہرہ انور میں نور تھا۔ میں نے آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور سلام عرض کیا تو حضور ﷺ نے فرمایا اللہ کے پیارے خلیل ابراہیم علیہ السلام کو بھی سلام عرض کرو۔ پھر میں نے ان کی خدمت بابرکت میں بھی سلام عرض کیا اور تو میں نے حضور ﷺ اور سیدنا حضرت ابراہیم علیہ السلام سے دعا کی درخواست کی تو آقا ﷺ اور سید ابراہیم علیہ السلام نے میرے لئے دعا فرمائی۔ پھر میں نے دونوں کے حضور عرض کی کہ آپ دونوں میرے ضامن ہو جائیں تو آقائے دو جہاں ﷺ نے

Marfat.com

فرمایا: میں تیرے لئے اس بات کا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ پھر میں نے عرض کی کہ مجھے کوئی نصیحت فرمائیں جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع عطا کرے۔ یہ سن کر فرمایا: ''زدفی الصلوۃ علی''یعنی مجھ پر درود پاک کی کثرت کرو۔ پھر میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! جب میں درود پاک پڑھتا ہوں تو کیا آپ میرا درود پاک سنتے ہیں۔ تو فرمایا: ہاں۔ سنتا ہوں اور تیری مجلس میں ملائکہ مقربین بھی آتے ہیں پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! آپ میرے ضامن ہو جائیں تو فرمایا تو میری ضمانت میں ہے۔ میں نے عرض کی حضور ﷺ میرے متوسلین کے بھی ضامن ہو جائیں۔ فرمایا: میں ان کا بھی ضامن ہوا۔ میں نے عرض کی: حضور ﷺ میرے متوسلین میں سے فلاں بھی ہے۔ فرمایا وہ نیکوکاروں سے ہے پھر میں نے اپنے شیخ کے متعلق عرض کی تو فرمایا وہ اولیاء اللہ میں سے ہے۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں چاہتا ہوں کہ حضور ﷺ ان سب کے ضامن ہو جائیں جو میری اس کتاب کو پڑھیں جو میں نے درود پاک کے متعلق لکھی ہے۔ فرمایا: میں اس کتاب کے پڑھنے والوں کا اور جو اس مندرجہ درود پاک پڑھنے والے ہیں۔ سب کا ضامن ہوا اور تجھ پر لازم ہے کہ تو اس درود پاک کو پڑھے اور کثرت کرے اور تیرے لئے ہر وہ نعمت ہے جو تو نے سوال کیا پھر میں بیدار ہو گیا اور اللہ تعالیٰ سے امید رکھتا ہوں کہ وہ مجھے درود پاک کی کثرت کی توفیق عطا فرمائے گا اور یہ کہ وہ ہمیں اپنے حبیب پاک ﷺ کی زیارت سے دونوں جہان میں محروم نہیں رکھے گا۔ (سعادۃ الدارین ص106)

درود پاک کثرت سے پڑھنے کی وصیت

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے بیان کیا ہے کہ میں نے خواب میں سید علی الحاج رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو بعد وصال دیکھا اور پوچھا حضرت آپ کے ساتھ دربار الٰہی میں کیا معاملہ پیش آیا۔ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و رحمت سے مجھے اکرام عطا فرمایا ہے اور میں نے رب تعالیٰ جل شانہ کو بڑا ہی رحیم و کریم پایا ہے پھر میں نے ان دوستوں کے متعلق پوچھا جو کہ پاس ہی مدفون تھے۔ فرمایا: وہ سب خیریت سے ہیں پھر میں نے عرض کی آپ مجھے کچھ وصیت کریں۔ فرمایا: تجھ پر اپنی والدہ کی خدمت لازم ہے کیونکہ وہ بڑی نیک ہے پھر میں نے عرض کی میں آپ سے اللہ تعالیٰ اور اس کے پیارے حبیب ﷺ کے نام سے پوچھتا ہوں کہ آپ کو ہمارے حال سے کچھ پتہ چلا ہے یا نہیں۔ فرمایا کہ تجھے بڑی تاکید سے نصیحت کرتا ہوں کہ رسول

Marfat.com

اکرم ﷺ پر درود پاک کی کثرت رکھو اور جو آپ نے درود پاک کے متعلق لکھا اس کو پڑھو اور زیادہ پڑھو۔ میں نے پوچھا آپ کو کیسے معلوم ہوا کہ میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھی ہے حالانکہ میں نے آپ کے انتقال کے بعد لکھی ہے۔ فرمایا: اللہ کی قسم اس کا نور ساتوں آسمانوں اور ساتویں زمینوں میں چمک رہا ہے۔ (سعادۃ الدارین)

درود شریف پڑھنے والے مولوی صاحب کا خواب

ایک مولوی صاحب جو کہ لوگوں کو درود پاک کی عموماً ترغیب دیتے رہتے تھے اور خود بھی لوگوں میں بیٹھ کر درود پاک پڑھا کرتے تھے۔ ان کا ایک شاگرد حج کرنے گیا۔ جب وہ مدینہ منورہ حاضر ہوا تو اس کا بیان ہے کہ میں روضہ انور کے مواجہ شریف کے سامنے کھڑا نعت پاک پڑھ رہا تھا۔ اسی حالت میں نیند آگئی دیکھا کہ سید دو عالم ﷺ جلوہ افروز ہیں اور ایک طرف سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اور دوسری طرف سیدنا فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بیٹھے ہیں اور پیچھے کافی لوگ بیٹھے ہیں اور اس حالت میں بھی نعت پاک پڑھ رہا ہوں۔ جب نعت پاک ختم ہوئی تو سرکار دو عالم ﷺ نے میری جھولی میں کچھ ڈال دیا۔ میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ میں تو صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کی طرف سے حج بدل کرنے آیا ہوں اور انہوں نے مجھے کچھ نہیں دیا۔ یہ سن کر سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے بھی کچھ میری جھولی میں ڈال دیا۔ اس کے بعد میں نے عرض کی۔ حضور ﷺ کوئی اور بھی فرمان ہے تو فرمایا اپنے استاد کو ہمارا سلام کہہ دینا۔

خواب میں زیارت کا واقعہ

حضرت عبداللہ بن سلام صحابی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں حضرت عثمان غنی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس آیا سلام کرنے کے لئے تو حضرت عثمان ذوالنورین رضی اللہ عنہ نے فرمایا: مرحبا، اے بھائی! میں نے رات عالم رویا میں رسول اکرم ﷺ کی زیارت کی ہے۔ مجھے حضور ﷺ نے پانی کا ڈول دیا۔ میں نے اس میں سے سیر ہو کر پیا ہے جس کی ٹھنڈک میں ابھی تک محسوس کر رہا ہوں۔ میں نے پوچھا: حضرت آپ پر یہ عنایت کس وجہ سے ہے۔ فرمایا: کثرت درود پاک کی وجہ سے۔ (سعادۃ الدارین)

درود پاک پڑھنے کی بدولت قرض کی پریشانی سے نجات مل گئی

کسی شخص نے کسی دوست سے تین ہزار دینار قرض لیا اور واپسی کی تاریخ مقرر ہوگئی۔ جو اللہ

Marfat.com

تعالیٰ کو منظور ہو وہی ہوتا ہے۔ اس شخص کا کاروبار معطل ہو گیا اور بالکل مفلس کنگال ہو گیا۔ قرض خواہ نے تاریخ مقررہ پر پہنچ کر قرضہ کی واپسی کا مطالبہ کیا۔ اس مقروض نے معذرت چاہی کہ بھائی میں مجبور ہوں۔ میرے پاس کوئی چیز نہیں ہے۔ قرض خواہ نے قاضی کے ہاں مقدمہ دائر کر دیا۔ قاضی صاحب نے اس مقروض کو طلب کیا اور سماعت کے بعد اس مقروض کو ایک ماہ کی مہلت دی اور حکم دیا کہ اس قرض کی واپسی کا انتظام کرو۔ وہ مقروض عدالت سے باہر آیا اور سوچنے لگا کہ کیا کروں آخر اسے نبی کریم ﷺ کا ارشاد گرامی یاد آیا کہ جس بندے پر کوئی مصیبت یا پریشانی آ جائے تو وہ مجھ پر درود پاک کی کثرت کرے کیونکہ درود پاک مصیبتوں پریشانیوں کو دور کرتا ہے اور رزق بڑھاتا ہے۔ الحاصل اس نے عاجزی اور زاری کے ساتھ مسجد کے گوشے میں بیٹھ کر درود پاک پڑھنا شروع کر دیا۔ جب ستائیس دن گزر گئے تو اسے رات کو ایک خواب دکھائی دیا کوئی کہنے والا کہتا ہے۔ اے بندے تو پریشان نہ ہو۔ اللہ تعالیٰ کارساز ہے۔ تیرا قرض ادا ہو جائے گا تو علی بن عیسیٰ وزیر سلطنت کے پاس جا اور جا کر اسے کہہ دے کہ قرضہ ادا کرنے کے لئے مجھے تین ہزار دینار دے دے۔ چنانچہ نیند سے جب وہ شخص بیدار ہوا تو بڑا خوش ہوا کہ پریشانی ختم ہونے کی تدبیر ملی۔ مگر اس کے ساتھ یہ خیال آیا کہ اگر وزیر صاحب کوئی دلیل یا نشانی طلب کریں تو میرے پاس کوئی دلیل نہیں ہے۔ میں کیا کروں گا۔ آخر جب پھر رات ہوئی تو خواب میں نبی اکرم ﷺ کا دیدار نصیب ہوا۔ حضور ﷺ نے بھی علی بن عیسیٰ وزیر کے پاس جانے کا ارشاد فرمایا۔ جب آنکھ کھلی تو خوشی کی انتہا نہ تھی۔ تیسری رات پھر خواب میں نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ وزیر علی بن عیسیٰ کے پاس جاؤ اور اسے یہ فرمان سنا دو۔ عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! میں کوئی دلیل یا علامت چاہتا ہوں جو کہ اس ارشاد کی صداقت کی دلیل ہو۔ یہ سن کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ اگر وزیر تجھ سے کوئی علامت دریافت کرے تو کہہ دینا۔ اس سچائی کی علامت یہ ہے کہ تم نماز فجر کے بعد کسی کے ساتھ کلام کرنے سے پہلے پانچ ہزار بار درود پاک تحفہ دربار رسالت میں پیش کرتے ہو۔ جسے اللہ تعالیٰ اور کراماً کاتبین کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ یہ فرما کر سید دو عالم ﷺ تشریف لے گئے۔ میں بیدار ہوا نماز فجر کے بعد مسجد سے باہر قدم رکھا اور آج مہینہ پورا ہو چکا تھا۔ وہ شخص وزیر صاحب کی رہائش گاہ پر پہنچا اور وزیر صاحب سے سارا قصہ کہہ سنایا۔ جب وزیر نے کوئی دلیل طلب کی تو اس نے حضور محبوب کبریا ﷺ کا ارشاد سنایا تو وزیر صاحب خوشی اور

Marfat.com

مسرت سے چمک اٹھے اور فرمایا: مرحبا! برسول اللّٰہ حقاً اور پھر وزیر صاحب اندر گئے اور نو ہزار دینار لے کر آ گئے ان میں سے تین ہزار گن کر میری جھولی میں ڈال دیئے اور فرمایا یہ تین ہزار قرضہ کی ادائیگی کے لئے اور پھر تین ہزار روپے کہ یہ تیرے بال بچے کا خرچہ اور پھر تین ہزار اور دیئے اور فرمایا یہ تیرے کاروبار کے لئے اور ساتھ ہی وداع کرتے وقت قسم دے کر کہا اے بھائی تو میرا دینی اور ایمانی بھائی ہے۔ خدارا یہ تعلق محبت والا نہ توڑنا اور جب بھی آپ کوئی کام کوئی حاجت درپیش ہو۔ بلا روک ٹوک آ جانا، میں آپ کے کام دل و جان سے کیا کروں گا۔ فرمایا کہ میں وہ رقم لے کر سیدھا قاضی صاحب کی عدالت میں پہنچ گیا اور جب فریقین کو بلاوا ہوا۔ تو میں قاضی صاحب کے ہاں پہنچا اور دیکھا کہ قرض خواہ مبہوت کھڑا ہے۔ میں نے تین ہزار دینار گن کر قاضی صاحب کے سامنے رکھ دیئے۔ اب قاضی صاحب نے سوال کر دیا کہ بتا تو یہ اتنی دولت کہاں سے لے آیا ہے حالانکہ تو مفلس تھا کنگال تھا۔ میں نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ قاضی صاحب یہ سن کر خاموشی سے اٹھے اور گھر گئے اور گھر سے تین ہزار دینار لے کر آ گئے اور فرمایا: ساری برکتیں وزیر صاحب نے ہی کیوں لوٹ لیں میں بھی سرکار دو عالم ﷺ کا غلام ہوں۔ تیرا یہ قرضہ میں ادا کرتا ہوں جب صاحب دین (قرض خواہ) نے یہ ماجرا دیکھا تو وہ بولا کہ ساری رحمتیں تم لوگ ہی کیوں سمیٹ لو۔ میں بھی ان کی رحمت کا حقدار ہوں۔ یہ کہہ کہ اس نے تحریر کر دیا کہ میں نے اس کا قرض اللہ تعالیٰ اور نبی پاک ﷺ کے لئے معاف کر دیا اور پھر مقروض نے قاضی صاحب سے کہا آپ کا شکریہ۔ لیجئے اپنی رقم سنبھال لیجئے۔ تو قاضی صاحب نے فرمایا اللہ اور اس کے پیارے رسول کی محبت میں جو دینار لایا ہوں وہ واپس لینے کو ہرگز تیار نہیں ہوں۔ یہ آپ کے ہیں۔ لہٰذا آپ انہیں لے جائیں تو وہ شخص بارہ ہزار دینار لے کر گھر آ گیا اور قرضہ بھی معاف ہو گیا۔ یہ برکت ساری کی ساری درود پاک کی تھی۔ (جذب القلوب 263 مع تصرف)

پانچ سو درہم ملنے کا واقعہ

ایک شخص کے ذمہ پانچ سو درہم قرضہ تھا مگر حالات ایسے تھے کہ وہ قرضہ ادا نہیں کر سکتا تھا۔ اس کو نبی کریم ﷺ کا عالم رویا میں دیدار نصیب ہوا اور اپنی پریشانی کی شکایت کی۔ حضور ﷺ نے اپنے امتی کی پریشانی کی کہانی سن کر فرمایا: تم ابوالحسن کیسائی کے پاس جاؤ اور میری طرف سے انہیں کہو کہ وہ تمہیں پانچ سو درہم دے دیں۔ وہ نیشاپور میں ایک سخی مرد ہے۔ ہر سال دس ہزار

Marfat.com

غریبوں کو کپڑے دیتا ہے اور اگر وہ کوئی نشانی طلب کرے تو کہہ دینا کہ تم ہر روز دربار رسالت میں سو بار درود پاک کا تحفہ حاضر کرتے ہو مگر کل تم نے درود پاک نہیں پڑھا۔ وہ شخص بیدار ہوا اور ابوالحسن کیسائی کے پاس پہنچ گیا اور اپنا حال زار بیان کیا مگر اس نے کچھ توجہ نہ دی پھر حضور ﷺ کا فرمان سنایا تو اس نے نشانی طلب کی اور جب نشانی بیان کی تو ابوالحسن سنتے ہی تخت سے زمین پر گر پڑا اور دربار الٰہی میں سجدہ شکر ادا کیا اور پھر کہا اے بھائی، یہ میرے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک راز تھا۔ کوئی دوسرا اس راز سے واقف نہ تھا۔ واقعی کل میں درود پاک پڑھنے سے محروم رہا تھا پھر ابوالحسن کیسائی نے اپنے کارندوں کو حکم دیا کہ اسے پانچ سو کے بجائے دو ہزار پانچ سو درہم دے دو اور ابوالحسن کیسائی نے عرض کیا اے بھائی یہ ہزار درہم آقائے دو جہاں ﷺ کی طرف سے پیغام اور بشارت لانے کا شکرانہ ہے اور یہ ہزار درہم آپ کے یہاں قدم رنجہ فرمانے کا شکرانہ ہے اور پانچ سو درہم سرکار کے حکم کی تعمیل ہے اور مزید کہا کہ آپ کو آئندہ کوئی ضرورت درپیش ہو تو میرے پاس تشریف لایا کریں۔ (مدارج النبوۃ ص 229 جلد اول)

درود پاک جنت میں لے گیا

ایک بزرگ فرماتے ہیں میرا ایک ہمسایہ تھا جو کہ اوباش ذہن کا فسق و فجور میں مبتلا تھا۔ میں اسے توبہ کی تلقین کیا کرتا تھا لیکن وہ اس طرف نہیں آتا تھا۔ جب وہ مر گیا تو میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ جنت میں ہے۔ میں نے اس سے پوچھا تو یہاں کیسے اور کس عمل کی وجہ سے تجھے جنت نصیب ہوئی۔ اس نے کہا میں ایک محدث کی مجلس میں حاضر ہوا تو میں نے ان کو یہ بیان کرتے سنا جو کوئی محمد مصطفیٰ ﷺ پر بلند آواز سے درود پاک پڑھے اس کے لئے جنت واجب ہو جاتی ہے۔ یہ سن کر میں نے اور سب حاضرین نے بلند آواز سے درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سب کو بخش دیا اور جنت عطا کر دی۔ (نزہۃ المجالس ص 112)

علامہ صفوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں۔ میں نے المورد العزب میں حدیث پاک دیکھی ہے کہ نبی پاک ﷺ نے فرمایا جو دنیا میں مجھ پر درود پاک پڑھتے وقت آواز بلند کرتا ہے۔ آسمانوں میں فرشتے اس پر صلوٰۃ کے لئے آواز بلند کرتے ہیں۔

درود پاک کے ذریعے قیامت کے روز نجات ملے گی

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ روز قیامت اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت

Marfat.com

ابوالبشر آدم علیہ السلام عرش الٰہی کے پاس سبز حلہ پہن کر تشریف فرما ہوں گے اور یہ دیکھتے ہوں گے کہ میری اولاد میں سے کس کس کو جنت میں لے جاتے ہیں اور کس کس کو دوزخ لے جاتے ہیں۔ اچانک حضرت آدم علیہ السلام دیکھیں گے کہ حبیب خدا ﷺ کے ایک امتی کو فرشتے دوزخ کی طرف لے جارہے ہیں۔ حضرت آدم علیہ السلام یہ دیکھ کر ندا دیں گے اے اللہ تعالیٰ کے حبیب آپ کے ایک امتی کو ملائکہ کرام دوزخ میں لے جارہے ہیں۔ سید دو عالم ﷺ فرماتے ہیں۔ یہ سن کر میں اپنا تہبند مضبوط پکڑ کر ان فرشتوں کے پیچھے دوڑوں گا اور کہوں گا اے رب تعالیٰ کے فرشتو ٹھہر جاؤ۔ فرشتے یہ سن کر عرض کریں گے یا حبیب اللہ ہم فرشتے اللہ تعالیٰ کی حکم عدولی نہیں کر سکتے اور ہم وہ کام کرتے ہیں۔ جس کا ہمیں دربار الٰہی سے حکم ملتا ہے۔ یہ سن کر نبی کریم ﷺ اپنی ریش مبارک کو پکڑ کر دربار الٰہی میں عرض کریں گے۔ اے میرے رب کریم کیا تیرا میرے ساتھ یہ وعدہ نہیں ہے کہ تجھے تیری امت کے بارے میں رسوا نہیں کروں گا تو عرش الٰہی سے حکم آئے گا اے فرشتو میرے حبیب کی اطاعت کرو اور اس بندے کو واپس میزان پر لے چلو۔ فرشتے اس کو فوراً میزان کے پاس لے جائیں گے اور جب اس کے اعمال کا وزن کریں گے تو میں اپنی جیب سے ایک نور کا سفید کاغذ نکالوں گا اور اس کو بسم اللہ شریف پڑھ کر نیکیوں کے پلڑے میں رکھ دوں گا تو اس کا نیکیوں والا پلڑا وزنی ہو جائے گا۔

اچانک ایک شور برپا ہوگا کہ کامیاب ہو گیا، کامیاب ہو گیا۔ اس کی نیکیاں وزنی ہوگئیں اس کو جنت میں لے جاؤ۔ جب فرشتے اسے جنت کو لے جاتے ہوں گے تو وہ کہے گا اے میرے رب کے فرشتو! ٹھہرو۔ اس بزرگ سے کچھ عرض کرلوں۔ پھر وہ عرض کرے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان ہو جائیں۔ آپ ﷺ کا کیسا نورانی چہرہ ہے اور آپ کا خلق کتنا عظیم ہے۔ آپ نے میرے آنسوؤں پر رحم کھایا اور میری لغزشوں کو معاف کرایا۔ آپ کون ہیں؟ فرمائیں گے میں تیرا نبی محمد مصطفیٰ ﷺ ہوں اور یہ تیرا درود پاک تھا جو تو نے مجھ پر پڑھا ہوا تھا۔ وہ میں نے تیرے آج کے دن کے لئے محفوظ رکھا ہوا تھا۔ (مدارج النبوۃ)

درود پاک کی بدولت روٹی ملے گی

کتاب مصباح الظلام میں ہے کہ حضرت ابوحفص حداد رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں مدینہ منورہ حاضر ہوا۔ ایک وقت ایسا آیا کہ کھانے کو کچھ نہ تھا۔ بھوک سخت لگی ہوئی تھی۔ یوں ہی پندرہ

Marfat.com

دن گزر گئے۔ جب میں زیادہ ہی نڈھال ہوگیا تو میں نے اپنا پیٹ روضہ مقدسہ کے ساتھ لگا دیا اور کثرت سے درود پاک پڑھا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اپنے مہمان کو کچھ کھانا کھلائیے۔ بھوک نے نڈھال کر دیا ہے۔ وہیں پر اللہ تعالیٰ نے مجھ پر نیند غالب کر دی اور سرکار دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوا۔ سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ حضور ﷺ کے دائیں جانب اور فاروق اعظم رضی اللہ عنہ بائیں جانب ہیں اور حیدر کرار رضی اللہ عنہ سامنے ہیں۔ مجھے حضرت علی شیر خدا رضی اللہ عنہ نے بلایا اور فرمایا: اٹھ سرکار ﷺ تشریف لائے ہیں۔ میں اٹھا اور دست بوسی کی۔ آقائے دو جہان ﷺ نے مجھے روٹی عنایت فرمائی۔ میں نے آدھی کھائی اور آنکھ کھل گئی۔ میں بیدار ہوا تو آدھی روٹی میرے ہاتھ میں تھی۔ (سعادۃ الدارین)

شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا میں نے جو درود پاک کی برکتیں دیکھی ہیں۔ ان میں سے ایک یہ کہ میں نے خواب میں دیکھا میں دوزخ میں ہوں اور میں درود پاک پڑھ رہا ہوں اور دوزخ کی آگ نے مجھ پر کسی قسم کا اثر نہیں کیا۔ اور میں نے وہاں ایک عورت دیکھی جس کا خاوند میرا دوست تھا۔ مجھے دیکھ کر اس عورت نے کہا: اے شیخ احمد رحمۃ اللہ علیہ کیا آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کا دوست اور اس کی بیوی دوزخ میں ہیں۔ یہ سن کر مجھے بڑا صدمہ ہوا کہ میرا دوست دوزخ میں ہے۔ میں اس کے گھر (جو اس کا ٹھکانہ دوزخ میں تھا) داخل ہوا اور دیکھا کہ ایک ہنڈیا ہے اور اس میں کھولتا ہوا گندھک ہے اور اس عورت نے کہا یہ آپ کے دوست کے لئے پینے کی چیز ہے۔ میں نے پوچھا کہ اسے یہ سزا کیسے ملی حالانکہ وہ ظاہر میں نیک آدمی تھا۔ تو اس کی بیوی نے جواب دیا: اس نے مال جمع کیا تھا خواہ وہ حلال تھا یا حرام۔ پھر میں نے دوزخ میں بڑی بڑی آگ کی خندقیں اور وادیاں دیکھیں۔ پھر میں نے ہوا میں آسمان کی طرف پرواز کی حتیٰ کہ میں آسمان کی بلندی تک پہنچ گیا اور میں نے فرشتوں کو سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی تسبیح و تقدیس اور توحید بیان کر رہے ہیں۔ پھر میں نے کسی کہنے والے کو کہتے سنا اے شیخ احمد۔ تجھے چیز کی بشارت ہو کہ تو اہل چیز سے ہے۔ پھر میں نیچے اتر آیا اور اس جگہ اترا جہاں سے اوپر گیا تھا اور وہی عورت کھڑی ہے اور پھر دروازہ کھلا تو اس کا خاوند نکلا اور کہا ہمیں اللہ تعالیٰ نے تیری وجہ سے اور درود پاک کی برکت سے نجات عطا فرما دی ہے پھر وہاں سے چلا تو ایسی جگہ پہنچ گیا جس سے اچھی جگہ کسی دیکھنے والے

Marfat.com

نے نہ دیکھی ہو۔اس میں ایک بالا خانہ دیکھا جو کہ نہایت ہی عالی شان اور بلند ہے اور اس میں ایک عورت کہ اس جیسی حسن و جمال والی عورت نہیں دیکھی گئی۔ بیٹھی آٹا گوندھ رہی ہے میں نے اس آٹے میں ایک بال دیکھا میں نے اس عورت سے کہا اللہ تجھ پر رحم کرے اس بال کو آٹے میں سے نکال دے کہ اس بال نے سارا آٹا خراب کرر کھا ہے۔ وہ بولی یہ بال میں نہیں نکال سکتی یہ تو ہی نکال سکتا ہے اور یہ بال تیرے دل میں دنیا کی محبت کا بال ہے۔ لہٰذا اگر تو چاہے تو اس کو نکال دے چاہے تو رہنے دے اور اس عورت کی بات پر میں بیدار ہو گیا۔ (سعادۃ الدارین ص 118)

درود پاک کی بدولت بلا حساب جنت میں داخل ہونے کا واقعہ

حضرت ابوالحفص کاغذی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ کو ان کے فوت ہو جانے کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا کیا حال ہے اور اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا کیا؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھ پر رحم فرمایا، مجھے بخش دیا اور مجھے جنت میں بھیج دیا۔ دیکھنے والے نے پھر سوال کیا کس عمل کی وجہ سے آپ کو یہ انعامات حاصل ہوئے تو فرمایا کہ جب میں دربار الٰہی میں حاضر کیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے فرشتوں سے فرمایا اس کے گناہ شمار کرو۔ چنانچہ فرشتوں نے میرے نامہ اعمال سے میرے صغیرہ کبیرہ غلطیاں لغزشیں سب شمار کر کے دربار الٰہی میں پیش کر دیئے۔ پھر فرمان الٰہی ہوا کہ اس بندے نے اپنی زندگی میں میرے حبیب پر جتنا درود پاک پڑھا ہے وہ بھی شمار کرو۔ جب فرشتوں نے درود پاک شمار کیا تو وہ گناہوں کی نسبت زیادہ نکلا تو مولیٰ کریم نے فرمایا: اے فرشتو! میں نے اس کا حساب بھی معاف کر دیا ہے۔ لہٰذا اسے بغیر حساب و کتاب کے جنت میں لے جاؤ۔ (القول البدیع)

شیخ ابوالحسن کی غربت دور ہونے کا واقعہ

حضرت شیخ ابوالحسن بن حارث لیثی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ پابند شرع اور متبع سنت اور درود پاک کی کثرت کرنے والے تھے۔ فرماتے ہیں کہ مجھ پر گردش کے دن آ گئے فقر و فاقہ کی نوبت آ گئی اور عرض گزر گیا یہاں تک کہ عید آ گئی اور میرے پاس کوئی چیز نہ تھی کہ جس سے میں بچوں کو عید کرا سکوں۔ جب عید کی رات آئی وہ رات میرے لئے نہایت ہی کرب و پریشانی کی رات تھی۔ رات کی کچھ گھڑیاں گزری ہوں گی کہ کسی نے میرا دروازہ کھٹکھٹایا اور یوں معلوم ہوتا تھا کہ میرے دروازے پر کچھ لوگ ہیں۔ جب میں نے دروازہ کھولا تو دیکھا کہ کافی لوگ ہیں۔ انہوں نے شمعیں (قندیلیں) اٹھائی ہوئی ہیں اور ان میں سے ایک سفید پوش جو کہ اپنے علاقے کا رئیس تھا۔

Marfat.com

وہ آگے آیا ہم حیران رہ گئے کہ یہ اس وقت کیوں آئے ہیں۔ اس رئیس نے بتایا کہ میں آپ کو بتاؤں کہ ہم کیوں آئے ہیں؟ آج رات میں سویا تو کیا دیکھتا ہوں کہ شاہ کونین امت کے والی ﷺ تشریف لائے ہیں اور مجھے فرمایا کہ ابوالحسن اور اس کے بچے بڑی تنگدستی اور فقر و فاقہ کے دن گزار رہے ہیں۔ تجھے اللہ تعالیٰ نے بہت کچھ دے رکھا ہے جا، جا کر ان کی خدمت کر اس کے بچوں کے کپڑے لے جاؤ اور دیگر ضروریات خرچہ وغیرہ تا کہ وہ اچھے طریقے سے عید کر سکیں اور خوش ہو جائیں۔ لہٰذا آپ بچوں کو بلائیں تا کہ ان کے لباس کی پیمائش کر لیں ان کے کپڑے سل جائیں۔ پھر اس نے درزیوں کو حکم دیا کہ پہلے بچوں کے کپڑے تیار کرو بعد میں بڑوں کے۔ لہٰذا صبح ہونے سے پہلے پہلے سب کچھ تیار ہو گیا اور صبح کو گھر والوں نے خوشی خوشی عید منائی۔

(سعادۃ الدارین ص198)

درود پاک کی بدولت دینار مل گئے

محمد بن فاتک نے بیان کیا کہ ہم شیخ القراء حضرت ابوبکر بن مجاہد رضی اللہ عنہ سے پڑھتے تھے کہ ایک دن ایک شخص آیا جس نے پھٹی پرانی پگڑی باندھی ہوئی تھی اور پھٹا پرانا اس کا لباس تھا۔ ہمارے استاد اٹھے اور اسے اپنی جگہ بٹھا کر خیریت پوچھی۔ اس آنے والے نے عرض کی۔ آج میرے گھر بچہ پیدا ہوا ہے اور گھر والے مجھ سے گھی وغیرہ کا مطالبہ کرتے ہیں اور میرے پاس کچھ نہیں ہے۔ شیخ ابوبکر بن مجاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ میں پریشانی کے عالم میں رات کو سویا تو غریبوں کے والی بے سہاروں کے سہارے حبیب خدا ﷺ جلوہ گر ہوئے اور فرمایا یہ کیا پریشانی ہے؟ جاؤ، علی بن عیسیٰ وزیر کے ہاں اور اسے میرا سلام کہو اور اسے حکم دو کہ وہ اس شخص کو سو دینار دے دے اور اس کی سچائی کی علامت یہ بیان کرنا کہ تم ہر جمعہ کی رات ہزار بار مجھ پر درود پاک پڑھتے ہو اور گزشتہ جمعہ تم نے سات سو بار درود پاک پڑھا تھا کہ بادشاہ کی طرف سے آپ کو بلاوا آ گیا تھا۔ آپ وہاں گئے اور باقی درود پاک آپ نے واپس آ کر پڑھا تھا۔ حضرت ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ اٹھے اور اس شخص کو ساتھ لیا اور وزیر صاحب کے گھر پہنچ گئے۔ پہنچ کر وزیر سے فرمایا: وزیر صاحب یہ آپ کی طرف رسول ﷺ کی طرف سے قاصد ہے۔ یہ سنتے ہی وزیر صاحب فوراً کھڑے ہو گئے اور بڑی تعظیم و توقیر کی اور ان کو اپنے مسند پر بٹھایا اور غلام کو حکم دیا کہ دیناروں والی تھیلی لائے۔ وزیر صاحب نے ہزار دینار لا کر سامنے رکھ دیئے اور عرض کیا اے شیخ، آپ نے سچ

Marfat.com

فرمایا ہے۔ یہ بھید میرے اور میرے رب کے درمیان تھا پھر وزیر صاحب نے عرض کیا حضرت یہ سو دینار قبول کریں یہ اس بچے کے باپ کے لئے ہیں اور پھر سو دینار گن کر اور حاضر کئے کہ آپ سچی بشارت لے کر تشریف لائے ہیں اور پھر سو دینار اور حاضر کئے کہ آپ کو یہاں آنے میں تکلیف اٹھانا پڑی۔ یوں کرتے کرتے وزیر صاحب نے ہزار دینار حاضر کر دیا مگر حضرت شیخ ابوبکر رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہم اتنے ہی لیں گے جتنے ہمیں آقائے دو جہان ﷺ نے لینے کو فرمایا ہے یعنی ایک سو دینار۔ (سعادۃ الدارین)

شیخ احمد مغربی رحمۃ اللہ علیہ کا خواب

حضرت شیخ احمد بن ثابت مغربی قدس سرہٗ نے فرمایا کہ میں نے درود پاک کے فضائل جو دیکھے ان میں سے ایک یہ ہے کہ ایک رات میں نے خواب دیکھا کہ دو آدمی آپس میں جھگڑتے ہیں ایک نے کہا آ میرے ساتھ چل۔ رسول اکرم ﷺ سے فیصلہ کرا لیں۔ چنانچہ وہ دونوں چلے تو میں بھی ان کے پیچھے ہولیا۔ دیکھا تو سید دو عالم ﷺ ایک بلند جگہ پر جلوہ افروز ہیں۔ جب حاضر ہوئے تو ایک نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! اس شخص نے مجھ پر گھر جلا دینے کا الزام لگایا ہے۔ یہ سن کر شاہ کونین ﷺ نے فرمایا: اس نے تجھ پر افتراء کیا ہے۔ اسے آگ کھا جائے گی پھر میں بیدار ہو گیا اور میں دربار رسالت میں کچھ عرض نہ کر سکا۔ پھر میں نے دربار الٰہی میں دعا کی یا اللہ مجھے پھر زیارت مصطفی ﷺ سے مشرف فرما۔ دعا کے بعد میں سو گیا دیکھتا ہوں کہ منادی ندا کر رہا ہے کہ جو شخص نبی کریم ﷺ کی زیارت کرنا چاہتا ہے۔ وہ ہمارے ساتھ چلے اور میں نے دیکھا کہ کافی لوگ اس ندا کرنے والے کے پیچھے جا رہے ہیں۔ جن کے لباس سفید ہیں، تو میں نے ایک سے پوچھا کہ خدا کے لئے اور رسول پاک ﷺ کے لئے مجھ بتاؤ کہ حضور ﷺ کہاں تشریف فرما ہیں۔ اس نے کہا کہ سرکار دو عالم ﷺ فلاں مکان میں جلوہ گر ہیں۔ یہ سن کر میں نے دعا کی۔ یا اللہ درود پاک کی برکت سے مجھے اپنے حبیب پاک تک ان لوگوں سے پہلے پہنچا دے تاکہ میں تنہائی میں زیارت کر سکوں اور اپنی مراد حاصل کر سکوں۔ تو مجھے کسی چیز نے بجلی کی طرح حضور ﷺ کے دربار میں حاضر کر دیا۔ جب حاضر ہوا تو دیکھا کہ سرکار دو عالم ﷺ تنہا قبلہ رو تشریف فرما ہیں اور حضور ﷺ کے چہرہ انور سے نور چمک رہا ہے۔ میں نے عرض کی ''الصلوۃ والسلام علیک یا رسول اللہ'' یہ سن کر حضور ﷺ نے ''مرحبا''

Marfat.com

فرمایا۔ تو میں اپنے چہرے کے ساتھ حضور ﷺ کی گود مبارک میں لوٹ پوٹ ہو گیا پھر میں نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی نصیحت فرمائیے۔ جس سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے۔ فرمایا: کہ درود پاک کی کثرت کرو۔ پھر میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! آپ اس بات کے ضامن ہو جائیں کہ ہم اللہ تعالیٰ کے ولی بن جائیں تو فرمایا: میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا ایمان پر خاتمہ ہو گا۔ پھر میں نے وہی عرض کی تو فرمایا کیا تجھے معلوم نہیں کہ اللہ تعالیٰ کے ولی سارے کے سارے اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے ہیں کہ خاتمہ ایمان پر ہو جائے لہٰذا میں تیرا ضامن ہوں کہ تیرا خاتمہ ایمان پر ہوگا۔ میں نے عرض کی ہاں، یارسول اللہ ﷺ! مجھے منظور ہے پھر میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ اللہ تعالیٰ مجھے حضرت خضر علیہ السلام کی زیارت کرائے۔ میں یہ دربار رسالت میں عرض کرنے ہی والا تھا کہ حضور ﷺ نے فرمایا: مجھ پر درود پاک کی کثرت لازم پکڑو اور اس مقام کی زیارت اور ہر وہ بات جو تجھے درجات پر پہنچانے والی ہے۔ ہم اس کو پورا کریں گے پھر میرے دل میں اس بات کی حشمت و رعب پیدا ہوا کہ جب میں کون و مکان زمین و آسمان کے آقا کی زیارت سے نوازا گیا ہوں تو مجھے اور کیا چاہئے تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! ہر نبی و رسول ہر ولی اور حضرت خضر علیہ السلام نے حضور ﷺ کے نور سے ہی اقتباس کیا ہے اور حضور ﷺ کے بحر ذخار سے سب نے چلو بھرا ہے تو جب مجھے حضور ﷺ کی زیارت ہو گئی ہے تو گویا میں نے سب کی زیارت کر لی اللہ تعالیٰ کا شکر ہے۔ اتنی دیر میں باقی لوگ جن کو میں پیچھے چھوڑ آیا تھا وہ حاضر ہوئے اور وہ بلند آواز سے پڑھتے آرہے تھے: ''الصلوٰة والسلام علیک یا رسول اللہ''

جب وہ حاضر ہوئے تو میں آقائے دو جہاں ﷺ کے حضور ایک جانب بیٹھا تھا۔ رسول اکرم شفیع معظم ﷺ ان کی طرف متوجہ ہوئے اور ان کو بشارتیں دیں لیکن ان کے ساتھ ایک شخص اور بھی آیا تھا۔ اس کو حضور ﷺ نے دھتکار دیا اور فرمایا: اے مردود، اے آگ کے چہرے والے تو پیچھے ہٹ جا۔ میں نے اس کی صورت دیکھی تو وہ ان آنے والوں جیسی نہ تھی کیونکہ وہ شیطان تھا اور پھر سید دو عالم نور مجسم ﷺ ان حاضرین کے ساتھ گفتگو سے فارغ ہوئے تو فرمایا: اب تم جاؤ۔ اللہ تعالیٰ تمہیں برکتیں عطا کرے اور مجھے میرے پوتے کے ساتھ (میری طرف اشارہ کر کے) رہنے دو۔ تو میں نے عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں سید ہوں۔ فرمایا: ہاں تو سید ہے۔ میں نے عرض کی کیا میں حضور ﷺ کی اولاد پاک سے ہوں۔ فرمایا: ہاں، تو میری نسل پاک سے ہے تو

Marfat.com

میں نے اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا۔ پھر میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مجھے نصیحت فرمائیے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ مجھے نفع دے تو فرمایا: تجھ پر لازم ہے کہ درود پاک کی کثرت کرے اور کھیل تماشے سے پرہیز کرے۔ (سعادۃ الدارین)

درود پاک کی برکت سے کھجور کی گٹھلیاں دینار بن گئیں

جب شیخ الاسلام حضرت بابا فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ نے درود پاک کے فضائل بیان فرمائے تو اچانک پانچ درویش حاضر ہوئے سلام عرض کیا تو آپ نے فرمایا: بیٹھ جاؤ۔ وہ بیٹھ گئے اور عرض کی ہم مسافر ہیں خانہ کعبہ کی زیارت کے لئے جارہے ہیں لیکن خرچہ پاس نہیں ہے۔ مہربانی فرمائیے۔ یہ سن کر حضرت خواجہ نے مراقبہ کیا اور سر اٹھا کر کھجور کی چند گٹھلیاں لیں اور کچھ پڑھ کر ان پر پھونکا اور ان درویشوں کو دے دیں وہ حیران ہوں گئے کہ ہم ان گٹھلیوں کو کیا کریں گے۔ حضرت بابا فرید رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا حیران کیوں ہوتے ہو ان کو دیکھو تو سہی جب دیکھا تو وہ سونے کے دینار تھے۔ آخر شیخ بدر الدین اسحاق سے معلوم ہوا کہ حضرت خواجہ فرید الدین گنج شکر قدس سرہٗ نے درود پاک پڑھ کر پھونکا تھا اور وہ گٹھلیاں درود پاک کی برکت سے دینار بن گئے تھے۔

(راحۃ القلوب ص 61)

درود پاک پڑھنے والی مکھی کا واقعہ

ایک دن آقائے دو جہاں ﷺ اسلامی لشکر کے ساتھ جہاد کے لئے تشریف لے جارہے تھے۔ راستے میں ایک جگہ پڑاؤ کیا اور حکم دیا کہ یہیں پر جو کھانا ہے کھالو۔ جب کھانا کھانے لگے تو صحابہ اکرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! روٹی کے ساتھ سالن نہیں ہے پھر صحابہ نے دیکھا کہ ایک شہد کی مکھی ہے اور بڑے زور زور سے بھنبھناتی ہے۔ عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ مکھی کیوں شور مچاتی ہے۔ فرمایا: یہ کہہ رہی ہے کہ مکھیاں بے قرار ہیں۔ اس وجہ سے کہ صحابہ کرام کے پاس سالن نہیں ہے حالانکہ یہاں قریب ہی غار میں ہم نے شہد کا چھتہ لگایا ہوا ہے۔ وہ کون لائے کیونکہ ہم تو اسے لا نہیں سکتیں۔ پھر تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا: پیارے علی، اس مکھی کے پیچھے پیچھے جاؤ اور شہد لے آؤ۔ چنانچہ حضرت حیدر کرار رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک چوبی پیالہ پکڑ کر اس کے پیچھے ہو لئے۔ وہ مکھی آگے آگے اس غار میں پہنچ گئی اور آپ نے وہاں جا کر شہد صاف مصفا نچوڑ لیا اور دربارِ رسالت میں حاضر ہو گئے۔ سرکار دو عالم ﷺ نے وہ شہد

Marfat.com

تقسیم فرما دیا۔ جب صحابہ کرام کھانا کھانے لگے تو مکھی پھر آ گئی اور بھنبھنانا شروع کر دیا۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! مکھی پھر اسی طرح شور کر رہی ہے تو فرمایا: میں نے اس سے ایک سوال کیا ہے اور یہ اس کا جواب دے رہی ہے میں نے اس سے پوچھا ہے کہ تمہاری خوراک کیا ہے؟ مکھی کہتی ہے کہ پہاڑوں اور بیابانوں میں جو پھول ہوتے ہیں۔ وہ ہماری خوراک ہے میں نے پوچھا پھول تو کڑوے بھی ہوتے ہیں پھیکے بھی بدمزہ بھی ہوتے ہیں تو تیرے منہ میں جا کر نہایت شیریں اور صاف شہد کیسے بن جاتا ہے تو مکھی نے جواب دیا یا رسول اللہ ﷺ! ہمارا ایک امیر اور سردار ہے۔ جب ہم پھولوں کا رس چوستی ہیں ۔ تو ہمارا امیر آپ ﷺ کی ذات مقدمہ پر درود پاک پڑھنا شروع کرتا ہے اور ہم بھی اس کے ساتھ مل کر درود پاک پڑھتی ہیں تو وہ بدمزہ اور کڑوے پھولوں کا رس درود پاک کی برکت سے میٹھا ہو جاتا ہے اور اس کی برکت و رحمت کی وجہ سے وہ شہد شفا بن جاتا ہے۔ اگر درود پاک کی برکت سے کڑوے اور بدمزہ پھولوں کا رس نہایت میٹھا شہد بن سکتا ہے تلخی شیرینی میں بدل سکتی ہے تو درود پاک کی برکت سے گناہ بھی نیکیوں میں تبدیل ہو سکتے ہیں۔ (مقاصد السالکین)

حضرت شاہ رحیم رحمۃ اللہ علیہ کا واقعہ

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے والد ماجد حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ایک دفعہ مجھے بخار کا عارضہ لاحق ہوا اور بیماری طول پکڑ گئی حتیٰ کہ زندگی سے ناامید ہو گئی۔ اس دوران مجھے غنودگی ہوئی تو میں نے دیکھا کہ شاہ کونین ﷺ تشریف لائے اور فرمایا: ''کیف حالک یابنّی '' اے میرے بیٹے کیا حال ہے؟ اس ارشاد گرامی کی لذت مجھ پر ایسی غالب ہوئی کہ مجھے وجد آ گیا اور زاری و بے قراری کی عجیب حالت مجھ پر طاری ہوئی پھر مجھے آقا امت کے والی ﷺ نے اس طرح گود مبارک میں لے لیا کہ حضور ﷺ کی ریش مبارک میرے سر پر تھی اور حضور ﷺ کا پیراہن مبارک میرے آنسوؤں سے تر ہو گیا۔ پھر آہستہ آہستہ یہ حالت سکون میں بدل گئی پھر میرے دل میں خیال آیا کہ مدت گزر گئی اس شوق سے کہ کہیں سے سرکارِ دوعالم ﷺ کے بال مبارک دستیاب ہوں۔ کتنا کرم ہو گا اگر آقا مجھے یہ دولت عنایت فرمائیں۔ بس یہ خیال آنا ہی تھا کہ حضور ﷺ میرے اس خیال سے مطلع ہوئے اور شاہ کونین ﷺ نے اپنی ریش مبارک پر اپنا ہاتھ مبارک پھیرا اور دو بال مبارک مجھے عنایت

Marfat.com

فرمائے۔ پھر مجھے یہ خیال آیا کہ بیدار ہونے کے بعد یہ نعمت (بال مبارک) میرے پاس رہے گی یا نہیں تو حضور ﷺ نے فوراً فرمایا: بیٹا یہ دونوں بال مبارک تیرے پاس رہیں گے۔ اس کے بعد سرکار دو عالم ﷺ نے صحت کلی اور درازی عمر کی بشارت دی تو مجھے اسی وقت آرام ہو گیا۔ میں نے بیدار ہو کر چراغ منگایا اور دیکھا تو میرے ہاتھ میں دو موئے مبارک نہ تھے۔ میں غمگین ہو کر پھر دربار رسالت کی طرف متوجہ ہوا اور دیکھا کہ آقائے دو جہاں جلوہ افروز ہیں اور فرما رہے ہیں۔ بیٹا ہوش کر میں نے دونوں موئے مبارک تیرے تکیے کے نیچے احتیاط سے رکھ دیئے ہیں وہاں سے لے لو۔ میں نے بیدار ہوتے ہی تکیے کے نیچے سے موئے مبارک لے لئے اور ایک پاکیزہ جگہ میں نہایت تعظیم و تکریم کے ساتھ محفوظ کر لئے بعد ازاں چونکہ بخار یک دم اتر گیا تو کمزوری غالب آ گئی حاضرین نے سمجھا شائد موت کا وقت آ گیا ہے اور وہ رونے لگے چونکہ مجھ میں بات کرنے کی طاقت نہ تھی۔ اس لئے میں اشارہ کرتا رہا۔ پھر کچھ عرصہ بعد مجھے قوت حاصل ہو گئی اور میں بالکل تندرست ہو گیا۔ حضرت شاہ عبدالرحیم رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ان دونوں موئے مبارک کا خاصہ تھا کہ آپس میں لپٹے رہتے تھے لیکن جب درود پاک پڑھا جاتا تو دونوں علیحدہ علیحدہ ہو کر کھڑے ہو جاتے تھے۔ ایک مرتبہ تین آدمی جو اس معجزے کے منکر تھے آئے اور آزماش چاہی میں بے ادبی کے خوف سے آزمانے پر رضامند نہ ہوا۔ لیکن جب مناظرہ طول پکڑ گیا تو عزیزوں نے وہ موئے مبارک پکڑے اور دھوپ میں لے گئے۔ اسی وقت بادل آیا اور اس نے سایہ کر دیا حالانکہ سخت دھوپ تھی اور بادل کا موسم بھی نہ تھا۔ یہ دیکھ کر ان میں سے ایک نے توبہ کر لی اور مان گیا۔ دوسرے دونوں نے کہا یہ اتفاقی امر تھا۔ دوسری بار پھر وہ موئے مبارک دھوپ میں لے گئے تو پھر بادل نے آ کر سایہ کر دیا۔ دوسرا بھی تائب ہوا۔ تیسرے نے کہا اب بھی اتفاقی امر ہے۔ تیسری بار پھر دھوپ میں موئے مبارک لے گئے تو پھر فوراً بادل نے سایہ کر دیا تو تیسرا بھی تائب ہو کر مان گیا۔ ایک بار کچھ لوگ موئے مبارک کی زیارت کے لئے آئے تو میں موئے مبارک والے صندق کو باہر لایا۔ لوگ کافی جمع تھے۔ میں نے تالا کھولنے کے لئے چابی لگائی تو تالا نہ کھلا بڑی کوشش کی مگر میں تالا کھولنے میں کامیاب نہ ہو سکا۔ پھر میں اپنے دل کی طرف متوجہ ہوا تو معلوم ہوا کہ ان لوگوں میں فلاں آدمی جنبی ہے۔ اس کی وجہ ہے کہ تالا نہیں کھل رہا۔ میں نے پردہ پوشی کرتے ہوئے سب کو کہا جاؤ دوبارہ طہارت کر کے آؤ جب وہ جنبی مجمع سے

Marfat.com

باہر ہوا تو تالا کھل گیا اور ہم سب نے موئے مبارک کی زیارت کی۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میرے والد ماجد نے آخری عمر میں تبرکات تقسیم فرمائے تو ایک موئے مبارک مجھے بھی عنایت ہوا۔ (والحمد للہ رب العالمین)۔

(انفاس العارفین ص39)

درود کی برکت سے شفا مل گئی

حضرت ابوسعید شعبان قرشی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ مکہ مکرمہ میں 811ء میں بیمار ہو گیا۔ ایسا بیمار ہوا کہ موت کے قریب پہنچ گیا تو میں نے وہ قصیدہ جس میں دو جہاں کے سردار رفیع الشان شیخ اعظم ﷺ کی مدح لکھی تھی پڑھ کر جناب الٰہی میں فریاد کی اور شفا طلب کی اور میری زبان درود پاک ورد سے تر تھی۔ جب صبح ہوئی تو مکہ مکرمہ کا ایک باشندہ شہاب الدین احمد آیا اور کہا آج رات میں نے بڑا اچھا خواب دیکھا ہے کہ میں اپنے گھر سویا ہوا تھا اور کعبہ مکہ مکرمہ کی زیارت کر رہا ہوں۔ اچانک رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ حضور ﷺ چل رہے ہیں اور خلق خدا محو نظارہ ہے۔ میرے آقا ﷺ باب مدرسہ منصوریہ سے گزر کر باب ابراہیم کی طرف تشریف لا کر رباط حوری کے دروازے کے پاس خیاضموی کے چبوترے پر تشریف لائے اور تو اس چبوترے پر بیٹھا تھا۔ تیرے نیچے سبز رنگ کا جائے نماز تھا اور تو رکن یمانی کی طرف منہ کر کے بیت اللہ کی زیارت کر رہا تھا۔ جب حضور ﷺ تیرے سامنے تشریف لائے تو اپنے داہنے دست مبارک کی شہادت کی انگشت مبارکہ سے اشارہ فرمایا اور دو مرتبہ فرمایا: (وعلیک السلام یا شعبان) یہ میں اپنے کانوں سے سن رہا تھا اور اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا تھا۔ میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے پوچھا کہ میں اس وقت کس حال میں تھا۔ تو فرمایا تو اپنے قدموں پر کھڑا عرض کر رہا تھا: یا سیدی یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وعلیٰ الک واصحابک پھر حضور ﷺ باب صفا سے اوپر چڑھ گئے اور تو اپنے مکان کی طرف لوٹ گیا۔ یہ سن کر میں نے شیخ شہاب الدین احمد سے کہا اللہ تعالیٰ آپ کو جزائے خیر عطا فرمائے اور آپ پر احسان کرے اگر میری جان میرے ہاتھ میں ہوتی تو میں آپ کی خدمت میں بطور نذرانہ پیش کر دیتا۔ (سعادۃ الدارین ص140)

درود پاک کی بدولت روپیہ مل گیا

ایک مولوی صاحب نے ایک شخص کو بطور وظیفہ روزانہ پڑھنے کے لئے درود پاک بتا دیا اور

Marfat.com

ساتھ ہی کچھ فوائد درود پاک کے سنا دیئے۔ وہ شخص بڑے شوق و ذوق سے دن رات درود پاک پڑھتا رہا اور ایسا اس میں محو ہوا کہ دنیا کے کام چھوٹ گئے اس کی بیوی فاجرہ تھی جب کبھی خاوند کو دیکھتی تو اس کے منہ سے درود پاک کا ورد جاری رہتا اسے بے حد ناگوار معلوم ہوتا۔ ایک دن وہ عورت بولی ارے بدبخت کیا ہر دم درود پاک پڑھتے رہتے ہو۔ اس کو چھوڑ دو آدمی ہو کچھ کما کر لاؤ مگر اس کا خاوند باوجود ایسی طعن و تشنیع کے درود پاک کا ورد نہ چھوڑتا تھا۔ اتفاق سے وہ شخص کسی مہاجن کا مقروض تھا۔ اس کے ذمہ سو روپیہ مہاجن کا قرضہ تھا۔ اس نے مطالبہ کیا یہ نہ دے سکا مہاجن نے عدالت میں دعویٰ دائر کر دیا۔ اب اس کی عورت کو اور بھی موقع مل گیا۔ خوب زبان درازی کی اور خاوند کو برا بھلا کہا وہ مرد صالح تنگ آ کر آدھی رات کو اٹھا اور دربار الٰہی میں نہایت ہی زاری کی اور عاجزی سے عرض کی یا اللہ تو سب کچھ جانتا ہے۔ میں بیوی اور مہاجن سے لاچار ہو گیا ہوں تو بے سہاروں کا سہارا ہے تو حاجت مندوں کا حاجت روا ہے۔ دریائے رحمت جوش میں آیا اور اس مرد صالح پر اللہ تعالیٰ نے نیند مسلط کر دی اور اس نے خواب میں دیکھا کہ ایک بزرگ نہایت ہی حسین و جمیل پاکیزہ صورت میں سامنے آئے اور نہایت شیریں زبان سے گویا ہوئے: اے پیارے کیوں اتنے بے قرار ہو۔ گھبراؤ نہیں تمہارا سارا کام بن جائے گا۔ میں خود تمہارا مددگار ہوں۔ اس مرد صالح نے عرض کی کہ آپ کون ہیں؟ فرمایا: میں وہی ہوں جن پر تو درود پاک پڑھتا ہے۔ یہ سن کر بہت خوش ہوا اور دل کی ساری بے قراری دور ہو گئی اور پھر سرکار دو عالم ﷺ نے فرمایا گھبرانے کی ضرورت نہیں تم صبح وزیراعظم کے پاس جانا اور اس کو وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سنانا۔ جب وہ مرد درویش بیدار ہوا اور صبح کو اپنے ٹوٹے پھوٹے لباس کے ساتھ وزیراعظم کی رہائش گاہ کی طرف روانہ ہوا۔ دروازہ پر جا کر دربانوں سے کہا کہ میں وزیراعظم سے ملنا چاہتا ہوں۔ دربان اس کی حیثیت اور لباس دیکھ کر مسکرا دیئے اور کہا کیا آپ وزیراعظم کے ساتھ ملاقات کرنے کے قابل ہیں۔ چلو یہاں سے بھاگو لیکن ان دربانوں میں ایک رحم دل بھی تھا۔ اس کو رحم آ گیا اور کہا بھائی ٹھہر جائیں۔ وزیراعظم سے عرض کرتا ہوں اگر اجازت ہو گی تو ملاقات کر لینا۔ جب وزیراعظم سے ماجرا بیان کیا گیا تو انہوں نے کہا اس آدمی کو بلا لو۔ جب وہ وزیراعظم کے ہاں پہنچا تو وزیراعظم کے استفسار پر سارا واقعہ بیان کر دیا۔ وزیراعظم وظیفہ کی مقبولیت کی خوشخبری سن کر بہت خوش ہوا اور اسے بجائے ایک سو کے تین سو روپیہ دے کر رخصت کیا۔ جب وہ

Marfat.com

مرد صالح وہ روپیہ لے کر گھر گیا اور بیوی کو دیا تو وہ بھی خوش ہوگئی۔ وہ مرد صالح بیوی کو روپے دے کر اپنے کام یعنی درود پاک پڑھنے میں مشغول ہوگیا۔ جب مقدمہ کی تاریخ آئی تو وہ سو روپیہ لے کر عدالت میں میں جا پہنچا اور حاکم کے سامنے رکھ دیا اور وہ قرض خواہ مہاجن روپیہ دیکھ کر حاکم سے کہنے لگا: جناب یہ روپیہ کہیں سے چوری کر کے لایا ہے کیونکہ اس کے پاس تو کچھ بھی نہیں تھا۔ یہ سن کر حاکم نے پوچھا: بتاؤ یہ روپیہ کہاں سے لیا ہے ورنہ قید کر لئے جاؤ گے۔ اس نے کہا یہ بات وزیر اعظم سے معلوم کرو کہ میرے پاس روپیہ کہاں سے آیا ہے۔ حاکم نے وزیر اعظم کی خدمت میں خط لکھا۔ وزیر اعظم صاحب نے خط پڑھ کر جواب لکھا کہ جج صاحب خبردار اگر اس بندے کے ساتھ ذرا بھی بے ادبی کرو گے تو معزول کر دیئے جاؤ گے۔ جج صاحب یہ جواب سن کر خوف زدہ ہو گئے اور مرد صالح کو اپنی کرسی پر بٹھایا اور بڑی خاطر داری کی اور جو سو روپیہ اس مرد صالح نے دیا تھا۔ وہ واپس کر کے مہاجن کو اپنی طرف سے سو روپیہ دے دیا۔ مہاجن نے جب یہ منظر دیکھا تو خیال کیا کہ جب وزیر اعظم اور حاکم بھی اس کے ساتھ ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ خدا بھی اس کے ساتھ ہے۔ اس نے وہ سو روپیہ واپس دے دیا۔ معلوم ہوا کہ درود پاک دونوں جہاں کی مرادیں پوری کرتا ہے۔ (آبِ کوثر)

درود پاک کی بدولت فرشتے کی کوتاہی معاف ہوگئی

زہرۃ الریاض میں ہے کہ ایک دن جبریل علیہ السلام دربار رسالت میں حاضر ہوئے اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ! میں نے آج ایک عجیب وغریب واقعہ دیکھا ہے۔ حضور ﷺ نے پوچھا وہ واقعہ کیا ہے؟ جبریل علیہ السلام نے عرض کی: یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوہِ قاف جانے کا اتفاق ہوا۔ مجھے وہاں آہ وفغان رونے چلانے کی آوازیں سنائی دیں جدھر سے آوازیں آرہی تھیں میں ادھر کو گیا۔ تو مجھے ایک فرشتہ دکھائی دیا جس کو میں نے اس سے پہلے آسمان پر دیکھا تھا جو کہ اس وقت بڑے اعزاز واکرام میں رہتا تھا وہ ایک نورانی تخت پر بیٹھا رہتا ستر ہزار فرشتے اس کے گرد صف بستہ کھڑے رہتے تھے۔ وہ فرشتہ سانس لیتا تھا تو اللہ تعالیٰ اس سانس کے بدلے ایک فرشتہ پیدا کر دیتا تھا لیکن آج میں نے اس فرشتہ کو کوہِ قاف کی وادی میں سرگرداں و پریشان آہ وزاری کنندہ دیکھا ہے۔ میں نے اس سے پوچھا کیا حال ہے اور کیا ہوگیا ہے؟ اس نے بتایا: معراج کی رات جب میں اپنے نورانی تخت پر بیٹھا تھا میرے قریب سے اللہ تعالیٰ کے حبیب نبی اکرم ﷺ

Marfat.com

گزرے تو میں نے حضور ﷺ کی تعظیم وتکریم کی پرواہ نہ کی۔ اللہ تعالیٰ کو میری یہ ادا اور یہ بڑائی پسند نہ آئی اور اللہ تعالیٰ نے مجھے ذلیل کر کے نکال دیا اور اس بلندی سے اس پستی میں پھینک دیا۔ پھر اس نے کہا اے جبرئیل اللہ کے دربار میں میری سفارش کرو کہ اللہ تعالیٰ میری اس غلطی کو معاف فرمائے اور مجھے پھر بحال کر دے یا رسول اللہ ﷺ! میں نے اللہ تعالیٰ کے دربار بے نیاز میں نہایت عاجزی کے ساتھ معافی کی درخواست کی۔ دربار الٰہی سے ارشاد ہوا: اے جبرئیل اس فرشتہ کو بتادو اگر وہ معافی چاہتا ہے تو میرے نبی (ﷺ) پر درود پاک پڑھے۔ یا رسول اللہ ﷺ! جب میں نے اس فرشتہ کو فرمان الٰہی سنایا تو وہ سنتے ہی حضور ﷺ کی ذات مقدس پر درود پاک پڑھنے میں مشغول ہو گیا اور پھر میرے دیکھتے ہی دیکھتے اس کے بال و پر نکلنا شروع ہو گئے اور پھر وہ اس ذلت و پستی سے اڑ کر آسمان کی بلندیوں پر جا پہنچا اور اپنی مسند اکرم پر براجمان ہو گیا۔

(مدارج النبوۃ ص 318 جلد اول)

درود پاک پڑھنے کا مسئلہ

ابن ہبیرہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ نے فرمایا میں شفیع اعظم رسول اکرم ﷺ پر درود پاک پڑھا کرتا تھا۔ ایک دن میں درود پاک پڑھ رہا تھا اور میری آنکھیں بند تھیں تو میں نے دیکھا کہ ایک لکھنے والا سیاہی کے ساتھ میرا درود پاک لکھ رہا ہے اور میں کاغذ پر حروف دیکھ رہا تھا۔ میں نے آنکھ کھولی تاکہ اس کو آنکھ کے ساتھ دیکھوں تو وہ مجھ سے چھپ گیا اور میں نے اس کے کپڑوں کی سفیدی دیکھی۔ (سعادۃ الدارین)

موت کے بعد راحت کا واقعہ

حضرت منصور ابن عمار رضی اللہ کو وصال کے بعد کسی نے خواب میں دیکھا اور پوچھا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا۔ جواب دیا کہ مجھے میرے مولیٰ نے کھڑا کیا اور فرمایا تو منصور بن عمار ہے۔ میں نے عرض کی اے رب العالمین میں ہی منصور بن عمار ہوں۔ پھر فرمایا: تو ہی ہے۔ جو لوگوں کو دنیا سے نفرت دلاتا تھا اور خود دنیا میں راغب تھا۔ میں نے عرض کی: یا اللہ یوں ہی ہے لیکن جب میں نے کسی مجلس میں وعظ شروع کیا تو پہلے تیری حمد و ثنا کی اس کے بعد تیرے حبیب ﷺ پر درود پاک پڑھا۔ اس کے بعد لوگوں کو وعظ و نصیحت کی اور اس عرض پر اللہ تعالیٰ نے فرمایا تو نے سچ کہا ہے اور حکم دیا اے فرشتو اس کے لئے آسمانوں میں منبر رکھو تا کہ جیسے دنیا میں

Marfat.com

بندوں کے سامنے میری بزرگی بیان کرتا تھا آسمانوں میں یہ فرشتوں کے سامنے میری بزرگی اور عظمت بیان کرے۔ (سعادۃ الدارین)

درود پاک پڑھنے سے شفا مل گئی

ایک بادشاہ بیمار ہوا۔ بیماری کی حالت میں چھ مہینے گزر گئے کہیں سے آرام نہ آیا۔ بادشاہ کو پتہ چلا کہ حضرت شیخ شبلی رضی اللہ عنہ یہاں آئے ہوئے ہیں۔ اس نے عرض کر بھیجا کہ تشریف لائیں۔ جب آپ تشریف لائے تو دیکھ کر فرمایا فکر نہ کرنا اللہ تعالیٰ کی رحمت سے آج ہی آرام ہو جائے گا۔ آپ نے درود پاک پڑھ کر اس کے جسم پر ہاتھ پھیرا تو اسی وقت وہ تندرست ہو گیا۔ یہ برکت ساری درود پاک کی ہے۔ (راحت القلوب)

درود پاک کی بدولت پریشانی دور ہوگئی

حضرت قاضی شریف الدین رحمۃ اللہ علیہ نے اپنی کتاب توثیق عری الایمان میں حضرت شیخ محمد بن موسیٰ ابن نعمان کا واقعہ نقل فرمایا۔ شیخ ابن نعمان نے فرمایا: 637 میں ہم حج سے واپس لوٹے قافلہ رواں دواں تھا کہ مجھے راستہ میں حاجت پیش آئی اور میں اپنی سواری سے اترا پھر مجھ پر نیند غالب ہوگئی اور میں سو گیا اور بیدار اس وقت ہوا جب کہ سورج غروب ہونے کو تھا۔ میں نے بیدار ہو کر دیکھا کہ میں غیر آباد جنگل میں ہوں۔ میں بڑا خوف زدہ ہوا اور ایک طرف چل دیا لیکن مجھے معلوم نہیں تھا کہ کس طرف جانا ہے اور ادھر رات کی تاریکی چھا گئی۔ مجھ پر اور زیادہ خوف اور وحشت طاری ہوئی۔ پھر مصیبت پر مصیبت یہ کہ پیاس کی شدت تھی اور پانی کا نام ونشان تک نہ تھا۔ گویا میں ہلاکت کے کنارے پہنچ چکا تھا اور موت کا منہ دیکھ رہا تھا۔ زندگی سے ناامید ہو کر رات کی تاریکی میں نبی اکرم ﷺ پر درود شریف پڑھنا شروع کر دیا اور تھوڑی دیر کے بعد میں نے آواز سنی ادھر آؤ۔ میں نے دیکھا کہ ایک بزرگ ہیں انہوں نے میرا ہاتھ تھام لیا۔ بس ان کا میرے ہاتھ کو تھامنا تھا کہ نہ کوئی تھکاوٹ رہی نہ پریشانی نہ پیاس اور مجھے ان سے انس سا ہو گیا۔ پھر وہ مجھے لے کر چلے۔ چند قدم چلے تھے کہ سامنے وہی حاجیوں کا قافلہ جا رہا تھا اور امیر قافلہ نے آگ روشن کی ہوئی تھی اور وہ قافلہ والوں کو آواز دے رہا تھا۔ اچانک میں کیا دیکھتا ہوں کہ میری سواری میرے سامنے کھڑی ہے۔ میں مارے خوشی کے پکار اٹھا اور اس بزرگ نے فرمایا یہ تیری سواری ہے اور مجھے اٹھا کر سواری پر بٹھا کر چھوڑ دیا اور وہ واپس ہونے پر فرمانے لگے جو ہمیں طلب

Marfat.com

کرے اور ہم سے فریاد کرے ہم اسے نامراد نہیں چھوڑتے اس وقت مجھے پتہ چلا کہ یہی تو حبیب خدا ہیں، امت کے والی اور امت کے غم خوار ہیں ﷺ اور جب سرکار واپس تشریف لے جا رہے تھے تو اس وقت میں دیکھ رہا تھا کہ رات کے اندھیرے میں حضور ﷺ کے انوار چمک رہے تھے پھر مجھے سخت شدید کوفت ہوئی کہ ہائے قسمت۔ میں نے حضور ﷺ کی دست بوسی کیوں نہ کی۔ ہائے میں کیوں آپ ﷺ کے قدموں سے نہ لپٹ گیا۔ میری ساری پریشانی درود شریف کی بدولت ختم ہوگئی۔ (نزہۃ الناظرین ص33)

درود پاک لکھنے کا اجر

شیخ احمد بن ثابت مغربی رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب میں نے درود پاک کے متعلق کتاب لکھنا شروع کی۔ میں غار ملح میں جو کہ شیخ علی مکی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی قبر مبارک کے قریب ہی تھا۔ میں نے تقریباً دو باب لکھے تھے کہ میرے پاس پیر بھائی حضرت احمد بن ابراہیم حیدری رضی اللہ عنہ تشریف لائے اور ہم دونوں شیخ احمد بن موسیٰ رحمۃ اللہ علیہ کے ساتھ اکٹھے ہوئے جب ہم نے عشاء کی نماز ادا کی اور ہر ایک نے اپنا اپنا وظیفہ پڑھا تو اپنے اپنے بستروں پر لیٹ گئے میرے ساتھی سو گئے اور میں درود پاک کے متعلق سوچ رہا تھا۔ جب ایک تہائی رات گزری تو شیخ احمد بن ابراہیم بیدار ہوئے انہوں نے تازہ وضو کیا نوافل پڑھے اور دعا مانگ کر پھر سو گئے اور میں اپنے کام میں مشغول رہا۔ وہ پھر بیدار ہوئے اور مجھ سے کہا: اے بھائی! میرے لئے دعا کرو کہ اللہ تعالیٰ مجھے اس دعا سے نفع عطا کرے۔ میں نے کہا آپ کو میرے حال سے کیا ظاہر ہوا ہے کہ میں آپ کے لئے دعا کروں۔ یہ سن کر فرمایا: میں نے خواب دیکھا ہے کہ ایک شخ منادی کر رہا ہے جو کوئی رسول اللہ ﷺ کی زیارت کرنا چاہے وہ ہمارے ساتھ چلے تو آپ نے میرا ہاتھ پکڑ لیا اور ہم دونوں چلنے والوں کے ساتھ چل رہے ہیں۔ اچانک ایک مکان سامنے آ گیا۔ اس کا دروازہ بند تھا اور سب لوگ منتظر تھے کہ کب کھلے چنانچہ میں آگے بڑھا تا کہ دروازہ کھولوں۔ میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا۔ پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ۔ میں کھولتا ہوں۔ میں نے کوشش کی لیکن مجھ سے دروازہ نہ کھل سکا پھر آپ نے کہا پیچھے آ جاؤ۔ میں کھولتا ہوں۔ آپ نے آگے بڑھ کر دروازہ کھولا تو کھل گیا۔ جب دروازہ کھلا تو میں آپ کو پیچھے کر کے فوراً آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا۔ دیکھا تو رسول کریم ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ میں نے حضور ﷺ کو دیکھا تو سرکار دو

Marfat.com

عالم ﷺ نے اپنا چہرہ انور مجھ سے دوسری طرف پھیر لیا بلکہ چہرہ انور ڈھانپ لیا اور مجھے فرمایا اے فلاں پیچھے ہٹ جا اور نبی کریم ﷺ آپ کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا تو میں پریشان ہو کر بیدار ہوا اور وضو کر کے نوافل پڑھے کچھ تلاوت کی اور یہ دعا کر کے سو گیا کہ یا اللہ مجھے پھر اپنے حبیب پاک کی زیارت نصیب فرما۔ جب میں سو گیا تو پھر منادی کی صدا سنائی دی۔ پھر آپ نے میرا ہاتھ پکڑا اور ہم نے بھاگنا شروع کیا جب اس مکان پر پہنچے تو اسی طرح اسے بند پایا اور لوگ کھلنے کے انتظار میں کھڑے ہیں پھر میں اسی طرح آگے بڑھا مجھ سے دروازہ نہ کھلا اور پھر آپ نے آگے بڑھ کر کھولا اور پھر میں آپ سے آگے ہو کر جلدی سے اندر داخل ہوا تو دیکھا نبی کریم ﷺ جلوہ افروز ہیں۔ پھر مجھے فرمایا: اے فلاں مجھ سے دور ہو جا اور جب آپ حاضر ہوئے تو حضور ﷺ نے آپ پر بڑی شفقت فرمائی اور آپ کو پکڑ کر سینہ انور کے ساتھ لگا لیا۔ تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ کا کوئی عمل ہے جس نے رحمۃ للعالمین ﷺ کو آپ سے راضی کر دیا ہے۔ اس لئے میں کہتا ہوں کہ آپ میرے لئے دعائے خیر کریں۔ اس واقعہ سے میں نے جان لیا کہ میری نیت خیر ہے اور میرا درود پاک مقبول ہے اور ہم اللہ تعالیٰ سے امید رکھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنا فضل ہم پر زیادہ کرے گا اور ہم پر اپنے حبیب کی زیارت سے احسان فرمائے۔ بحرمت اس ذات والا صفات کے جس پر وہ خود اور اس کے جن وانس سب درود بھیجتے ہیں۔

(سعادۃ الدارین)

حضور ﷺ کے دیدار سے شرف یابی

شیخ مسعود داری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جو کہ بلاد فارس کے صلحاء میں سے تھے ان کا طرہ امتیاز یہ کہ وہ عاشق رسول ﷺ تھے۔ ان کا شغل یہ تھا کہ وہ موقف میں جہاں مزدور لوگ آ کر بیٹھتے ہیں تا کہ ضرورت مند لوگ ان کو مزدوری کے لئے لے جائیں اور جتنے مزدور مل جاتے ان کو اپنے مکان میں لے آتے اور ان مزدوروں کو گمان ہوتا کہ شاید کوئی تعمیر وغیرہ کا کام ہو گا جس کے لئے ہم بلائے گئے ہیں۔ مگر حضرت شیخ مسعود داری رحمۃ اللہ علیہ ان کو بٹھا کر فرماتے کہ درود پاک پڑھو اور خود بھی ساتھ بیٹھ کر پڑھتے جب بوقت عصر چھٹی کا وقت آتا تو جیسے کام کرانے والے لوگ مزدوروں سے کہا کرتے ہیں۔ تھوڑا سا کام اور کر لو۔ ایسے ہی آپ انہیں کہتے تھوڑا سا کام اور کر لو پھر ان کو پوری پوری مزدوری دے کر رخصت کرتے اور شیخ مسعود رحمۃ اللہ علیہ اپنے عشق و محبت کی بناء پر

Marfat.com

بیداری میں سرکار دو عالم ﷺ کے دیدار سے مشرف ہوتے تھے۔(سعادۃ الدارین ص 127)

مواہب لدنیہ میں تفسیر قشیری سے نقل کیا ہے کہ قیامت میں کسی مومن کی نیکیاں کم وزن ہو جائیں گی تو رسول کریم ﷺ ایک پرچہ سرانگشت کے برابر نکال کر میزان میں رکھ دیں گے جس سے نیکیوں کا پلہ وزنی ہو جائے گا۔ وہ مومن کہے گا میرے ماں باپ آپ پر قربان جائیں آپ کون ہیں؟ آپ ﷺ کی صورت اور سیرت کیسی اچھی ہے آپ ﷺ فرمائیں گے میں تیرا نبی ہوں اور یہ درود شریف ہے جو تو نے مجھ پر پڑھا تھا۔ میں نے تیری حاجت کے وقت اس کو ادا کر دیا۔

درود شریف کی برکت کا واقعہ

حضرت عبداللہ شاہ صاحب اپنے پیرومرشد کے خلیفہ عالم شاہ صاحب کے ساتھ جا رہے تھے راستہ میں ایک آوہ آیا۔ جس میں آگ بھڑک رہی تھی۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا: عبداللہ شاہ تم ہماری بات مانوں گے۔ انہوں نے کہا: ہاں۔ خلیفہ صاحب نے فرمایا: اچھا اس پردائے (اوے) میں جا کر کھڑے ہو جاؤ۔ یہ حکم سنتے ہی عبداللہ شاہ صاجب اس بھڑکتی ہوئی شعلہ زن آگ میں جا کھڑے ہوئے اور خلیفہ صاحب باہر جنگل کو چلے گئے۔ جب جنگل سے فارغ ہو کر اندازاً آدھ گھنٹے بعد واپس آئے تو دیکھا عبداللہ شاہ صاحب اسی پزادہ میں کھڑے ہیں اور آگ خوب جل رہی ہے مگر ان کا کپڑا تک نہیں جلا۔ آخر ان کو بلایا گیا تو وہ خاموش کھڑے رہے۔ بہت آوازیں دیں تو وہ کسی قدر باہر آئے پھر لوگوں نے ان کا ہاتھ پکڑ کر باہر نکالا تو بدن پر پسینہ تھا۔ خلیفہ صاحب نے پوچھا: کیا حال ہے؟ عرض کیا جب میں اس پزادہ میں داخل ہوا تو مدینہ منورہ کی طرف خیال کر کے درود شریف پڑھنے لگا اچانک مدینہ منورہ کی طرف سے ایک نور آیا۔ اس نور کو میں نے چادر کی طرح اپنے جسم پر لپیٹ لیا اور آگ کی گرمی مجھے بالکل محسوس نہیں ہوئی اور یہ جو میرے بدن پر پسینہ ہے۔ یہ آگ کی گرمی سے نہیں بلکہ اس نور کی گرمی سے آیا ہے۔ (ذکر خیر ص 149)

برکات درود شریف

درود شریف اپنی ترتیب اور الفاظ کے لحاظ سے ان گنت ہیں مگر بعض درود شریف اپنی اپنی فضیلت اور خصوصیات کے اعتبار سے بہت موثر اور اہم ہیں۔ چند درود شریف ایسے بھی ہیں جنہیں بہت شہرت حاصل ہے اور جن کا پڑھنا دینی و دنیوی حاجات اور آخرت کی بھلائی کے لئے بہت

Marfat.com

ہی نفع بخش ہے۔ان میں سے چند درود شریف کے فضائل پڑھنے کا طریقہ اور فیوض و برکات تحریر کر رہا ہوں۔امید ہے کہ قارئین اس سے استفادہ حاصل کریں گے اور درود پاک کی برکت سے مالا مال ہوں گے۔اللہ تعالیٰ مجھے اور سب پڑھنے والوں کو درود شریف کی برکت سے تمام گناہ معاف فرمائے۔(آمین)

درود ابراہیمی

نماز میں جو درود پاک پڑھا جاتا ہے۔اس میں حضرت ابراہیم علیہ السلام کا نام آتا ہے۔اس لئے اسے درود ابراہیمی کہا جاتا ہے۔اس کی وجہ تسمیہ یہ بیان کی جاتی ہے کہ حضرت ابراہیم علیہ السلام جب تعمیر بیت اللہ سے فارغ ہوئے تو آپ نے اپنی دعا میں کہا کہ یا اللہ نبی آخرالزماں محمد ﷺ کی امت سے جو بوڑھا اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعتیں پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔اس پر حضرت اسماعیل علیہ السلام حضرت ہاجرہ، حضرت سارہ اور حضرت اسحاق علیہم السلام نے آمین کہی۔اس کے بعد حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنی دعا میں یہ کہا کہ اے اللہ محمد ﷺ کی امت سے جو نوجوان اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔اس پر حضرت ابراہیم علیہ السلام، حضرت اسحاق علیہ السلام، بی بی ہاجرہ اور بی بی سارہ نے آمین کہی۔پھر حضرت اسحاق علیہ السلام نے دعا مانگی: یا اللہ، نبی آخر الزماں محمد ﷺ کی امت کا جو ادھیڑ عمر شخص اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے تو اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔اس پر خاندان کے بقیہ افراد نے آمین کہی۔اس کے بعد حضرت بی بی سارہ نے دعا مانگی: یا اللہ، نبی آخر الزماں محمد ﷺ کی امت سے جو عورت اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔اس پر سب نے آمین کہی آخر میں حضرت بی بی ہاجرہ نے یوں دعا کی کہ یا اللہ امت محمد ﷺ سے جو لڑکی اس گھر کی طرف منہ کر کے دو رکعت پڑھے اس کے حق میں میری شفاعت قبول فرما۔اس پر سب نے آمین کہی۔

حضرت ابراہیم علیہ السلام کے خاندان کا یہ بیش بہا تحفہ جو امت محمدیہ کے حق میں پیش کیا گیا۔اس کے بدلے میں امت محمدی کو یہ حکم دیا گیا کہ خاندان ابراہیمی کے حق میں پانچوں نمازوں میں دعا کیا کرو اور اس دعا کو حضور ﷺ نے درود ابراہیمی کی صورت میں بوضاحت بیان فرمایا۔اس درود پاک سے حضور ﷺ کی خاندان ابراہیم سے محبت کا اظہار ہوتا ہے اور اسی محبت کی بناء پر

Marfat.com

حضور ﷺ نے اپنے ایک بیٹے کا نام ابراہیم رکھا۔ اس کے علاوہ شب معراج میں حضرت ابراہیم علیہ السلام نے حضور اکرم ﷺ سے کہا تھا کہ اپنی امت کو میرا سلام کہہ دیجئے گا۔ اس سلام کے جواب میں آپ ﷺ نے درود ابراہیمی میں ان پر سلام پیش کیا۔ یہ درود تمام درود کے صیغوں سے افضل ہے کیونکہ اس درود کے الفاظ حضور ﷺ کے فرمودہ ہیں۔ اس لئے اس درود پاک کو نماز کے علاوہ کثرت سے پڑھنا دینی و دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کا بہترین ذریعہ ہے اور اللہ کی رحمت و خوشنودی حاصل ہوتی ہے۔ دنیا کے تمام کاموں میں آسانی پیدا ہو جاتی ہے اور قدم قدم پر اللہ کی مدد شامل حال رہتی ہے۔ حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔ حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ رزق کی تنگی دور ہو جاتی ہے۔ مال و اسباب میں برکت پیدا ہوتی ہے۔ خاتمہ بالایمان ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ آخرت کی زندگی سے متعلقہ تمام منازل آسان ہو جاتی ہیں اور اس درود پاک کو معمول سے پڑھنے والا جنت میں جائے گا اور اس درود پاک کی سند بخاری شریف کی یہ روایت ہے کہ حضرت عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ نے کہا ہے کہ ہم کعب بن عجرہ سے ملے۔ انہوں نے کہا کہ کیا میں تمہیں حضور ﷺ کی حدیث سناؤں ہم نے کہا فرمائیے تو پھر انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ ہم نے حضور ﷺ سے التجا کی کہ یا رسول اللہ! آپ ﷺ پر سلام بھیجنا تو ہم کو معلوم ہو چکا ہے مگر ہم درود کس طرح بھیجیں تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ ان الفاظ میں مجھ پر درود شریف بھیجو:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر اور حضرت محمد ﷺ کی آل پر صلوۃ بھیج۔

کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَّعَلٰی اٰلِ اِبْرَاھِیْمَ

ترجمہ:۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام پر حضرت ابراہیم علیہ السلام کی آل پر صلوۃ بھیجی۔

اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌ ط ؀

ترجمہ:۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

اَللّٰھُمَّ بَارِکْ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ

ترجمہ:۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ اور حضرت محمد ﷺ کی آل کو برکت

Marfat.com

دے۔

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى اِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى اٰلِ اِبْرَاهِيْمَ

ترجمہ:۔ جس طرح تو نے حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل کو برکت دی۔

اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ ۝ ط

ترجمہ:۔ بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درود خضری

یہ درود اولیاء اللہ کے اکثر معمول میں رہا ہے۔ بے شمار اولیاء نے اسے پڑھا ہے خاص کر حضرت میاں شیر محمد شرقپوری رحمۃ اللہ علیہ عارف کامل کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ یہ درود کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدین کو بھی یہی درود پاک پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے کیونکہ یہ درود الفاظ کے لحاظ سے مختصر ہے مگر معنی کے لحاظ سے جامع ہے۔ اس درود پاک کے فوائد بے پناہ ہیں۔ سب سے بڑا فائدہ یہ ہے کہ اس درود کو پڑھنے والا حضور ﷺ کا محبوب غلام بن جاتا ہے اور دین و دنیا میں اسے کسی چیز کی کمی نہیں رہتی اور سکون قلب کی دولت سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ بزرگان چورہ شریف حضرت بابا فقیر محمد چورائی اور ان کے سجادہ نشین حضرات کے معمول میں یہی درود پاک کثرت سے پڑھا جاتا ہے۔

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ مُحَمَّدٍ وَّاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمَ ۝

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنے محبوب ﷺ اور ان کی آل اور ان کے صحابہ پر سلام اور درود بھیج۔

درود ہزارہ

درود ہزارہ طالبان روحانیت کا محبوب درود ہے کیونکہ اس درود سے سالکین کو روحانی منازل طے کرنے میں بہت آسانی ہو جاتی ہے اور رسول کریم ﷺ کی خاص شفقت عنایات اور توجہ حاصل ہوتی ہے۔ عام حضرات کے لئے بھی یہ درود زیارت النبی ﷺ کے لئے بہت موثر اور اکسیر ہے۔ لہٰذا جو شخص حضور ﷺ کی زیارت کا خواہش مند ہو تو اسے چاہئے کہ رمضان المبارک میں یہ درود روزانہ تہجد کے وقت ایک ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ بہت جلد زیارت سے سرفراز ہو

Marfat.com

گا۔اسے ایک بار پڑھنے سے ہزار نیکیوں کا ثواب ملتا ہے اور ایک سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں۔ دنیاوی فیوض و برکات حاصل کرنے کے لئے اسے ہر نماز کے بعد گیارہ مرتبہ پڑھنا بہت بہتر ہے۔غم وفکر اور مشکلات سے نجات حاصل کرنے کے لئے اسے بعد نماز فجر سو مرتبہ پڑھنا چاہئے انشاء اللہ دل کو سکون حاصل ہوگا اور تمام مشکلات دور ہو جائیں گی۔ وسعت رزق اور قرضہ کی ادائیگی کے لئے بعد نماز عشاء 313 مرتبہ پڑھنا بہت محبوب ہے۔لہٰذا جو شخص قرض میں دبا ہوا ہو تو اس کے لئے اس درود پاک کا پڑھنا نہایت ہی مفید ہے۔ جو شخص جمعہ کے روز اسے ہزار مرتبہ پڑھے انشاء اللہ وہ شخص جنت میں داخل ہوگا یہ درود خاندان چشتیہ کے اکثر بزرگوں کے معمول میں سے ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ مُحَمَّدٍ م بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّۃٍ مِّائَۃَ اَلْفِ اَلْفِ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ؁ط

ترجمہ:۔اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر اور آل محمد ﷺ کے اوپر ہر ایک ذرہ کے عوض دس کروڑ بار اور برکت دے اور سلام بھیج۔

درود نعمت عظمیٰ

یہ درود شریف ایک طرح کا دریائے رحمت ہے اور اسے پڑھنے والا دریائے رحمت میں غوطہ زن ہو جاتا ہے۔لہٰذا اس درود شریف کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ جب پڑھنے والا اَللّٰھُمَّ صَلِّ کہتا ہے تو وہ الہ کے فضل و کرم کے سمندر میں قدم رکھ دیتا ہے اور جب وہ نبی کریم ﷺ کا نام لیتا ہے تو وہ دریائے رسالت کی موجوں میں آجاتا ہے اور جس وقت وہ وَعَلٰی اٰلِهٖ کہتا ہے تو اس پر اہل بیت جیسی عنایات ہونے لگتی ہیں اور جب عَلٰی اَصْحَابِ کہتا ہے۔تو اسے صحابہ جیسی خیر و برکت ملنا شروع ہو جاتی ہے اور درود پاک کے پڑھنے سے گناہ مٹ جاتے ہیں اور دل کی تمنائیں پوری ہوتی ہیں۔روح اور دل کو تروتازگی ملتی ہے۔دلی مرادیں اللہ تعالیٰ پوری کرتا ہے۔لہٰذا جو شخص اس درود شریف کے فیوض و برکات سے سرخرو ہونا چاہئے تو اسے چاہئے کہ اس درود پاک کو ہر نماز کے بعد کثرت سے پڑھے اگر ایسا نہ کر سکے تو ایک بار ضرور پڑھے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اَصْحَابِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّبَارِکْ وَسَلِّمْ ؁

Marfat.com

ترجمہ:۔اے اللہ ہمارے سردار محمد ﷺ پر اور سردار محمد ﷺ کی آل پر اور سیدنا محمد ﷺ کے صحابہ پر درود و برکت اور سلام بھیج۔

درودِ تاج

درود تاج بے پناہ فیوض و برکات کا منبع ہے اور یہ عاشقان رسول کریم ﷺ کا محبوب وظیفہ ہے۔ بے شمار صوفیاء اور اولیائے کرام نے یہ درود پاک خود پڑھا اور اپنے سلسلہ طریقت میں اپنے ارادت مندوں کو پڑھنے کی تلقین کی۔ اس درود پاک میں پڑھنے والوں کو صاحب کشف بنا دینے کی خصوصیت بہت نمایاں ہے۔ لہٰذا اگر کوئی شخص صاحب کشف بننا چاہے تو اسے چاہئے کہ اس درود پاک کو روزانہ سو مرتبہ پڑھے اور تین سال تک یہی معمول جاری رکھے انشاءاللہ اس عرصہ میں صاحب کشف بن جائے گا اور اگر وہ اس سلسلے کو تاحیات جاری رکھے تو وہ صاحب روحانیت بن جائے گا۔ کیونکہ درود پاک صفائی قلب کے لئے نہایت ہی اکیسر کا درجہ رکھتا ہے۔ اس لئے جو شخص اس درود پاک کو روزانہ کم از کم 11 مرتبہ پڑھتا ہو۔ اس کا دل گناہوں سے پاکیزہ ہو جاتا ہے اور نیک راستے پر گامزن ہو جاتا ہے۔ اس کے علاوہ اگر کوئی شخص رسول اکرم ﷺ کی زیارت کا خواہش مند ہو تو وہ اسے شب جمعہ میں 170 مرتبہ پڑھے اور 40 جمعہ تک یہی عمل جاری رکھے انشاءاللہ شرف زیارت سے مشرف ہو گا۔ دفع سحر یا آسیب اور جن شیاطین کے تنگ کرنے کی صورت میں اس درود پاک کو گیارہ مرتبہ پڑھیں انشاءاللہ آسیب یا جن وغیرہ ہوا تو دفع ہو جائے گا۔ اضافہ رزق کے لئے بعد نماز فجر سات مرتبہ روزانہ وظیفہ کے طور پر پڑھنا روزی میں اضافے کا سبب بنتا ہے۔ دشمنوں، ظالموں، حاسدوں اور حاکموں کی زیادتیوں سے بچنے کے لئے اسے روزانہ ایک بار پڑھنا ہی کافی ہے کسی نیک مقصد یا حاجت کے لئے نصف شب کے بعد چالیس مرتبہ صدق دل سے پڑھنا بہت اکیسر ہے شفائے امراض کے لئے پانی پر گیارہ مرتبہ پڑھ کر دم کرنا شفایابی کا موجب ہو گا۔ اگر کوئی تسخیر خلق کے لئے اس کا عامل بننا چاہے تو اسے چاہئے کہ چالیس رات خلوت میں بیٹھ کر اسے روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے۔ انشاءاللہ چلہ مکمل ہونے پر جس کی طرف توجہ کرے گا وہی قائل ہو کر اسیر ہو جائے گا۔ بانجھ عورت کے واسطے اکیس خرموں پر سات دفعہ پڑھ کر دم کرے اور ہر روز ایک خرما اس کو کھلائے پھر بعد غسل طہارت اس سے ہم بستر ہو۔ خدا کے فضل سے فرزند صالح پیدا ہو گا۔ اگر عورت حاملہ کو کسی بھی قسم کا خلل ہو تو سات مرتبہ

Marfat.com

روزانہ پڑھ کر پانی پر دم کر کے پلائے مالک کے فضل سے خیر ہوگی۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ٥ ط

شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلٰنَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَآءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِالدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ الْاُمَمِ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَسِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيِّنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةٍ لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السّٰلِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسٰكِيْنِ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِى الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلٰنَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٍ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ط يٰۤاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْا تَسْلِيْمًا٥

ترجمہ:۔الٰہی ہمارے آقا و مولیٰ محمد ﷺ پر رحمت نازل فرما جو صاحب تاج و معراج اور براق والے اور جھنڈے والے ہیں جن کے وسیلے سے بلا و با قحط مرض اور دکھ دور ہوتا ہے آپ ﷺ کا نام نامی لکھا گیا بلند کیا گیا قبول شفاعت کیا گیا اور لوح و قلم میں کھدا ہوا ہے آپ ﷺ عرب و عجم کے سردار

Marfat.com

ہیں آپ ﷺ کا جسم نہایت مقدس خوشبودار پاکیزہ اور خانہ کعبہ وحرم پاک میں منور ہے آپ ﷺ چاشت گاہ کے آفتاب اندھیری رات کے ماہتاب بلندیوں کے صدر نشین راہِ ہدایت کے نور مخلوقات کی جائے پناہ اندھیروں کے چراغ نیک اطوار کے مالک امتوں کے بخشوانے والے بخشش وکرم سے موصوف ہیں اللہ آپ ﷺ کا نگہبان جبریل آپ ﷺ کے خدمت گزار براق آپ کی سواری معراج آپ ﷺ کا سفر سدرۃ المنتہیٰ آپ ﷺ کا مقام اور (قرب خداوندی میں) قاب قوسین کا مرتبہ آپ ﷺ کا مطلوب ہے اور مطلوب ہی آپ ﷺ کا مقصود ہے اور مقصود آپ ﷺ کو حاصل ہے آپ ﷺ رسولوں کے سردار نبیوں میں سب سے پیچھے آنے والا گنہگاروں کے بخشوانے والے مسافروں کے غمخوار دنیا جہان کے لئے رحمت عاشقوں کی راحت مشتاقوں کی مراد خدا شناسوں کے آفتاب راہ خدا پر چلنے والوں کے چراغ مقربوں کے راہ نما محتاجوں غریبوں اور مسکینوں سے محبت رکھنے والے جن وانس کے سردار حرمین کے نبی دونوں قبلوں (بیت المقدس و کعبہ) کے پیشوا اور دنیا وآخرت میں ہمارے وسیلہ ہیں وہ جو قاب قوسین پر فائز ہیں دو مشرقوں اور دو مغربوں کے رب کے محبوب ہیں حضرت امام حسن اور حضرت امام حسین کے جد امجد اور ہمارے اور (تمام) جن وانس کے آقا ہیں یعنی ابی القاسم محمد بن عبداللہ جو اللہ کے نور میں سے ایک نور ہیں اے نورِ جمال محمدی ﷺ کے مشتاقو! آپ ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل اور آپ ﷺ کے صحابہ پر درود وسلام بھیجو جو بھیجنے کا حق ہے۔

درود حل المشکلات

یہ درود مشکلات کو آسان کرنے کے لئے بہت موثر ہے۔ اس لئے اسے درود حل المشکلات کہا جاتا ہے۔ اکثر بزرگوں نے اسے مشکل کے وقت پڑھا۔ ابن عابدین نے اپنی کتاب فتویٰ شامی میں لکھا ہے کہ ایک دفعہ دمشق کے مفتی حامد آفندی رحمۃ اللہ علیہ سخت مشکل میں گرفتار ہو گئے۔ وہاں کا وزیر ان کا دشمن ہو گیا۔ وہ بے حد پریشان ہوئے رات کو جب آنکھ لگ گئی تو

Marfat.com

حضور ﷺ تشریف لائے اور تسلی دی اور یہ درود سکھایا کہ جب تو اس کو پڑھے گا تو اللہ تعالیٰ تیری ہر مشکل آسان کر دے گا۔ جب بیدار ہوئے تو آپ نے یہ درود پاک پڑھا تو اللہ تعالیٰ نے مشکل آسان کر دی۔ ابن عابدین نے کہا ہے کہ میں نے ایک فتنہ عظیم میں اس درود پاک کو پڑھنا شروع کیا ابھی دو سو مرتبہ میں نے پڑھا تھا کہ ایک شخص نے مجھے اطلاع دی کہ فتنہ ختم ہو گیا ہے۔ انہوں نے مزید کہا ہے کہ مجھے یہ درود شیخ عبدالکریم رحمۃ اللہ علیہ کی کتاب سے ملا ہے۔ اس کے پڑھنے کا طریقہ یہ ہے کہ عشاء کی نماز کے بعد تازہ وضو کر کے دو رکعت نماز نفل پڑھے پہلی رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورہ قُلْ یٰٓاَیُّھَا الْکٰفِرُوْنَ اور دوسری رکعت میں سورت فاتحہ کے بعد سورت اخلاص پڑھے۔ فارغ ہونے کے بعد قبلہ کی طرف منہ کر کے ایسی جگہ پر بیٹھے جہاں سو جانا ہو اور صدق دل سے توبہ کرتے ہوئے ایک ہزار بار اَسْتَغْفِرُ اللّٰہَ الْعَظِیْمَ پڑھے۔ اس کے بعد دوزانو مودبانہ بیٹھ کر یہ تصور باندھ لے کہ رسول کریم ﷺ کے حضور میں حاضر ہوں اور عرض کر رہا ہوں۔ سو بار دو سو بار تین سو بار غرضیکہ پڑھتا جائے جب نیند کا غلبہ ہو تو اس جگہ پر قبلہ کی طرف منہ کر کے سو جائے جب پچھلی رات جاگے تو پھر اسی جگہ مودبانہ بیٹھ کر صبح کی نماز تک درود شریف پڑھتا رہے۔ پڑھتے وقت اپنی حاجت کا تصور کرے انشاء اللہ ایک رات میں یا تین راتوں میں حاجت پوری ہو جائے گی آخری رات جمعہ کی ہو تو زیادہ بہتر ہے۔ اس کے علاوہ کسی وقت بھی یہ درود ہزار بار پڑھنا بہت مجرب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ قَدْ ضَاقَتْ حِیْلَتِیْ اَدْرِکْنِیْ یَارَسُوْلَ اللّٰہِo

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے سردار محمد ﷺ پر درود و سلام اور برکت بھیج یا رسول اللہ میری سفارش کیجئے میرا حیلہ اور کوشش تنگ آ چکے ہیں۔

درود عالی

درود عالی دنیوی اور دینی حاجات پورا کرنے کا گنجینہ ہے۔ عزت و عظمت کے حصول کے لئے یہ درود بہت اکسیر ہے۔ لہٰذا اگر کسی کو کسی کام میں فتح یا نصرت درکار ہو اسے چاہئے کہ چالیس یوم تک بعد نماز عشاء اس درود پاک کو سو مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ حسب منشاء ہر کام میں فتح یابی نصیب ہو گی۔ ایسے ہی اگر کسی شخص پر ناجائز مقدمہ بنا ہو تو اس میں کامیابی کے لئے مقدمہ کی

Marfat.com

ہر تاریخ کو اس درود کو تہجد کے وقت سات سو مرتبہ پڑھے انشاءاللہ مقدمہ میں کامیابی ہوگی۔
درود شریف یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحَبِیْبِ عَالِی الْقَدْرِ عَظِیْمِ الْجَاہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحٰبِہٖ وَسَلِّمْ ۝

ترجمہ:۔اے اللہ درود و سلامتی اور برکت عطا فرما امی نبی سیدنا محمد ﷺ جو تیرا حبیب عالی قدر عظیم مرتبے والا ہے اور آپ کی آل اور صحابہ پر سلامتی عطا فرما۔

درود قرآنی

اس درود پاک کے الفاظ میں یہ کہا گیا ہے کہ اے اللہ قرآن پاک کے الفاظ کے برابر نبی کریم ﷺ پر صلوٰۃ بھیج اس لئے اسے قرآنی درود کہا جاتا ہے۔ اس درود کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ کی بے پناہ رحمت ہوتی ہے کیونکہ اس درود کے ساتھ اللہ کی رحمت کا خاص دخل ہے۔ اگر بارش نہ ہوتی ہو تو علاقہ کے لوگ ایک مسجد میں جمع ہو کر اجتماعی صورت میں شماروں پر سوا لاکھ مرتبہ یہ درود پاک پڑھیں اور اس کے بعد بارش کی دعا مانگیں۔ انشاءاللہ بارگاہ رب العزت میں دعا قبول ہوگی اور رحمت ربی کا بادل آسمانوں پر چھا کر برسنا شروع کردے گا۔ اس درود پاک کی ایک اور خصوصیت یہ ہے کہ پڑھنے والے کے دل میں حب رسول بہت بڑھ جاتی ہے اور حضور ﷺ کی ذات گرامی سے کمال محبت نصیب ہوتی ہے۔ جو شخص اسے قرآن پاک کی تلاوت شروع کرتے وقت اور ختم کرتے وقت سات سات مرتبہ پڑھے۔ وہ ہمیشہ خوشحال اور پرسکون رہے گا اس کے علاوہ صبح و شام اسے تین مرتبہ پڑھنا گھر میں خیر و برکت اور اتفاق کا موجب ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ بِعَدَدِ مَا فِیْ جَمِیْعِ الْقُرْاٰنِ حَرْفًا حَرْفًا وَبِعَدَدِ کُلِّ حَرْفٍ اَلْفًا اَلْفًا ط

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج اوپر محمد ﷺ کے اور ان کی اولاد کے اور ان کے صحابہ کے مطابق قرآن کے حروف کی تعداد کے اور ہر ہر حرف کے بدلے ایک ایک ہزار کے عدد کے مطابق۔

درود نوری

درود نوری سے مراد وہ درود ہے۔ جسے پڑھنے سے دل میں نور پیدا ہو۔ لہٰذا یہ ایک ایسا درود

Marfat.com

ہے۔ جسے پڑھنے سے انسان کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور دل پاکیزہ ہو کر اللہ تعالیٰ کے نور کی آماجگاہ بن جاتا ہے بلکہ کثرت سے پڑھنے پر اس کا شمار اولیاء میں ہونے لگتا ہے۔ لہٰذا جو شخص اللہ سے دوستی یعنی حصول ولایت کا خواہش مند ہو تو اسے چاہئے کہ اس درود پاک کو بہت کثرت سے پڑھے تو پھر اسرار الٰہی کھل جائیں گے اور اشیاء اور کائنات کی وہ نورانی حقیقت جو ظاہری آنکھوں سے پوشیدہ ہے۔ وہ کھل کر سامنے آجائے گی اور اسے اللہ تعالیٰ کی نورانی تجلیات کا جلوہ نظر آنے لگے گا۔ لہٰذا یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ اس درود شریف کے ایک ایک حرف میں نور کے سمندر سمائے ہوئے ہیں۔ اس درود شریف کے پڑھنے والے پر اگر اللہ تعالیٰ راضی ہو جائے تو اس کی بدولت اللہ تعالیٰ اگر چاہے تو پڑھنے والے کو ایک ہی دن میں ابرار بنا دے۔ یعنی اللہ کی مرضی ہے کہ جتنی بڑی سے بڑی رحمت سے نواز دے اس لئے اس درود شریف کو پڑھنے والا کبھی رحمت خداوندی سے خالی یا محروم نہیں رہ سکتا۔ لہٰذا ہر شخص کو چاہئے اس درود پاک کو خاص طور پر کثرت سے پڑھے صبح و شام گیارہ گیارہ مرتبہ پڑھنے سے دین و دنیا میں فلاح حاصل ہو گی اگر کوئی ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ روزانہ پڑھتا رہے تو وہ ہمیشہ آنکھوں کی بیماری سے محفوظ رہے گا۔ اگر کسی کے اہل و عیال نیکی کے راستے پر گامزن نہ ہوں اور فرمانبرداری نہ کرتے ہوں تو اس درود پاک کو ہر جمعرات بعد نماز عشاء گیارہ جمعرات تک ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنے سے ان کی اصلاح ہو جائے گی۔ اپنے نفس کی اصلاح کے لئے بھی اس درود پاک کو بعد نماز فجر سات مرتبہ پڑھنا مجرب ہے۔ (درود پاک یہ ہے)

یَانُوْرُ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نُوْرِ الْاَنْوَارِ وَسِرِّ الْاَسْرَارِ وَسَیِّدِ الْاَبْرَارِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهِ الْمُنَوَّرِیْنَ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰهُمَّ نَوِّرْبِهَا سِرِّیْ وَسَرِیْرَتِیْ وَبَصَرِیْ وَبَصِیْرَتِیْ وَ دُنْیَایَ وَاَهْلِیْ وَعَیَالِیْ اِلٰی یَوْمِ الْقِیٰمَهِ ط

ترجمہ:۔ اے نور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو نوروں کا نور ہے جو اسراروں کا سر ہے اور ابراروں کا سردار ہے اور ان کی آل پر اور اصحاب پر جو منور ہیں اور برکت و سلام بھیج۔ اے اللہ منور کر دے میری روح اور جسم کو اور میری آنکھوں کو اور میری بصیرت کو اور میرے دین اور دنیا کو اور میرے اہل و

Marfat.com

عیال کو روز قیامت تک۔

حکایت

شیخ احمد بن منصور رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب فوت ہوئے تو اہل شیراز میں سے کسی نے ان کو خواب میں دیکھا کہ وہ جامع شیراز کے محراب میں کھڑے ہیں اور انہوں نے بہترین حلہ زیب تن کیا ہوا ہے اور ان کے سر پر تاج ہے جو کہ موتیوں سے بنا ہوا ہے۔ خواب دیکھنے والے نے پوچھا: حضرت کیا حال ہے؟ فرمایا: اللہ تعالیٰ نے مجھے بخش دیا اور میرا اکرام فرمایا اور مجھے تاج پہنا کر جنت میں داخل کیا۔ پوچھا کس سبب تو جواب دیا کہ میں نبی کریم ﷺ پر درود پاک کی کثرت کیا کرتا تھا۔ یہی عمل کام آیا۔ (القول البدیع ص 117)

درود نقشبندیہ

یہ درود پاک سلسلہ نقشبندیہ کے کچھ حضرات میں پڑھا جاتا ہے کیونکہ اس سلسلے کے چھ بزرگان نے اس درود پاک کو اپنے معمولات میں بطور ورد پڑھا۔ اس درود کے بے شمار روحانی اثرات و آثار پائے۔ یہ درود پاک دل کی صفائی کے لئے بہت مجرب ہے۔ اس درود شریف کے پڑھنے سے تسخیر خلق بہت ہوتی ہے۔ اور حلقہ ارادت میں بہت اضافہ ہوتا ہے اور مریدوں کو اس درود کے پڑھنے سے بے پناہ فیوض و برکات حاصل ہوتے ہیں۔ جو شخص تزکیہ نفس کے لئے اس درود پاک کو پڑھنا چاہئے تو اسے چاہئے کہ 120 دن تک بعد نماز عشاء اسے روزانہ گیارہ سو مرتبہ پڑھے انشاء اللہ اس مدت میں نفس کو پاکیزگی حاصل ہو جائے گی اور جو شخص ایک سال تک روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ تسخیر خلق کی نیت سے اسے پڑھے۔ جس مقام پر جہاں جائے وہیں عزت پائے گا اور بعد نماز فجر 11 مرتبہ روزانہ پڑھنا شرارت نفس اور شیطان سے محفوظ رکھتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ اَنْ تُصَلِّیَ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ نِبْرَاسِ الْاَنْبِیَآءِ وَنَیِّرِ الْاَوْلِیَآءِ وَزَبْرَقَانِ الْاَصْفِیَآءِ وَیُوْحِ الثَّقَلَیْنِ وَضِیَآءِ الْخَافِضِیْنَ٥

ترجمہ:۔ اے اللہ ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں کہ ہمارے سردار انبیاء کے چراغ محمد ﷺ پر اور اولیاء کے آفتاب اور برگزیدہ بندوں کے ماہ درخشاں اور ثقلین کے سورج اور مشرق و مغرب کی ضیاء حضرت محمد ﷺ پر درود بھیج۔

Marfat.com

درود چشتیہ

یہ درود حب رسول پیدا کرنے کے لئے بہت اکسیر ہے اور جسے حب رسول حاصل ہو جائے سمجھ لیجئے کہ دنیا اور آخرت میں اس کا بیڑا پار ہے۔ یہ درود پاک سلسلہ چشتیہ نظامیہ کے معروف بزرگ حضرت میاں علی محمد بسی شریف کے معمول کے وظائف میں سے ہے۔ آپ یہ درود پاک بہت کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اپنے مریدوں کو بھی یہی درود پڑھنے کی تلقین فرمایا کرتے تھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ وَّاٰلِ سَیِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ کَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی بِاَنْ تُصَلِّیَ عَلَیْہِO

ترجمہ:۔ اے اللہ صلوۃ وسلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے مولیٰ حضرت محمد ﷺ پر اور سردار محمد ﷺ کی آل پر جیسے تو نے انہیں محبوب کیا اور راضی ہوا جیسا کہ ان پر درود بھیجنے کا حکم ہے۔

درود نعم البدل صدقہ

حدیث شریف میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے غصے کو صدقے کے سوا کوئی چیز ٹھنڈا نہیں کرتی مگر سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اگر کسی شخص میں صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو وہ کیا کرے اس کے متعلق حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا ہے کہ اگر کسی مسلمان کے پاس صدقہ دینے کی طاقت نہ ہو تو وہ اپنی دعا میں یہ درود پاک پڑھا کرے تو اللہ اسے صدقہ کا اجر عطا فرمائے گا۔ اس کے متعلق حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے بھی روایت ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ مجھ پر یہ درود پڑھا کرو کیونکہ یہ تمہارے لئے صدقہ ہے اس لئے درود پاک کو روزانہ چند بار ضرور پڑھنا چاہئے۔ (درود پاک یہ ہے)

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ عَبْدِکَ وَرَسُوْلِکَ وَصَلِّ عَلَی الْمُؤْمِنِیْنَ وَالْمُؤْمِنَاتِ وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ درود نازل فرما سیدنا محمد ﷺ پر جو تیرے بندے اور رسول ہیں اور درود نازل فرما سارے مومنین اور مومنات اور مسلمین اور مسلمات پر۔

Marfat.com

درود العاشقین

کل انبیاء و مرسلین اور کل کائنات سے بہتر اور افضل ہمارے پیارے نبی پاک حضرت محمد ﷺ احمد مجتبیٰ ﷺ ہیں۔ آپ ﷺ خلقت میں سب سے اول اور کائنات کی اصل ہیں۔ اگر آپ ﷺ کا وجود نہ ہوتا تو خدا کی قسم یہ کائنات ہرگز ہرگز نہ ہوتی۔ زمین و آسمان لوح و قلم اور کرسی ان سب سے پہلے آقائے نامدار حضرت رسول مقبول ﷺ کے نور کا ظہور ہو چکا تھا۔ تمام انبیاء علیہم السلام حضور ﷺ کی نبوت کی نسبت سے آپ ﷺ کی امت میں داخل ہیں۔ حضور ﷺ پر پیغمبری ختم ہوگئی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ظہور ہوگا تو وہ بھی حضور ﷺ کی امت کے ایک فرد کی حیثیت سے اس دنیا میں تشریف لائیں گے اور دین محمدی ﷺ کی تبلیغ کریں گے۔

حضور ﷺ جب معراج کو تشریف لے گئے تو سب کے سب انبیاء کے سردار بن کر نماز پڑھائی سب کے سب انبیاء آپ ﷺ پر ایمان لا چکے ہیں اور آپ ﷺ پر درود شریف پڑھتے ہیں اور آپ ﷺ سے محبت کرتے ہیں اور آپ ﷺ ان کے سردار ہیں۔ وہ سب حضور ﷺ کے دین اسلام پر ہیں۔ جس نے حضور ﷺ کی اطاعت کی اس نے خدا کی اطاعت کی۔ حضور ﷺ سے محبت خدا سے محبت ہے۔ حضور ﷺ کا عشق عین اللہ کا عشق ہے اور عاشق وہ ہستی ہے جس پر اللہ تعالیٰ رسول کریم ﷺ کے بعد سلام بھیجتا ہے اور حضور ﷺ کے بعد اللہ کو سب سے زیادہ عاشق ہی پیارا ہے۔ عشق ایک چیز ہی عجیب ہے عاشق کا مقابلہ کون کرے عاشق عجیب طاقت ہے۔ عشق آقائے نامدار ﷺ کے ساتھ ہوگا۔ خود حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے کہ جو جس سے محبت کرتا ہے۔ قیامت کے دن اس کے ساتھ ہوگا۔

گو تھے اویسؓ دور مگر ہو گئے قریب
ابوجہل تھا قریب مگر دور ہو گیا

عاشق رسول انشاء اللہ بغیر حساب و کتاب کے سب سے اول جنت میں جا پہنچے گا۔ دیکھئے عاشقوں کی شان۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یار غار تھے۔ حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ خاص خلیفہ تھے جن کے متعلق حضور ﷺ نے فرمایا تھا۔ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر رضی اللہ عنہ ہوتا۔ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ داماد تھے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ چھوٹے بھائی تھے۔ مگر آقائے نامدار ﷺ نے اپنا حرقہ مبارک حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کو مرحمت فرمایا اور اس

Marfat.com

عظیم تحفہ کو حضرت عمر رضی اللہ عنہ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ خود لے کر حضرت اویس قرنی رضی اللہ عنہ کے پاس گئے۔ جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ حضور ﷺ نے صرف یہ تحفہ بھیجا بلکہ اس سے بھی زیادہ ان کی عزت کی اور کہلا بھیجا کہ اویس رضی اللہ عنہ سے کہنا کہ امت محمدی کی نجات کے لئے دعا کریں۔ حضرت اویس رضی اللہ عنہ عاشق تھے۔ سبحان اللہ عاشق کی ہر دعا فوراً قبول ہو جاتی ہے۔ حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ اپنے پیر حضرت خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ پر عاشق تھے۔ عشق سچا تھا اور پائیدار۔ جب وقت مرگ آیا تو خواجہ نظام الدین اولیاء رحمۃ اللہ علیہ نے اعلان کیا کہ اگر شریعت اجازت دیتی تو میں وصیت کرتا کہ مجھ کو اور خسرو رحمۃ اللہ علیہ کو ایک ہی لحد میں دفن کیا جائے۔ اللہ اللہ کیا شان کی بات کہی۔ عشق ہو بھی جاتا ہے اور کیا بھی جاتا ہے۔ اگر کیا جائے تو عشق کرنے کا احسان طریقہ درود العاشقین کا کثرت سے ورد ہے عشق وہی ہے۔ جو حقیقی اور بامراد ہو درود العاشقین حقیقی عاشقوں کی معراج ہے اور ان کے درجات بلند کرنے کا راستہ ہے۔ اس درود پاک کو پڑھنے والا عاشق بامراد اور عاشق صادق ہوتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی سَیِّدِنَا وَمَحْبُوْبِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ الْھَاشِمِی الْقُرَیْشِیِّ الْمَکِّیِّ الْمَدَنِیِّ الْعَرَبِی وَعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا وَحَبِیْبِنَا مُحَمَّدِبْنِ عَبْدِاللّٰہِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبُ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْحِجَازِیِّ الْحَرَمِیِّ بِعَدَدِ حُسْنِہٖ وَ جَمَالِہٖ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ درود اور سلام بھیج ہمارے سردار اور ہمارے محبوب اور ہمارے والی محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب ہاشمی قریشی پاک مدنی عربی پر اور آپ کی آل پر اور ہمارے حبیب محمد ﷺ بن عبداللہ بن عبدالمطلب امی حجازی حرمی پر آپ ﷺ کے حسن و جمال کے مطابق۔

حکایت

نبی کریم ﷺ کی شفاعت کے متعلق ایک واقعہ یہ ہے کہ ایک دفعہ ایک شخص پر ظالم بادشاہ کا عتاب نازل ہوا تو وہ خوف کی وجہ سے جنگل کی طرف بھاگ گیا۔ ایک مقام پر جا کر اپنے ذہن میں نبی اکرم ﷺ کے روضہ مبارک کا تصور کر کے ایک ہزار درود پاک پڑھ کر دربار الٰہی میں عرض کی یا اللہ میں نبی کریم ﷺ کی ذات اقدس کو تیرے دربار میں شفیع بناتا ہوں۔ مجھے اس

Marfat.com

ظالم بادشاہ کے خوف سے امن عطا فرما۔ ہاتف سے ندا آئی جا۔ ہم نے تیرے دشمن کو ہلاک کر دیا ہے۔ جب وہ واپس آیا تو پتہ چلا کہ ظالم بادشاہ مر گیا ہے۔ (نزہتہ المجالس)

درود الفاتح

درود الفاتح ایسا درود ہے۔ جس سے ہر بند چیز کھل جاتی ہے اور ہر کام میں فتح حاصل ہوتی ہے اس لئے اسے درود فاتح کہا جاتا ہے۔ مولانا ابو المقارب شیخ شمس الدین بن ابو الحسن ابو البکری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ یہ درود شریف حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے معمول میں تھا اور ان کے طریقہ میں تھا۔ اس درود پاک کی بدولت اللہ تعالیٰ نے آپ کو صدیق کا درجہ عطا فرمایا۔ اللہ تعالیٰ کی معرفت کے درجے طے ہوئے اور اسی درود کی بدولت آپ کو مقام صدیقیت حاصل ہوا۔ بعض حضرات فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا دس ہزار مرتبہ پڑھنے کے برابر ہے۔ کچھ اولیاء اللہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کا ایک مرتبہ پڑھنا چار ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے برابر ہے اور یہ عین ممکن ہے۔ حضرت ابو المقارب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ اس درود شریف کو جو شخص چالیس دن پڑھے گا اللہ اس کے جتنے گناہ ہیں سب بخش دے گا۔ شیخ المشائخ حضرت محمد بکری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ صدق دل سے اس درود شریف کا زندگی میں ایک مرتبہ بھی پڑھنا آخرت میں دوزخ کی آگ سے نجات دلا سکتا ہے۔ (سبحان اللہ) حضرت سید احمد حلان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں یہ درود شریف حضرت غوث الاعظم شیخ عبد القادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو پسند تھا اور ان کا یہ خاص ورد تھا۔ یہ درود شریف خاص الخاص عجائبات اور راز ہائے کا عامل ہے۔ اسے پڑھنے سے نور کے پردے کھلتے ہیں اور وہ نور پیدا ہوتا ہے جس کی قدر دانی اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی بھی نہیں کر سکتا۔ لہٰذا اسے سو مرتبہ روزانہ پڑھنا چاہئے۔ حضرت شیخ یوسف بن اسمٰعیل رحمۃ اللہ علیہ ہیں کہ یہ درود شریف کرامات کا موتی ہے۔ سید محمد الکبری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ درود فاتح ایک ایسا عجیب درود ہے۔ جس کو میں نے ایک برس پڑھا۔ حج کو گیا اور آقائے نامدار تاجدار کائنات ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت نصیب ہوئی اور جب میں منبر اور روضہ شریف کے بیچ والے حصے میں بیٹھ گیا تو حضرت رسول کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی اور حضور ﷺ نے شفاعت کا وعدہ فرمایا کہ اللہ تعالیٰ تم کو اس درود پاک کے ورد کے باعث برکت دے اور تمہاری اولاد کی اولاد کو برکت دے۔ (درود شریف یہ ہے)

Marfat.com

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الْفَاتِحِ لِمَا اُغْلِقَ وَالْخَاتِمِ لِمَا سَبَقَ وَالنَّاصِرِ الْحَقِّ بِالْحَقِّ وَالْھَادِیْ اِلٰی صِرَاطِکَ الْمُسْتَقِیْمِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ حَقَّ قَدْرِہٖ وَمِقْدَارِہِ الْعَظِیْمِہ٥

ترجمہ:۔ اے اللہ درود اور سلام اور برکت بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر جو ہر بند چیز کو کھولنے والے ہیں اور آپ ﷺ سابقہ کی انتہا ہیں اور آپ ﷺ حق کی حق کے ساتھ مدد کرنے والے ہیں اور آپ صراط مستقیم کی ہدایت کرنے والے ہیں۔ اے اللہ ان پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر عظیم قدر و منزلت کے مطابق درود بھیج۔

درود حضوری

حضور پرنور آقائے دو جہاں ﷺ کی عالم روحانیت میں ایک مجلس لگی رہتی ہے جسے مجلس محمدی کہتے ہیں۔ اس مجلس میں صحابہ کرام اور اولیاء عظام کی روحیں حاضر ہوتی رہتی ہیں اور مقام ظاہری حیات میں صرف ان اولیاء کو حاصل ہوتا ہے۔ جنہیں مقام حضوری ملتا ہے اور یہ مقام حاصل کرنے کے لئے دورد حضوری بڑا اکسیر ہے۔ لہٰذا جو شخص روزانہ گیارہ سو مرتبہ یہ درود پڑھتا رہے اسے بڑی جلدی زیارت رسول اکرم ﷺ کے بعد مقام حضوری حاصل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اس درود کو درود حضوری کہا جاتا ہے۔ حضرت شیخ عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ نے ایک مرتبہ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت کی اور عرض کی یارسول اللہ ﷺ! میں کون سا درود پڑھوں جو آپ کو سب سے زیادہ پسند ہو تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ یہ درود پڑھا کرو۔ چنانچہ اس کے بعد حضرت عبداللہ بن نعمان رحمۃ اللہ علیہ اپنی بقیہ زندگی میں یہی درود پاک پڑھتے رہے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ الَّذِیْ مُلِاَتْ قَلْبُہٗ مِنْ جَلَالِکَ وَعَیْنُہٗ مِنْ جَمَالِکَ فَاَصْبَحَ فَرِحاً مَّسْرُوْراً مُّؤَیَّداً مَّنْصُوْراً وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا٥

ترجمہ:۔ اے اللہ حضرت محمد ﷺ پر ایسا درود بھیج کہ جس سے ان کا دل تیرے جلال اور ان کی آنکھیں تیرے جمال میں تر رہیں پھر سرور تائید اور فتح

Marfat.com

سے صبح کر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے صحابہ پر سلامتی و تسلیم نازل فرما۔

درود مقرب

حضرت رویفع بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ جو شخص درود مقرب پڑھے اسے آخرت میں نبی کریم ﷺ کی شفاعت لازماً نصیب ہوگی۔ لہٰذا جو شخص یہ چاہے کہ قیامت کے روز اسے رسول اکرم ﷺ کی شفاعت نصیب ہو تو اسے چاہئے کہ یہ درود روزانہ بعد نماز فجر 41 مرتبہ پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّاَنْزِلْهُ الْمَقْعَدَ الْمُقَرَّبَ عِنْدَکَ یَوْمَ الْقِیٰمَةِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ محمد ﷺ پر درود بھیج اور قیامت کے دن انہیں بلند مقام پر بیٹھا جو تیرے نزدیک مقرب ہو۔

حکایت

علامہ سخاوی رحمۃ اللہ علیہ ایک حدیث شریف میں رسول کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ تین آدمی قیامت کے دن اللہ تعالیٰ کی قربت میں عرش کے سائے میں ہوں گے جس دن اس سائے کے علاوہ اور کوئی سایہ نہ ہوگا۔ ایک وہ شخص جو کسی مصیبت زدہ کی مصیبت ہٹائے دوسرا وہ جو میری سنت کو زندہ رکھے۔ تیسرا وہ جو میرے اوپر کثرت سے درود بھیجے۔

درود ابن کثیر

حضرت خالد ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ کے جب وصال کا وقت آیا تو لوگوں نے ان کے سرہانے کاغذ کا ایک پرچہ لکھا ہوا پایا اور اس پر لکھا ہوا تھا کہ اے خالد ابن کثیر تمہیں دوزخ سے نجات ہے لہٰذا اس کاغذ کے پرچے کو دیکھتے ہی لوگوں کو بڑا تعجب ہوا۔ سب کے سب فوراً ان کے گھر والوں کے پاس جمع ہوئے اور ان کی سب خوبیاں معلوم کرنے لگے ہر ایک حیران تھا کہ یہ کیا بات ہے تو پھر گھر والوں نے بتایا کہ خالد ابن کثیر رحمۃ اللہ علیہ ہر جمعرات کی رات کو حضور ﷺ پر دس ہزار مرتبہ بڑے ادب و اخلاص کے ساتھ یہ درود پڑھتے تو اس کے بدلے میں اللہ تعالیٰ نے ان کی

Marfat.com

بخشش ومغفرت کی خبر اہل دنیا کو دے دی۔ لہٰذا آج بھی اگر کوئی چاہے کہ اس کا خاتمہ بالا یمان ہو اور اس کی نجات ہو تو اسے چاہیئے کہ جمعرات اور جمعہ کی درمیانی شب میں اس درود پاک کو دس ہزار مرتبہ پڑھے۔ انشاء اللہ خاتمہ بالا یمان ہوگا اور اللہ کا خاص فضل وکرم ہوگا کہ اہل دنیا حیران رہ جائیں گے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الطَّاھِرِ الْمُطَھَّرِ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ٥

ترجمہ: اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جو نبی امی ہیں۔ جو پاک اور پاک کیئے گئے ہیں اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر درود برکت اور سلام بھیج۔

قصیدہ بردہ شریف

عربی قصائد میں قصیدہ بردہ شریف بہت مشہور ہے۔ قصیدہ کے معنی مدح سرائی اور تعریف کرنے کے ہیں۔ بردہ کے معنی دھاری دار چادر کے ہیں۔ اس قصیدے میں حضور ﷺ کی مختلف انداز میں تعریف کی گئی ہے۔ اس لئے اسے قصیدہ بردہ شریف کہا جاتا ہے۔ اس قصیدے کے مصنف حضرت امام شرف الدین محمد بن سعید بوصیری رحمۃ اللہ علیہ ہیں۔ جو اپنے زمانے کے عاشق رسول تھے۔ ان کا یہ قصیدہ بھی عشق رسول اکرم ﷺ کا زندہ جاوید ثبوت ہے۔ جوانی کے عالم میں وہ امراء اور سلاطین کے قصیدے لکھتے رہے مگر بعد میں اسے ترک کر کے حضور ﷺ کی مدح سرائی میں مشغول ہو گئے۔ ایک دفعہ آپ پر اچانک فالج ہو گیا۔ علاج معالجہ کیا مگر کچھ بھی افاقہ نہ ہوا۔ بیماری جب طول پکڑ گئی تو دوست احباب سب ساتھ چھوڑ گئے حتیٰ کہ عزیز واقارب تک بیزار ہو گئے۔ آخر ایک روز ان کے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کیوں نہ حضور ﷺ کے وسیلہ سے دعا مانگی جائے۔ چنانچہ انہوں نے نہایت ہی بے بسی کی حالت میں یہ قصیدہ بردہ شریف کہا اور بارگاہ رسالت میں عقیدت مندی کے پھول پیش کیئے اور پھر کچھ عرصہ تک یہی قصیدہ پڑھتے رہے حتیٰ کہ ایک روز روتے روتے سو گئے۔ خواب میں حضور ﷺ کی زیارت نصیب ہوئی۔ آپ ﷺ نے امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ کے جسم پر دست مبارک پھیرا تو جب امام بوصیری رحمۃ اللہ علیہ بیدار ہوئے تو انہوں نے محسوس کیا کہ بالکل تندرست ہیں اور ان کا مرض جاتا رہا۔ یہ قصیدہ شریف 660ھ میں لکھا گیا تھا اور صدیاں گزرنے کے بعد بھی آج تک بالکل ایسے ہی محسوس ہوتا

Marfat.com

ہے کہ جیسا کہ ابھی ابھی لکھا گیا ہے۔اس قصیدہ میں ایک طرح کے درود شریف جیسی خصوصیات ہیں لہٰذا جو شخص اسے خلوص دل سے پڑھتا رہے۔اس میں عشق رسول پیدا ہو جاتا ہے۔اس کی دینی و دنیاوی حاجات پوری ہو جاتی ہیں۔روز محشر میں حضور ﷺ کی شفاعت نصیب ہو گی۔

میرے پیرومرشد مفسر القرآن غوث زماں حضور ضیاء الامت حضرت پیر محمد کرم شاہ صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ جب قصیدہ بردہ شریف سنتے تھے تو آپ کی آنکھوں سے بارش کی طرح آنسو رواں ہو جاتے تھے۔آج بھی بھیرہ شریف میں قصیدہ بردہ شریف کی صدائیں بڑے خوبصورت انداز میں سنائی دیتی ہیں۔ سننے والے کی آنکھوں سے بے اختیار آنسو رواں ہو جاتے ہیں۔ عشق ومحبت کا تقاضا یہی ہے کہ جس سے عشق ومحبت ہو اس کی مدح سرائی سنی جائے تو بے اختیار آنسو رواں ہو جائیں۔دل مدینہ طیبہ میں پہنچ جائے۔سبز گنبد کا نظارہ تصور میں ہو۔دل حضور ﷺ کی یاد میں تڑپتا ہو۔نگاہیں سبز گنبد دیکھنے کے لئے بے قرار ہوں۔اللہ تعالیٰ قصیدہ بردہ شریف کے صدقے ہم سب کو سبز گنبد کا نظارہ دیکھنا نصیب فرمائے۔

قصیدہ بردہ شریف کے اشعار حسب ذیل ہیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ مُنْشِیِ الْخَلْقِ مِنْ عَدَمٖ   ثُمَّ الصَّلٰوۃُ عَلَی الْمُخْتَارِ فِی الْقِدَمٖ

مَوْلَایَ صَلِّ وَسَلِّمْ دَآئِماً اَبَدًا   عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمٖ

اَمِنْ تَذَکُّرِ جِیْرَانٍ بِذِیْ سَلَمٖ   مَزَجْتَ دَمْعاً جَرٰی مِنْ مُّقْلَةٍ بِدَمٖ

ذی سلم کے ہمسائیگان کی یاد میں تیری آنکھو سے آنسو بہہ رہے ہیں۔جن میں خون ملا ہوا ہے جو برابر رواں دواں ہیں۔

اَمْ هَبَّتِ الرِّیْحُ مِنْ تِلْقَآءِ کَاظِمَةٍ   اَوْ اَوْمَضَ الْبَرْقُ فِی الظَّلْمَآءِ مِنْ اِضَمٖ

کاظمہ یعنی مدینہ منورہ کی طرف سے دلکش ہوا چل پڑی ہے۔یا اندھیری رات کو وہ اضم سے بجلی چمکی ہے۔

فَمَا لِعَیْنَیْکَ اِنْ قُلْتَ اکْفُفَا هَمَتَا   وَمَا لِقَلْبِکَ اِنْ قُلْتَ اسْتَفِقْ یَهِمٖ

تیری آنکھوں کو کیا ہوا کہ تو انہیں آنسو روکنے کے لئے کہتا ہے مگر وہ بے اختیار آنسو بہائے جا رہی ہیں ایسے ہی تیرے دل کو کیا ہوا وہ سنبھلنے کی بجائے اور غمناک ہو رہا ہے۔

اَیَحْسَبُ الصَّبُّ اَنَّ الْحُبَّ مُنْکَتِمٌ   مَابَیْنَ مُنْسَجِمٍ مِّنْهُ وَمُضْطَرِمٖ

Marfat.com

کیا محبت میں رونے والا عاشق یہ خیال کرتا ہے کہ بہتے ہوئے آنسوؤں اور سوختہ دل کی آڑ میں اس کی محبت کا راز چھپ جائے گا ہرگز اس طرح چھپ نہیں سکتا۔

لَوۡلَا الۡهَوىٰ لَمۡ تُرِقۡ دَمۡعاً عَلىٰ طَلَلٍ   وَلَا اَرِقۡتَ لِذِكۡرِ الۡبَانِ وَالۡعَلَمِ

اگر تو حضور ﷺ کا عاشق نہیں تو پھر مکہ مکرمہ کے آثار پر کیوں آنسو بہار رہا ہے۔ ایسے ہی محبت میں درخت بان اور کوہ اضم کی یاد میں کیوں راتوں کو جاگتا رہتا ہے۔

فَكَيۡفَ تُنۡكِرُ حُبًّا بَعۡدَ مَا شَهِدَتۡ   بِهٖ عَلَيۡكَ عُدُوۡلُ الدَّمۡعِ وَالسَّقَمِ

تیری محبت پر تیرے آنسو اور تیری بیماری گواہی دے رہی ہے۔ یہ دونوں پکے اور سچے گواہ ہیں تو پھر تو اپنے عشق سے کس طرح انکار کرسکتا ہے۔

وَاَثۡبَتَ الۡوَجۡدُ خَطَّىٰ عَبۡرَةٍ وَّضَنىً   مِثۡلَ الۡبَهَارِ عَلىٰ خَدَّيۡكَ وَالۡعَنَمِ

اور درد محبت نے تیرے رخساروں پر آنسو اور لاغری کے باعث زرد گلاب اور گلنار کی مانند دو غم کے نمایاں آثار پیدا کردیئے ہیں۔

نَعَمۡ سَرىٰ طَيۡفُ مَنۡ اَهۡوىٰ فَاَرَّقَنِىۡ   وَالۡحُبُّ يَعۡتَرِضُ اللَّذَّاتِ بِالۡاَلَمِ

رات مجھے محبوب کا خیال آگیا۔ جس کے باعث میں رات بھر جاگتا رہا۔ ہاں محبت دنیاوی لذات کو غم کے باعث فنا کردیتی ہے یا اس میں حائل ہوجاتی ہے۔

يَالَآئِمِىۡ فِى الۡهَوىٰ الۡعُذۡرِىِّ مَعۡذِرَةً   مِّنِّىۡ اِلَيۡكَ وَلَوۡ اَنۡصَفۡتَ لَمۡ تَلُمِ

اے میرے عشق پر ملامت کرنے والے میرا عشق بنی عذرا کے جوانوں جیسا ہے جو کبھی ختم نہیں ہوتا لہٰذا میری معذرت قبول کیجئے اور اگر تو انصاف کرتا تو مجھے ملامت نہ کرتا۔

عَدَتۡكَ حَالِىَ لَاسِرِّىۡ بِمُسۡتَتِرٍ   عَنِ الۡوُشَاةِ وَلَادَائِىۡ بِمُنۡحَسِمِ

میری عشق کا تذکرہ دوسروں تک بھی پہنچ چکا ہے اب تو نہ تو میرا راز محبت چھپ سکتا ہے اور نہ میرا مرض رفع ہوسکتا ہے۔

مَحَّضۡتَنِى النُّصۡحَ لٰكِنۡ لَسۡتُ اَسۡمَعُهٗ   اِنَّ الۡمُحِبَّ عَنِ الۡعُذَّالِ فِىۡ صَمَمِ

اے نصیحت کرنے والے بے شک تو خلوص سے مجھے نصیحت کرتا ہے لیکن میں اسے قطعاً نہیں سنتا ہوں کیونکہ عاشق ملامت کرنے والوں کی ملامت سے بے نیاز ہوجاتا ہے۔

اِنِّىۡ اتَّهَمۡتُ نَصِيۡحَ الشَّيۡبِ فِىۡ عَذَلٍ   وَالشَّيۡبُ اَبۡعَدُ فِىۡ نُصۡحٍ عَنِ التُّهَمِ

Marfat.com

اے ناصح ہر چند کہ میں اپنی پیری کو بھی اپنی ملامت کے بارے میں مورد الزام ٹھہرا چکا ہوں حالانکہ پیری نصیحت کرنے کے اعتبار سے قسمت کا الزام لگانے سے بہت دور ہے

اَلْفَصْلُ الثَّانِی

فِیْ مَنْعِ ھَوَی النَّفْسِ

فَاِنَّ اَمَّا رَتِیْ بِالسُّوْءِ مَا اتَّعَظَتْ مِنْ جَھْلِھَا بِنَذِیْرِ الشَّیْبِ وَالْھَرَم

بلاشبہ میرے نفس امارہ نے جو مجھے برائی کی دعوت دیتا رہتا ہے نے اپنی نادانی سے ڈرنے والے بڑھاپے کی نصیحت کو قبول نہ کیا۔

وَلَا اَعَدَّتْ مِنَ الْفِعْلِ الْجَمِیْلِ قِرٰی ضَیْفٍ اَلَمَّ بِرَأْسِیْ غَیْرَ مُحْتَشَم

اور ایسے مہمان کے لئے جو اچانک میرے سر پر آ گیا۔ میرے نفس امارہ نے نیک عملوں سے اس کی کوئی مہمان نوازی نہ کی۔

لَوْ کُنْتُ اَعْلَمُ اَنِّیْ مَا اُوَقِّرُہٗ کَتَمْتُ سِرًّا بَدَالِیْ مِنْہُ بِالْکَتَم

اگر میں جانتا ہوتا کہ میں اس مہمان کی عزت نہیں کروں گا تو میں اس راز پیری کو یعنی سفید بالوں کو وسمہ میں چھپالیتا۔

مَنْ لِیْ بِرَدِّ جِمَاحٍ مِنْ غَوَایَتِھَا کَمَا یُرَدُّ جِمَاحُ الْخَیْلِ بِاللُّجُم

کون ہے جو میرے گمراہ نفس کو سرکشی سے روکنے کا ذمہ لے جس طرح کہ سرکش گھوڑوں کو لگام ڈالنے سے روکا جاتا ہے۔

فَلَا تَرُمْ بِالْمَعَاصِیْ کَسْرَ شَھْوَتِھَا اِنَّ الطَّعَامَ یُقَوِّیْ شَھْوَۃَ النَّھِم

سرکش نفس کی خواہشات کو گناہوں سے ختم کرنے کا ارادہ مت کر کیونکہ کھانا زیادہ کھانے والے کی خواہش کو مزید کھانے کا عادی بنادیتا ہے۔

وَالنَّفْسُ کَالطِّفْلِ اِنْ تُھْمِلْہُ شَبَّ عَلٰی حُبِّ الرِّضَاعِ وَاِنْ تَفْطِمْہُ یَنْفَطِم

نفس کی مثال دودھ پینے والے بچے کی طرح ہے۔ جسے دودھ پینے کی کھلی چھٹی دے دی جائے تو وہ دودھ کی محبت ہی میں جوان ہوگا اور اگر اسے دودھ چھڑا دیا جائے تو وہ چھوڑ دے گا۔

فَاصْرِفْ ھَوَ اھَاوَ حَاذِرْاَنْ تُوَلِّیَہٗ اِنَّ الْھَوٰی مَا تَوَلّٰی یُصْمِ اَوْ یَصِم

Marfat.com

پس نفس کو اپنی خواہش سے روک دے اور خوب باخبر رہ کہ کہیں تو اسے اپنا حاکم نہ بنا لے کیونکہ خواہش نفس جس پر غلبہ پا لیتی ہے تو اسے ہلاک کر دیتی ہے یا کاہل بنا دیتی ہے۔

وَرَاعِهَا وَهِيَ فِي الْاَعْمَالِ سَائِمَةٌ　　وَاِنْ هِيَ اسْتَحْلَتِ الْمَرْعٰى فَلَا تُسِمِ

اپنے نفس کی پوری طرح حفاظت کر جبکہ وہ اعمال میں چر رہا ہو اور اگر وہ اس چراگاہ کو اچھا تصور کرنے لگے تو مت چرنے دے۔

كَمْ حَسَّنَتْ لَذَّةً لِلْمَرْءِ قَاتِلَةً　　مِنْ حَيْثُ لَمْ يَدْرِ اَنَّ السَّمَّ فِي الدَّسَمِ

نفس کئی بار اپنی خواہشوں کو بنا سنوار کر پیش کرتا ہے۔ جو اس کے لئے نقصان دہ ہوتی ہیں وہ نہیں جانتا کہ بعض دفعہ مزے دار کھانے میں زہر ملا ہوتا ہے۔

وَاخْشَ الدَّسَائِسَ مِنْ جُوْعٍ وَّمِنْ شَبَعٍ　　فَرُبَّ مَخْمَصَةٍ شَرٌّ مِّنَ التُّخَمِ

فاقہ مستی اور پیٹ بھر کر کھانے کے خفیہ نقصان سے ڈرتا رہ کیونکہ بعض اوقات بھوک پیٹ بھر کر کھانے سے زیادہ برے اثرات پیدا کرتی ہے۔

وَاسْتَفْرِغِ الدَّمْعَ مِنْ عَيْنٍ قَدِامْتَلَأَتْ　　مِنَ الْمَحَارِمِ وَالْزَمْ حِمْيَةَ النَّدَمِ

اپنی آنکھوں کو جو فتنہ نظر میں مبتلا ہیں خوب رو رو کر پاکیزہ کر لے اور گناہوں پر نادم ہو کر توبہ کر لے پھر اس توبہ پر قائم ہو جا۔

وَخَالِفِ النَّفْسَ وَالشَّيْطَانَ وَاعْصِهِمَا　　وَاِنْ هُمَا مَحَضَاكَ النُّصْحَ فَاتَّهِمِ

نفس اور شیطان کی ہر طرح مخالفت کر اور ان کے کہنے پر بالکل نہ چل اگر وہ بطریق اخلاص بھی کوئی نصیحت کریں تو بھی انہیں جھوٹا خیال کر۔

وَلَا تُطِعْ مِنْهُمَا خَصْمًا وَّلَا حَكَمًا　　فَاَنْتَ تَعْرِفُ كَيْدَ الْخَصْمِ وَالْحَكَمِ

ان دونوں یعنی نفس اور شیطان کی کسی حالت میں بھی اطاعت نہ کر خواہ وہ مخالفت کریں یا عادل بن کر انصاف کریں ان کے مکر و فریب سے خوب باخبر رہ۔

اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ مِنْ قَوْلٍ بِلَا عَمَلٍ　　لَقَدْ نَسَبْتُ بِهٖ نَسْلًا لِّذِيْ عُقُمِ

بے عمل گفتگو سے میں اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتا ہوں کیونکہ بے عمل قول کہنا بلاشبہ بانجھ عورت کی طرف اولاد منسوب کرنا ہے۔

اَمَرْتُكَ الْخَيْرَ لٰكِنْ مَّا ائْتَمَرْتُ بِهٖ　　وَمَا اسْتَقَمْتُ فَمَا قَوْلِيْ لَكَ اسْتَقِمِ

Marfat.com

دوسروں کو نیکی کا حکم دیتا ہوں۔ لیکن میں خود اس پر عمل نہیں کرتا تو جب میں خود سیدھے راستے پر نہیں چلتا تو میرا یہ کہنا تو سیدھی راہ پر چل آخر تجھ پر کیسے اثر ہو سکتا ہے۔

وَلَا تَزَوَّدْتُ قَبْلَ الْمَوْتِ نَافِلَةً　　وَلَمْ اُصَلِّ سِوٰی فَرْضٍ وَّلَمْ اَصُمِ

میں نے موت سے پہلے نفل عبادت کا کچھ بھی زادراہ تیار نہیں کیا نہ میں نے فرضی نماز کے علاوہ نفلی نماز پڑھی اور نہ میں نے فرضی روزے کے علاوہ نفلی روزے رکھے۔

اَلْفَصْلُ الثَّالِثُ

فِیْ مَدْحِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وسلم

ظَلَمْتُ سُنَّةَ مَنْ اَحْيَ الظَّلَامَ اِلٰی　　اَنِ اشْتَكَتْ قَدَ مَاهُ الضُّرَّ مِنْ وَّرَمِ

ہائے میں نے حضور ﷺ کی سنت کی اتباع نہیں کی کہ ان کی عبادت کا یہ عالم تھا کہ انہوں نے اندھیری رات میں اتنی عبادت کی آپ ﷺ کے دونوں پاؤں متورم ہوگئے۔

وَشَدَّ مِنْ سَغَبٍ اَحْشَائَهٗ وَطَوٰی　　تَحْتَ الْحِجَارَةِ كَشْحًا مُّتْرَفَ الْاَدَمِ

وہ ذات اقدس جس نے بھوک کی شدت کے باعث اپنے پیٹ کو کسا اور اپنے نازک پیٹ پر پتھر باندھ لیا۔

وَرَاوَدَتْهُ الْجِبَالُ الشُّمُّ مِنْ ذَهَبٍ　　عَنْ نَفْسِهٖ فَاَرَاهَا اَيَّمَا شَمَمِ

سونے کے بلند پہاڑوں نے حضور ﷺ کو پھسلانے کی کوشش کی مگر حضور ﷺ نے استغناء کا مظاہرہ کیا اور ان کی التجا کی پروا نہ کی۔

وَاَكَّدَتْ زُهْدَهٗ فِيْهَا ضَرُوْرَتُهٗ　　اِنَّ الضَّرُوْرَةَ لَا تَعْدُوْا عَلَى الْعِصَمِ

اور دنیاوی احتیاج نے نبی کریم ﷺ کے زہد و تقویٰ کو اور بھی مضبوط کر دیا بے شک دنیا کی اغراض اور حاجات عصمت نبی پر غلبہ نہیں پا سکتی۔

وَكَيْفَ تَدْعُوْا اِلَى الدُّنْيَا ضَرُوْرَةُ مَنْ　　لَوْلَاهُ لَمْ تَخْرُجِ الدُّنْيَا مِنَ الْعَدَمِ

دنیا کی ضرورت ایسی بلند و بالا ہستی کو کس طرح اپنی طرف مائل کر سکتی تھی بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اگر آپ ﷺ نہ ہوتے تو دنیا عدم سے وجود ہی نہ آتی۔

مُحَمَّدٌ سَيِّدُ الْكَوْنَيْنِ وَالثَّقَلَيْنِ　　وَالْفَرِيْقَيْنِ مِنْ عُرْبٍ وَّمِنْ عَجَمِ

Marfat.com

جناب محمد ﷺ کون و مکان اور انس و جان کے سردار ہیں اور آپ دونوں فریقین یعنی عرب و عجم کے بھی سردار ہیں۔

نَبِيُّنَا الْآمِرُ النَّاهِيْ فَلَا اَحَدٌ اَبَرَّ فِيْ قَوْلِ لَامِنْهُ وَلَا نَعَمِ

ہمارے نبی اوامر و نواہی کا حکم دینے والے ہیں اور ان سے بڑھ کر کوئی راست گو نہیں کسی سوال کا جواب دینے میں آپ سے بڑھ کر کوئی صادق نہیں خواہ وہ ہاں میں ہو یا نفی میں ہو۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِيْ تُرْجٰى شَفَاعَتُهٗ لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحَمِ

آپ اللہ تعالیٰ کے ایسے محبوب ہیں کہ ہر قسم کی مصیبت اور خطرے میں ان کی شفاعت کی امید کی جاسکتی ہے۔

دَعَا اِلَى اللّٰهِ فَالْمُسْتَمْسِكُوْنَ بِهٖ مُسْتَمْسِكُوْنَ بِحَبْلٍ غَيْرِ مُنْفَصِمِ

آپ ﷺ نے لوگوں کو دعوت دی کہ اللہ کے دین کی طرف آؤ پس جن لوگوں نے حضور ﷺ کی دعوت قبول کو قبول کر لیا تو وہ ایسی رسی کو تھامنے والے ہیں کہ جو کبھی ٹوٹنے والی نہیں ہے۔

فَاقَ النَّبِيّٖنَ فِيْ خَلْقٍ وَّفِيْ خُلُقٍ وَلَمْ يُدَانُوْهُ فِيْ عِلْمٍ وَّلَا كَرَمِ

حضور صلی ﷺ اپنی صورت اور کردار کے اعتبار سے تمام انبیاء پر فوقیت رکھتے ہیں اور کوئی دوسرا نبی آپ ﷺ کے مقام اور علم پر نہیں پہنچ سکا۔

وَكُلُّهُمْ مِّنْ رَّسُوْلِ اللّٰهِ مُلْتَمِسٌ غَرْفًا مِّنَ الْبَحْرِ اَوْرَشْفًا مِّنَ الدِّيَمِ

تمام انبیاء حضور ﷺ کے دریائے معرفت اور رحمت کی بارش سے ایک چلو یا ایک قطرہ حاصل کرنے کی التماس کرتے ہیں۔

وَوَاقِفُوْنَ لَدَيْهِ عِنْدَ حَدِّهِمْ مِنْ نُقْطَةِ الْعِلْمِ اَوْ مِنْ شَكْلَةِ الْحِكَمِ

تمام انبیاء حضور ﷺ کے دربار میں اپنے اپنے مقام پر کھڑے ہیں اور سب آپ کی کتاب علم میں سے ایک نقطے اور کتاب حکم میں سے اعراب کی سی حیثیت رکھتے ہیں۔

فَهُوَ الَّذِيْ تَمَّ مَعْنَاهُ وَصُوْرَتُهٗ ثُمَّ اصْطَفَاهُ حَبِيْبًا بَارِئُ النَّسَمِ

پس آپ کی ذات اقدس وہ ہے جن کی سیرت مکمل ہو گئی ہے پھر اللہ تعالیٰ نے آپ کو اپنا حبیب بنا کر مقام محبوبیت عطا فرما دیا ہے۔

Marfat.com

مُنَزَّہٌ عَنْ شَرِیْکٍ فِیْ مَحَاسِنِہٖ   فَجَوْھَرُ الْحُسْنِ فِیْہِ غَیْرُ مُنْقَسِمٖ

حضور ﷺ کے محاسن جامع اور منزہ ہیں کہ ان میں کوئی دوسرا شریک نہیں ہو سکتا پس جو حسن حضور ﷺ کا ہے وہ تقسیم ہونے والا نہیں ہے۔

دَعْ مَا ادَّعَتْہُ النَّصَارٰی فِیْ نَبِیِّھِمٖ   وَاحْکُمْ بِمَا شِئْتَ مَدْحاً فِیْہِ وَاحْتَکِمٖ

عیسائیوں نے اپنے نبی کے بارے میں جو دعویٰ کیا اسے چھوڑ دیجئے باقی جو تمہارے دل میں آئے۔ حضور ﷺ کی تعریف کرو اور اچھے طریقے سے مدح سرائی کرو۔

فَانْسُبْ اِلٰی ذَاتِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ شَرَفٍ   وَانْسُبْ اِلٰی قَدْرِہٖ مَاشِئْتَ مِنْ عِظَمٖ

حضور ﷺ کی ذات گرامی کے متعلق جو چاہئیں نسبت قائم کریں اور آپ کے نسبت کے متعلق جو عظمت منسوب کرنا چاہئیں کر لیں۔

فَاِنَّ فَضْلَ رَسُوْلِ اللّٰہِ لَیْسَ لَہٗ   حَدٌّ فَیُعْرِبَ عَنْہُ نَاطِقٌ بِفَمٖ

پس بے شک حضور ﷺ کی فضیلت کی کوئی حد نہیں کہ کوئی بولنے والا اپنی زبان سے آپ کی فضیلت بیان کر سکے۔

لَوْ نَاسَبَتْ قَدْرَہٗ اٰیَاتُہٗ عِظَمًا   اَحْیٰ اِسْمُہٗ حِیْنَ یُدْعٰی دَارِسَ الرِّمَمٖ

بارگاہ رب العزت میں حضور ﷺ کا وہ مرتبہ ہے کہ اگر اس مرتبہ کے مطابق معجزات دیئے جاتے تو معجزات کی یہ حد ہوتی کہ جب کبھی حضور ﷺ کا نام مبارک بوسیدہ ہڈیوں پر پڑھا جاتا تو وہ زندہ ہو جاتیں۔

لَمْ یَمْتَحِنَّا بِمَا تَعْیَ الْعُقُوْلُ بِہٖ   حِرْصاً عَلَیْنَا فَلَمْ نَرْتَبْ وَلَمْ نَھِمٖ

حضور ﷺ نے اپنی شفقت کی بناء پر ہمیں ایسی چیزوں سے نہیں آزمایا کہ جن سے لوگ حیران ہو جاتے ہیں۔ اس لئے نہ ہم شک اور وہم میں پڑے اور نہ حیرت زدہ ہوئے۔

اَعْیَ الْوَرٰی فَھْمُ مَعْنَاہُ فَلَیْسَ یُرٰی   لِلْقُرْبِ وَالْبُعْدِ مِنْہُ غَیْرُ مُنْفَحِمٖ

حضور ﷺ کے فہم کے کمالات نے سب کو ہیچ کر دیا۔ پس کوئی شخص جو حضور ﷺ کے قریب ہو یا دور ہو پس وہ حضور ﷺ کے کمالات بیان کرنے میں عاجز ہے۔

کَالشَّمْسِ تَظْھَرُ لِلْعَیْنَیْنِ مِنْ بُعُدٍ   صَغِیْرَۃً وَّتُکِلُّ الطَّرْفَ مِنْ اَمَمٖ

حضور ﷺ سورج کی طرح ہیں۔ جو دور سے چھوٹا سا نظر آتا ہے مگر نزدیک سے آنکھ کو عاجز

Marfat.com

کردیتا ہے۔

وَكَيفَ يُدرِكُ فِى الدُّنيَا حَقِيقَتَهُ   قَومٌ نِيَامٌ تَسَلَّوا عَنهُ بِالحُلُمِ

اور وہ لوگ سمجھ دار نہیں جو حضور ﷺ کی حقیقت سے محروم رہ کر اپنے خواب وخیال میں گم ہیں۔

فَمَبلَغُ العِلمِ فِيهِ اَنَّهُ بَشَرٌ   وَاَنَّهُ خَيرُ خَلقِ اللّٰهِ كُلِّهِمِ

پس ہمارے علم کی انتہا یہی ہے کہ حضور ﷺ سب سے اعلیٰ بشر ہیں مگر حقیقت میں وہ ساری مخلوق سے افضل ہیں۔

وَكُلُّ آيٍ اَتَى الرُّسُلُ الكِرَامُ بِهَا   فَاِنَّمَا اتَّصَلَت مِن نُورِهٖ بِهِمِ

اور ہر طرح کا معجزہ جو آپ ﷺ سے پہلے ہر نبی کو ملا وہ درحقیقت حضور ﷺ کے نور ہی سے ملا ہے۔

فَاِنَّهُ شَمسُ فَضلٍ هُم كَوَاكِبُهَا   يُظهِرنَ اَنوَارَهَا لِلنَّاسِ فِى الظُّلَمِ

حضور ﷺ مثل آفتاب ہیں اور دوسرے انبیاء کرام ستاروں کی مانند ہیں اور آفتاب لوگوں کے لئے اندھیرے میں اپنے انوار ظاہر کر رہا ہے۔

حَتّٰى اِذَا طَلَعَت فِى الكَونِ عَمَّ هُدَا . هَا العٰلَمِينَ وَاَحيَت سَآئِرَ الاُمَمِ

یہاں تک جب یہ آفتاب خوب کمال کی حد تک روشن ہوا تو اس کی روشنی تمام دنیا میں پھیل گئی اور اس نے گروہوں کو زندہ کر دیا۔

اَكرِم بِخَلقِ نَبِيٍّ زَانَهُ خُلُقٌ   بِالحُسنِ مُشتَمِلٍ بِالبِشرِ مُتَّسِمِ

حضور ﷺ کی ذات کیسی عزت والی ہے کہ آپ کے اخلاق نے اسے اور بھی دوبالا کر دیا ہے آپ حسن رخ زیبا ہیں، صاحب بشارت ہیں۔

كَالزَّهرِ فِى تَرَفٍ وَّالبَدرِ فِى شَرَفٍ   وَالبَحرِ فِى كَرَمٍ وَّالدَّهرِ فِى هِمَمِ

حضور ﷺ تازگی میں شگوفہ، بزرگی میں چودھویں رات کا چاند سخاوت میں دریا اور ہمت میں بلند دہر کی طرح ہیں۔

كَاَنَّهُ وَهُوَ فَردٌ وَفِى جَلَالَتِهٖ   فِى عَسكَرٍ حِينَ تَلقَاهُ وَفِى حَشَمِ

گویا کہ آپ اپنے جمال وجلال میں یکتا ہیں۔ جب کبھی تو حضور ﷺ کو اکیلا دیکھے گا تو

Marfat.com

تجھے ایسا معلوم ہوگا کہ آپ کے ساتھ بڑے غلام اور سپاہیوں کا لشکر ہے۔

كَاَنَّمَا اللُّؤْلُؤُا الْمَكْنُوْنُ فِىْ صَدَفٍ مِنْ مَّعْدِنَىْ مَنْطِقٍ مِّنْهُ وَمُبْتَسَمٍ

حضور ﷺ کی بولنے کی طاقت ایک خزانہ ہے اور آپ کے تبسم فرمانے کی طاقت دوسرا خزانہ ہے جب ان دونوں خزانوں سے کوئی بات نکلتی ہے تو وہ اس موتی کی مانند ہے جو سیپ میں چھپا ہوا ہوتا ہے۔

لَاطِيْبَ يَعْدِلُ تُرْبًا ضَمَّ اَعْظُمَهٗ طُوْبٰى لِمُنْتَشِقٍ مِّنْهُ وَمُلْتَثِمٍ

کوئی خوشبو اس خاک کے برابر نہیں ہوسکتی جس نے آپ ﷺ کے جسم اطہر کو اپنے اندر چھپایا ہوا ہے یعنی روضہ اطہر کی خاک ہر قسم کی مٹی سے افضل ہے۔

اَلْفَصْلُ الرَّابِعُ

فِىْ مَوْلِدِهٖ عَلَيْهِ الصَّلٰوةُ وَالسَّلَامُ

اَبَانَ مَوْلِدُهٗ عَنْ طِيْبِ عُنْصُرِهٖ يَاطِيْبَ مُبْتَدَاٍ مِّنْهُ وَمُخْتَتَمٍ

حضور ﷺ کے زمانہ ولادت نے بسبب حضور ﷺ کی پاکی کے پاکیزگی طبع کو ظاہر کر دیا کتنا پاک و پاکیزہ آپ ﷺ کا آغاز ہے اور ایسے ہی آپ ﷺ کا اختتام پاکیزہ ہے۔

يَوْمٌ تَفَرَّسَ فِيْهِ الْفُرْسُ اَنَّهُمْ قَدْ اُنْذِرُوْا بِحُلُوْلِ الْبُؤْسِ وَالنِّقَمِ

حضور ﷺ کی ولادت کا دن وہ دن تھا۔ اہل فارس نے اپنی فراست سے یہ معلوم کر لیا کہ وہ عنقریب سختی اور عذاب کے نزول سے ڈرائے جائیں گے۔ یعنی ان پر تنگی اور عذاب نازل ہوگا۔

وَبَاتَ اِيْوَانُ كِسْرٰى وَهُوَ مُنْصَدِعٌ كَشَمْلِ اَصْحَابِ كِسْرٰى غَيْرَ مُلْتَئِمٍ

حضور ﷺ کی ولادت کے دن کسریٰ کا محل ایسے پاش پاش ہوگیا جیسے نوشیرواں کا لشکر تتر بتر ہوگیا اور پھر وہ کبھی اکٹھا نہ ہوسکا۔

وَالنَّارُ خَامِدَةُ الْاَنْفَاسِ مِنْ اَسَفٍ عَلَيْهِ وَالنَّهْرُ سَاهِى الْعَيْنِ مِنْ سَدَمٍ

آتش کدہ ایران کی آگ اور اس کے شعلے ہمیشہ کے لئے ٹھنڈے ہوگئے اور نہر فرات بسبب شرمندگی اپنی اصل جگہ بدل گئی اور دوسری جگہ پر بہنے لگی۔

وَسَاءَ سَاوَةَ اَنْ غَاضَتْ بُحَيْرَتُهَا وَرُدَّوَارِدُهَا بِالْغَيْظِ حِيْنَ ظَمِىْ

Marfat.com

ساوہ کے رہنے والے لوگ اس وجہ سے غم زدہ ہیں کہ ان کا بحیرہ ساوہ خشک ہو گیا ہے اور اس بحیرے پر آنے والا تشنہ اور نا کام واپس لوٹا دیا گیا۔

كَاَنَّ بِالنَّارِ مَا بِالْمَآءِ مِنْ بَلَلٍ   حُزْناً وَّبِالْمَاءِ مَا بِالنَّارِ مِنْ ضَرَمٍ

گویا آگ میں غم کی وجہ سے اپنی کی سی خاصیت یعنی تری پیدا ہوگئی اور پانی میں آگ کی سی خاصیت یعنی تپش پیدا ہوگئی۔

وَالْجِنُّ تَهْتِفُ وَالْاَنْوَارُ سَاطِعَةٌ   وَالْحَقُّ يَظْهَرُ مِنْ مَعْنًى وَّمِنْ كَلِمٍ

حضور ﷺ کی پیدائش کے وقت جنات آپ ﷺ کی نبوت پر شہادت دے رہے ہیں اور آپ ﷺ کی نبوت کے انوار چمک رہے ہیں اور حقیقت باتوں اور شہادتوں سے ظاہر ہو رہی تھی۔

عَمُوْا وَصَمُّوْا فَاِعْلَانُ الْبَشَآئِرِلَمْ   تُسْمَعْ وَبَارِقَةُ الْاِنْذَارِ لَمْ تُشَمِ

منکرین حق جان بوجھ کر اندھے ہو گئے باوجودیکہ اس سے پہلے ان کا منجم انہیں یہ خبر دے چکا تھا کہ ان کا جھوٹا دین اب باقی نہیں رہے گا۔

مِنْ م بَعْدِ مَا اَخْبَرَ الْاَقْوَامَ كَاهِنُهُمْ   بِاَنَّ دِيْنَهُمُ الْمُعْوَجَّ لَمْ يَقُمِ

حضو ﷺ کے متعلق اپنے کاہنوں سے خبر ملنے کے باوجود وہ اندھے اور بہرے ہو گئے اور انہیں یقین ہو گیا تھا کہ ان کا ٹیڑھا دین زیادہ دیر قائم نہیں رہ سکے گا۔

وَبَعْدَ مَاعَا يَنُوْا فِي الْاُفُقِ مِنْ شُهُبٍ   مُنْقَضَّةٍ وَّفْقَ مَا فِي الْاَرْضِ مِنْ صَنَمِ

انہوں نے آسمان پر شہاب ثاقب ٹوٹتے ہوئے دیکھے اسی طرح زمین پر بتوں کو گرتے ہوئے دیکھا اس کے باوجود وہ لوگ اندھے اور بہرے رہے۔

حَتّٰى غَدَا عَنْ طَرِيْقِ الْوَحْيِ مُنْهَزِمٌ   مِّنَ الشَّيَاطِيْنِ يَقْفُوْ اِثْرَ مُنْهَزِمِ

یہاں تک شیطانوں پر شہاب ثاقب کے ٹوٹنے کے اس قدر زیادہ ٹکڑے پڑے کہ وہ آسمان کے دروازہ کو چھوڑ کر ایک دوسرے کے پیچھے بھاگنے لگے۔

كَاَنَّهُمْ هَرَباً اَبْطَالُ اَبْرَهَةٍ   اَوْعَسْكَرٌ بِالْحَصٰى مِنْ رَّاحَتَيْهِ رُمِ

شیاطین اس طرح بھاگے کہ جس طرح ابرہہ کی فوج کے بہادر سپاہی بیت اللہ پر حملے کے وقت بھاگے تھے یا وہ کفار کے اس لشکر کی طرح تھے کہ جس پر حضور ﷺ نے کنکریاں پھینکی تھیں اور وہ بھاگ گئے تھے۔

Marfat.com

نَبْذًا بِہٖ بَعْدَ تَسْبِیْحٍ بِبَطْنِهِمَا نَبْذَ الْمُسَبِّحِ مِنْ اَحْشَآءِ مُلْتَقِمِ

نبی کریم ﷺ نے کنکریوں کو اس طرح پھینکا تھا کہ وہ ہاتھوں سے تسبیح پڑھتی ہوئی نکلیں جس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت یونس علیہ السلام کو جب مچھلی کے پیٹ سے باہر پھینکا تو وہ تسبیح پڑھ رہے تھے۔

اَلْفَصْلُ الْخَامِسُ

فِیْ مُعْجِزَتِہٖ عَلَیْهِ الصَّلٰوۃُ السَّلَامُ

جَآءَتْ لِدَعْوَتِهٖ الْاَشْجَارُ سَاجِدَۃً تَمْشِیْ اِلَیْهِ عَلٰی سَاقٍ بِلَا قَدَمِ

حضور ﷺ کے بلانے پر درخت سجدہ کرتے ہوئے بغیر پاؤں کے اپنی پنڈلیوں پر چلتے ہوئے حاضر ہو گئے۔

کَاَنَّمَا سَطَرَتْ سَطْرًا لِّمَا کَتَبَتْ فُرُوْعُهَا مِنْ بَدِیْعِ الْخَطِّ فِی اللَّقَمِ

درخت جب آپ ﷺ کی خدمت اقدس میں حاضر ہوئے تو گویا ان درختوں کے آنے کی وجہ سے زمین پر سیدھی سطریں پڑ گئیں اور ان درختوں کی شاخوں نے ان سطروں کے درمیان خوبصورت خط میں کتابت کر دی۔

مِثْلُ الْغَمَامَۃِ اَنّٰی سَارَ سَائِرَۃٌ تَقِیْهِ حَرَّ وَطِیْسٍ لِّلْهَجِیْرِ حَمِیْ

وہ درخت اس بادل کی طرح تھے۔ جو حضور ﷺ کو جہاں وہ تشریف لے جاتے ساتھ چلے جاتے اور سر مبارک پر سایہ کرتے اور آپ ﷺ کو دوپہر کی تیز دھوپ سے محفوظ رکھتے۔

اَقْسَمْتُ بِالْقَمَرِ الْمُنْشَقِّ اِنَّ لَهٗ مِنْ قَلْبِهٖ نِسْبَۃً مَّبْرُوْرَۃَ الْقَسَمِ

میں شق ہونے والے چاند کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ اس چاند کو حضور ﷺ کے قلب مبارک سے سچی نسبت تھی اور میری یہ قسم سچی اور پکی ہے۔

وَمَا حَوَی الْغَارُ مِنْ خَیْرٍ وَّمِنْ کَرَمٍ وَکُلُّ طَرْفٍ مِّنَ الْکُفَّارِ عَنْهُ عَمِیْ

وہ غار ثور قابل تحسین ہے۔ جس نے خیر یعنی حضور ﷺ اور کرم یعنی حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کو چھپنے کے لئے اس طرح موقع دیا کہ تمام کفار کی آنکھیں اندھی ہو گئیں یعنی وہ آپ ﷺ کو دیکھ نہ سکے۔

Marfat.com

فَالصِّدْقُ فِی الْغَارِ وَالصِّدِّیْقُ لَمْ یَرِمَا   وَھُمْ یَقُوْلُوْنَ مَا بِالْغَارِ مِنْ اَرِمٖ

حضور ﷺ اور حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ غار میں تھے مگر کافر اس طرح اندھے ہوئیکہ کہنے لگے کہ غار میں کوئی آدمی نہیں ہے۔

ظَنُّوا الْحَمَامَ وَظَنُّوا الْعَنْکَبُوْتَ عَلٰی   خَیْرِ الْبَرِیَّةِ لَمْ تَنْسُجْ وَلَمْ تَحُمٖ

کفار نے خیال کیا کہ اس غار کے منہ پر جس میں حضور ﷺ چھپے تھے نہ کبوتریاں انڈے دیتیں اور نہ مکڑی جالا بنتی یعنی اگر حضور ﷺ اندر ہوتے تو یہ جالا اور انڈے نہ ہوتے۔

وِقَایَةُ اللّٰهِ اَغْنَتْ عَنْ مُّضَاعَفَةٍ   مِّنَ الدُّرُوْعِ وَعَنْ عَالٍ مِّنَ الْاُطُمٖ

اللہ تعالیٰ کی حفاظت نے آپ ﷺ کو دہری زرہوں اور بلند قلعوں کی پناہ سے بے نیاز کر دیا تھا یعنی اللہ تعالیٰ کا محافظ بننا بہت مضبوط تھا۔

مَاسَامَنِی الدَّھْرُ ضَیْماً وَّاسْتَجَرْتُ بِهٖ   اِلَّا وَنِلْتُ جِوَاراً مِّنْهُ لَمْ یُضَمٖ

جب سے میں نے حضور ﷺ کی ذات اقدس سے پناہ مانگی ہے۔ زمانے نے مجھے کبھی تکلیف اور دکھ نہیں دیا اور حضور ﷺ کی دی ہوئی پناہ ایسی ہے کہ جیسے کوئی مغلوب نہیں کر سکتا۔

وَلَا الْتَمَسْتُ غِنَی الدَّارَیْنِ مِنْ یَّدِهٖ   اِلَّا اسْتَلَمْتُ النَّدٰی مِنْ خَیْرِ مُسْتَلَمٖ

میں نے جب کبھی آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک سے دین و دنیا کی دولت کی خواہش کی تو مجھے ان بہترین ہاتھوں سے جنہیں چوما جاتا ہے۔ سب کچھ مل گیا۔

لَا تُنْکِرِ الْوَحْیَ مِنْ رُّؤْیَاهُ اِنَّ لَهٗ   قَلْبًا اِذَا نَامَتِ الْعَیْنَانِ لَمْ یَنَمٖ

تو حضور ﷺ کی اس وحی کی حقیقت کا انکار نہ کر جو خواب میں تھی کیونکہ آپ کا دل جاگتا رہتا تھا جبکہ آنکھیں سوئی نظر آتی تھیں۔

وَذَاکَ حِیْنَ بُلُوْغٍ مِّنْ نُّبُوَّتِهٖ   فَلَیْسَ یُنْکَرُ فِیْهِ حَالُ مُحْتَلِمٖ

اور ان خوابوں کا آنا اس وقت تھا جبکہ حضور ﷺ نبوت کی بلوغت تک پہنچ چکے تھے۔ پس اس حال میں جبکہ نبوت کا وقت آ پہنچا وحی کا انکار کرنے کی کوئی وجہ جواز نہیں۔

تَبَارَکَ اللّٰهُ مَاوَحْیٌ بِمُکْتَسَبٍ   وَّلَا نَبِیٌّ عَلٰی غَیْبٍ بِمُتَّھَمٖ

اللہ کی ذات بڑی برکت والی ہے۔ بھلا وحی کسبی کیسی ہو سکتی ہے یعنی وحی کسبی نہیں ہوتی اور نہ کوئی نبی غیب میں متہم ہو سکتا ہے یعنی نبی اللہ ہی کی طرف سے غیب بات بتاتا ہے۔

Marfat.com

كَمْ اَبْرَاَتْ وَصِباً بِاللَّمْسِ رَاحَتُهٗ وَاَطْلَقَتْ اَرِباً مِّنْ رِّبْقَةِ اللَّمَمِ

کتنی مرتبہ آپ کے ہاتھوں نے مریضوں کو چھو کر اچھا کر دیا اور دیوانوں کو قید جنوں سے رہا کر دیا اور کتنی بار گمراہوں کو ہدایت ملی۔

وَاَحْيَتِ السَّنَةَ الشَّهْبَآءَ دَعْوَتُهٗ حَتّٰى حَكَتْ غُرَّةً فِى الْاَعْصُرِ الدُّهُمِ

آپ ﷺ کی دعا نے خشک سالی کو نئی حیات بخش دی یہاں تک کہ وہ سال نہایت سرسبز زمانوں کی پیشانی میں نمایاں ہو گیا۔

بِعَارِضٍ جَادَ اَوْخِلْتَ الْبِطَاحَ بِهَا سَيْباً مِّنَ الْيَمِّ اَوْ سَيْلاً مِّنَ الْعَرِمِ

وہ بادل اس قدر زور سے برسا یہاں تک کہ وادیاں دریا کی مانند ہو گئیں یا ایسا معلوم ہوا کہ عرم کا سیلاب یہاں آ گیا ہے۔

اَلْفَصْلُ السَّادِسُ

فِىْ شَرَفِ الْقُرْاٰنِ وَمَدْحِهٖ

دَعْنِىْ وَوَصْفِىْ اٰيَاتٍ لَّهٗ ظَهَرَتْ ظُهُوْرَ نَارِ الْقِرٰى لَيْلاً عَلٰى عَلَمِ

اے دوست مجھے حضور ﷺ کے ان معجزات میں مشغول رہنے دے کہ جو اس طرح ظاہر اور روشن ہیں کہ جس طرح مہمانی کی آگ رات کے وقت بلندی کوہ پر روشن ہوتی ہے۔

فَالدُّرُّ يَزْدَادُ حُسْناً وَّهُوَ مُنْتَظِمٌ وَلَيْسَ يَنْقُصُ قَدْرًا غَيْرَ مُنْتَظِمِ

بکھرے ہوئے موتیوں کی قدر و قیمت پھر بھی کم نہیں ہوتی اگر انہی موتیوں کو ہار میں پرو دیا جائے تو ان کی زیبائش بڑھ جاتی ہے۔

فَمَا تَطَاوَلَ اٰمَالُ الْمَدِيْحِ اِلٰى مَافِيْهِ مِنْ كَرَمِ الْاَخْلَاقِ وَالشِّيَمِ

حضور ﷺ کی ذات گرامی کے اخلاق حسنہ اور شمائل اتنے اچھے ہیں کہ وہاں تک مدح سرائی کی امیدیں رسائی حاصل نہیں کر سکتیں۔

اٰيَاتُ حَقٍّ مِّنَ الرَّحْمٰنِ مُحْدَثَةٌ قَدِيْمَةٌ صِفَةُ الْمَوْصُوْفِ بِالْقِدَمِ

قرآنی آیات جنہیں اللہ تعالیٰ نے نازل فرمایا ہے۔ حق میں بلحاظ تلفظ اور نزول کے حادث ہیں اور باعتبار اللہ کی صفت کے قدیم ہیں۔

لَمْ تَقْتَرِنْ بِزَمَانٍ وَّهِىَ تُخْبِرُنَا عَنِ الْمَعَادِ وَعَنْ عَادٍ وَّعَنْ اِرَمِ

Marfat.com

وہ آیات قرآنی کسی زمانے سے ہرگز مقید نہیں ہیں بلکہ ہمیں عالم آخرت اور قوم عاد اور قبیلہ ارم کی خبر دیتی ہیں۔

دَامَتْ لَدَيْنَا فَفَاقَتْ كُلَّ مُعْجِزَةٍ مِّنَ النَّبِيِّيْنَ اِذْ جَآءَتْ وَلَمْ تَدُمِ

یہ آیات مبارکہ ہمیشہ کے لئے ہمارے پاس موجود ہیں۔ پس وہ تمام معجزوں پر جو پہلے پیغمبروں کو ملے تھے فوقیت رکھتی ہیں کیونکہ جب ان کے معجزے ظاہر ہوئے تو وہ بعد میں نہ رہے۔

مُحَكَّمَاتٌ فَمَا يُبْقِيْنَ مِنْ شُبَهٍ لِّذِيْ شِقَاقٍ وَّلَا يَبْغِيْنَ مِنْ حَكَمِ

وہ آیات محکم ہیں اور ان میں کسی دوسرے فریق کے لئے شک کی گنجائش نہیں اور نہ وہ بذات خود کسی دوسرے حکم کی محتاج ہیں۔

مَاحُوْرِبَتْ قَطُّ اِلَّا عَادَ مِنْ حَرَبٍ اَعْدَى الْاَعَادِيْ اِلَيْهَا مُلْقِيَ السَّلَمِ

ان آیات کا جب کسی نے مقابلہ کرنا چاہا تو وہ خود ہی ہتھیار ڈالنے پر مجبور ہوا اور عاجز آ کر گردن تسلیم خم ہوا۔

رَدَّتْ بَلَاغَتُهَا دَعْوٰى مُعَارِضِهَا رَدَّالْغَيُوْرِ يَدَالْجَانِيْ عَنِ الْحَرَمِ

ان آیات کی بلاغت نے اپنے مدمقابل کے دعویٰ کو اس طرح رد کر دیا کہ جس طرح کوئی غیرت مند انسان کسی بدکردار کو اپنے حرم میں داخل ہونے سے روکتا ہے۔

لَهَا مَعَانٍ كَمَوْجِ الْبَحْرِ فِيْ مَدَدٍ وَفَوْقَ جَوْهَرِهٖ فِي الْحُسْنِ وَالْقِيَمِ

آیات قرآنی اپنے اندر کئی معانی رکھتی ہیں۔ جو سمندر کی لہروں کی طرح ایک دوسرے کی معاون اور مددگار ہیں اور یہ معانی اپنے حسن و جمال اور قدر و قیمت کے اعتبار سے سمندر کے موتیوں سے بڑھ کر ہیں۔

فَمَا تُعَدُّوَلَا تُحْصٰى عَجَآئِبُهَا وَلَاتُسَامُ عَلَى الْاِكْثَارِ بِالسَّلَمِ

اس لئے کہ ان آیات قرآن کی عجائبات گنے نہیں جا سکتے اور نہ جمع کئے جا سکتے ہیں اور قرآنی آیات کی کثرت سے تلاوت کرنے کے باوجود طبیعت نہیں اکتاتی۔

قَرَّتْ بِهَا عَيْنُ قَارِيْهَا فَقُلْتُ لَهٗ لَقَدْ ظَفِرْتَ بِحَبْلِ اللّٰهِ فَاعْتَصِمِ

ان آیات کو پڑھنے والے کی آنکھ ٹھنڈی ہو گی تو میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی رسی کو پکڑنے میں کامیاب ہو گیا۔ پس اسے مضبوطی سے پکڑے رکھ۔

Marfat.com

اِنْ تَتْلُهَا خِيفَةً مِّنْ حَرِّنَارِ لَظًى   اَطْفَأَتْ حَرَّلَظًى مِنْ وِرْدِهَا الشَّبِمِ

اگر تو دوزخ کی آگ سے بچنے کے لئے ان آیتوں کو پڑھے گا تو بے شک ان آیات کے ٹھنڈے اثرات سے دوزخ کی آگ بجھ جائے گی۔

كَأَنَّهَا الْحَوْضُ تَبْيَضُّ الْوُجُوْهُ بِهٖ   مِنَ الْعُصَاةِ وَقَدْ جَآءُوْهُ كَالْحُمَمِ

گویا آیات قرآنیہ حوضِ کوثر ہیں۔ جس سے قیامت کے روز گنہگاروں کے چہرے روشن ہو جائیں گے حالانکہ حوض پر آنے سے پہلے وہ کوئلوں کی طرح کالے ہوں گے۔

وَكَالصِّرَاطِ وَكَالْمِيْزَانِ مَعْدِلَةً   فَالْقِسْطُ مِنْ غَيْرِهَا فِي النَّاسِ لَمْ يَقُمِ

قرآنی آیات عدل کرنے میں پل صراط اور میزان کی مانند اور ان کے بغیر لوگوں میں عدل قائم نہیں ہوسکتا۔

لَاتَعْجَبَنْ لِحَسُوْدٍ رَّاحَ يُنْكِرُهَا   تَجَاهُلاً وَّهُوَ عَيْنُ الْحَاذِقِ الْفَهِمِ

اگر کوئی حسد کی بناء پر ذہن اور فہم رکھنے کے باوجود انکار کرتا ہے تو وہ جہالت کی وجہ سے انکار نہیں کرتا بلکہ عناد کی بناء پر انکار کرتا ہے۔

قَدْ تُنْكِرُ الْعَيْنُ ضَوْءَ الشَّمْسِ مِنْ رَّمَدٍ   وَّيُنْكِرُ الْفَمُ طَعْمَ الْمَآءِ مِنْ سَقَمِ

بسا اوقات آنکھ آشوب چشم کی وجہ سے سورج کی روشنی کو برا سمجھنے لگتی ہے اور کبھی منہ بیماری کے باعث پانی کے مزے کو محسوس نہیں کرتا۔

اَلْفَصْلُ السَّابِعُ

فِيْ اِسْرَائِهٖ وَمِعْرَاجِهٖ صلی اللہ علیہ وسلم

يَاخَيْرَ مَنْ يَّمَّمَ الْعَافُوْنَ سَاحَتَهٗ   سَعْيًا وَفَوْقَ مُتُوْنِ الْاَيْنُقِ الرُّسُمِ

اے سب سے اچھے سخی جس کے دربار میں اہل حاجت پیادہ اور تیز رفتار اونٹنیوں پر بیٹھ کر چلے آتے ہیں۔

وَمَنْ هُوَ الْاٰيَةُ الْكُبْرٰى لِمُعْتَبِرٍ   وَّمَنْ هُوَ النِّعْمَةُ الْعُظْمٰى لِمُغْتَنِمِ

اور اے وہ ذات جو عبرت حاصل کرنے والے کے لئے بڑی نشانی ہے اور اے وہ ذات جو غنیمت جاننے والے کے لئے سب سے بڑی نعمت ہے۔

Marfat.com

سَرَیْتَ مِنْ حَرَمٍ لَّیْلًا اِلٰی حَرَمٍ   کَمَا سَرَی الْبَدْرُ فِیْ دَاجٍ مِّنَ الظُّلَمِ

آپ ﷺ نے رات کے کچھ حصے میں حرم مکہ سے بیت المقدس تک سفر کیا جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اندھیری رات میں چلتا ہے۔

وَبِتَّ تَرْقٰی اِلٰی اَنْ نِّلْتَ مَنْزِلَةً   مِنْ قَابَ قَوْسَیْنِ لَمْ تُدْرَکْ وَلَمْ تُرَمِ

آپ ﷺ رات ہی رات میں اوپر کی طرف پرواز کرتے گئے یہاں تک کہ قاب قوسین کا بلند مقام پالیا جہاں تک نہ کوئی پہنچا ہے اور نہ پہنچے گا۔

وَقَدَّمَتْکَ جَمِیْعُ الْاَنْبِیَآءِ بِهَا   وَالرُّسُلِ تَقْدِیْمَ مَخْدُوْمٍ عَلٰی خَدَمِ

بیت المقدس میں تمام نبیوں اور رسولوں نے آپ ﷺ کو اپنا امام بنایا۔ جس طرح کہ آقا کو اپنے خادموں کا پیشوا بنایا جاتا ہے۔

وَاَنْتَ تَخْتَرِقُ السَّبْعَ الطِّبَاقَ بِهِمْ   فِیْ مَوْکَبٍ کُنْتَ فِیْهِ صَاحِبَ الْعَلَمِ

آپ نے ساتوں آسمانوں کا سفر پیغمبروں میں گزرتے ہوئے طے کیا اور آپ کے ساتھ جو فرشتے تھے آپ ان سب کے سردار تھے۔

حَتّٰی اِذَا لَمْ تَدَعْ شَاوًا لِّمُسْتَبِقٍ   مِنَ الدُّنُوِّ وَلَا مَرْقًا لِّمُسْتَنِمِ

آپ بڑھتے بڑھتے اس مقام تک پہنچے کہ کسی دوسرے آگے بڑھنے والے کے لئے کوئی درجہ قرب نہ رہا اور نہ کسی اور چڑھنے والے کے لئے کوئی اور جگہ باقی رہی۔

خَفَضْتَ کُلَّ مَقَامٍ بِالْاِضَافَةِ اِذْ   نُوْدِیْتَ بِالرَّفْعِ مِثْلَ الْمُفْرَدِ الْعَلَمِ

آپ نے اپنے خداداد مقام کی وجہ سے تمام انبیاء علیہم السلام کے مقامات کو پست کر دیا کیونکہ شب معراج میں آپ مثل علم مفرد پکارے گے۔

کَیْمَا تَفُوْزَ بِوَصْلٍ اَیِّ مُسْتَتِرٍ   عَنِ الْعُیُوْنِ وَسِرٍّ اَیِّ مُکْتَتِمِ

آپ قرب کے اتنے مقام پر اس لئے بلائے گئے کہ وصل کی نعمت سے بہرہ ور ہوں جو لوگوں کی آنکھوں سے پوشیدہ ہے اور اس راز سے آگاہ ہوں جسے کوئی نہیں جانتا۔

فَحُزْتَ کُلَّ فَخَارٍ غَیْرَ مُشْتَرَکٍ   وَجُزْتَ کُلَّ مَقَامٍ غَیْرَ مُزْدَحَمِ

پس آپ نے ہر ایک فضیلت بغیر کسی اور کی شرکت کے حاصل کر لی اور ہر بلند مقام سے بغیر کسی مزاحمت کے گزر گئے۔

Marfat.com

وَجَلَّ مِقْدَارُ مَا وُلِّيتَ مِنْ رُتَبٍ   وَّعَزَّ اِدْرَاکُ مَا اُوْلِيتَ مِنْ نِّعَمٍ

اور آپ جن مراتب کے مالک بنائے گئے وہ بہت قدر والے ہیں اور جن نعمتوں سے آپ نوازے گئے ان کا ادراک بہت مشکل ہے۔

بُشْریٰ لَنَا مَعْشَرَ الْاِسْلَامِ اِنَّ لَنَا   مِنَ الْعِنَایَةِ رُکْنًا غَیْرَ مُنْهَدِمٍ

اے اسلام کے گروہ ہمارے لئے بہت بڑی بشارت ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ کی خاص عنایت سے ہمیں شریعت کا وہ ستون میسر آ گیا ہے جو کبھی گرنے والا نہیں۔

لَمَّادَعَی اللّٰهُ دَاعِیْنَا لِطَاعَتِهٖ   بِاَکْرَمِ الرُّسُلِ کُنَّا اَکْرَمَ الْاُمَمِ

جب اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کو جو ہمیں اللہ کی اطاعت کی طرف بلاتے ہیں۔ اکرم الرسل کہہ کر پکارا تو ہم افضل امت قرار دیئے گئے۔

اَلْفَصْلُ الثَّامِنُ

فِیْ جِهَادِ النَّبِیِّ ﷺ

رَاعَتْ قُلُوْبَ الْعِدٰی اَنْبَآءُ بِعْثَتِهٖ   کَنَبْاَةٍ اَجْفَلَتْ غُفْلًا مِّنَ الْغَنَمِ

حضور ﷺ کی رسالت کی خبروں نے دشمنوں کے دلوں کو اس طرح خوف زدہ کر دیا جس طرح کہ شیر کی آواز بے خبر بکریوں کے ریوڑ کو ڈرا دیتی ہے۔

مَازَالَ یَلْقَاهُمْ فِیْ کُلِّ مُعْتَرَکٍ   حَتّٰی حَکَوْا بِالْقَنَا لَحْمًا عَلٰی وَضَمٍ

حضور ﷺ ہر ایک میدان جنگ میں کافروں سے لڑتے رہے۔ حتیٰ کہ وہ کافر نیزے لگنے سے اس گوشت کی مانند ہو گئے جو قصاب کے تختہ پر پڑا ہوتا ہے۔

وَدُّوا الْفِرَارَ فَکَادُوْا یَغْبِطُوْنَ بِهٖ   اَشْلَاءَ شَالَتْ مَعَ الْعِقْبَانِ وَالرَّخَمِ

کفار بھاگنے کا ارادہ رکھتے تھے۔ پس قریب تھا کہ وہ بھاگنے کی بناء پر ان اعضاء پر رشک کرتے جنہیں مردار خور جانور اور گدھ اوپر لے اڑتے۔

تَمْضِی اللَّیَالِیْ وَلَا یَدْرُوْنَ عِدَّتَهَا   مَالَمْ تَکُنْ مِّنْ لَّیَالِی الْاَشْهُرِ الْحُرُمِ

جب تک حرمت والے مہینوں کی راتیں نہ آ جاتیں راتیں گزرتی رہتیں مگر کافر انہیں شمار کرنا نہیں جانتے تھے۔

Marfat.com

كَاَنَّمَا الدِّيْنُ ضَيفٌ حَلَّ سَاحَتَهُمْ   بِكُلِّ قَرْمٍ اِلٰى لَحْمِ الْعِدٰى قَرِمٖ

گویا اسلام ایک مہمان ہے جو ایسے بہادروں اور سرداروں کو لے کر کافروں کے صحن میں اترا جن میں سے ہر ایک سردار دشمنوں کے گوشت کھانے کا خواہش مند تھا۔

يَجُرُّ بَحْرَ خَمِيْسٍ فَوْقَ سَابِحَةٍ   تَرْمِیْ بِمَوْجٍ مِّنَ الْاَبْطَالِ مُلْتَطِمٖ

اسلام ایک ایسا لشکر لایا جس کے بہادر سپاہی خوش رفتار گھوڑوں پر میدان جنگ میں آئے اور وہ لشکر ایسے دشمنوں کی فوج سے ایسے ٹکرایا جیسے دریا کی موجیں آپس میں ٹکراتی ہیں۔

مِنْ كُلِّ مُنْتَدِبٍ لِلّٰهِ مُحْتَسِبٍ   يَسْطُوْ بِمُسْتَاْصِلٍ لِلْكُفْرِ مُصْطَلِمٖ

اس لشکر کا ہر ایک بہادر اللہ تعالیٰ کے حکم کا تابع ہے اپنے جہاد کے ثواب کی امید اللہ سے رکھتا ہے وہ ایسی تلوار سے حملہ کرتا ہے جو کفر کو جڑ سے کاٹنے والی اور برباد کرنے والی ہے۔

حَتّٰى غَدَتْ مِلَّةُ الْاِسْلَامِ وَهِىَ بِهِمْ   مِنْ بَعْدِ غُرْبَتِهَا مَوْصُوْلَةَ الرَّحِمٖ

اسلام کے بہادر یہاں تک لڑتے رہے کہ ملت اسلام جس کا وجود ان صحابہ کی وجہ سے تھا اپنی غربت اور کمزوری کے بعد اپنے غم خوار بھائیوں سے ملنے والی ہوگی۔

مَكْفُوْلَةً اَبَدًا مِّنْهُمْ بِخَيْرِ اَبٍ   وَخَيْرِ بَعْلٍ فَلَمْ تَيْتَمْ وَلَمْ تَئِمٖ

ملت اسلامیہ ان بہادر صحابہ کرام کی وجہ سے بہترین باپ اور بہترین شوہر کے ذریعے ہمیشہ ہمیشہ کے لئے محفوظ ہوگی اب نہ وہ کبھی یتیم ہوگی اور نہ بیوہ۔

هُمُ الْجِبَالُ فَسَلْ عَنْهُمْ مُّصَادِمَهُمْ   مَاذَا رَاٰى مِنْهُمْ فِىْ كُلِّ مُصْطَدَمٖ

وہ صحابہ کرام پہاڑ کی مانند ہیں۔ ان کے بارے ان کے دشمنوں سے دریافت کرے کہ میدان جنگ میں انہوں نے ان کے بارے میں کیا کیا دیکھا۔

فَسَلْ حُنَيْنًا وَّسَلْ بَدْرًا وَّسَلْ اُحُدًا   فُصُوْلَ حَتْفٍ لَّهُمْ اَدْهٰى مِنَ الْوَخَمٖ

اگر تمہیں اعتبار نہیں تو حنین اور احد میں شامل ہونے والوں سے پوچھ لے کہ ان کافروں کی موت ہیضے، طاعون وغیرہ کی بیماری سے کتنی زیادہ شدید تھی۔

اَلْمُصْدِرِى الْبِيْضِ حُمْرًا بَعْدَ مَا وَرَدَتْ   مِنَ الْعِدٰى كُلَّ مُسْوَدٍّ مِّنَ اللِّمَمٖ

اسلام کے بہادر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اپنی چمکتی ہوئی تلواریں دشمنوں کے لمبے لمبے سیاہ بالوں پر مارنے کے بعد خون سے رنگی ہوئی واپس لاتے تھے۔

Marfat.com

وَالْكَاتِبِيْنَ بِسُمْرِ الْخَطِّ مَاتَرَكَتْ اَقْلَامُهُمْ حَرْفَ جِسْمٍ غَيْرَ مُنْعَجِمِ

اسلام کے بہادر جنگجو سپاہی اپنے خط نیزوں سے لکھتے تھے کہ ان قلموں نے دشمنوں کے جسم کا کوئی حرف یعنی عضو بغیر نقطے یعنی زخم کے رہنے نہیں دیا۔

شَاكِي السِّلَاحِ لَهُمْ سِيمَا تُمَيِّزُهُمْ وَالْوَرْدُ يَمْتَازُ بِالسِّيمَا مِنَ السَّلَمِ

یہ بہادران اسلام پوری طرح مسلح تھے۔ جن کے لئے ایک خاص نشان تھا جو انہیں دوسروں سے ممتاز کرتا تھا۔ جس طرح گلاب کیکر کے درخت سے ممتاز ہوتا ہے۔

تُهْدِیْ اِلَیْکَ رِیَاحَ النَّصْرِ نَشْرَهُمْ فَتَحْسَبُ الْوَرْدَفِی الْاَكْمَامِ كُلَّ كَمِ

نصرت الٰہی کی وہ ہوا، ان بہادر مجاہدوں کی خوشبو کا تحفہ تیری طرف بھیجتی ہے۔ پس تو ایسا خیال کرے گا کہ ہر مجاہد اپنے غلاموں میں ایک طرح کا شگوفہ ہے۔

كَاَنَّهُمْ فِیْ ظُهُوْرِ الْخَيْلِ نَبْتُ رُبًا مِّنْ شِدَّةِ الْحَزْمِ لَامِنْ شِدَّةِ الْحُزُمِ

وہ مجاہدین اسلام گھوڑوں کی پشتوں پر گویا ٹیلوں کی سبز گھاس تھے۔ جس کی وجہ سے وہ اپنی سواری پر ہوشیار تھے نہ کہ گھوڑوں کی پیٹھ پر زین کا خوب کسا جانا۔

طَارَتْ قُلُوْبُ الْعِدٰی مِنْ بَاسِهِمْ فَرَقًا فَمَا تُفَرِّقُ بَيْنَ الْبُهْمِ وَالْبُهَمِ

دشمنوں کے دل ان مجاہدین کے حملوں کی وجہ سے خوف زدہ ہو گئے۔ پس وہ بکری کے بچوں اور بہادر مجاہدین میں تمیز نہ کر پاتے تھے۔

وَمَنْ تَكُنْ بِرَسُوْلِ اللّٰهِ نُصْرَتُهٗ اِنْ تَلْقَهُ الْاُسْدُ فِیْ اٰجَامِهَاتَجِمِ

اور جس شخص کو حضور ﷺ کی تائید و نصرت ہو اگر اس کے سامنے جنگلوں کے شیر بھی آ جائیں تو وہ خوف کی وجہ سے خود بخود بھاگ جائیں گے۔

وَلَنْ تَرٰی مِنْ وَّلِیٍّ غَيْرَ مُنْتَصِرٍ بِهٖ وَلَا مِنْ عَدُوٍّ غَيْرَ مُنْقَصِمِ

اور تو ہرگز حضور ﷺ کا کوئی دوست نہیں دیکھے گا کہ جو آپ کی مدد سے فتح مند نہ ہوا اور آپ کا مخالف کوئی ایسا نہ ہوگا جو شکستہ حال نہ ہو۔

اَحَلَّ اُمَّتَهٗ فِیْ حِرْزِ مِلَّتِهٖ كَاللَّيْثِ حَلَّ مَعَ الْاَشْبَالِ فِیْ اَجَمِ

حضور ﷺ نے اپنی امت کو ایک مضبوط قلعہ میں لے لیا ہے جس طرح کہ جنگل کا شیر اپنے بچوں کو اپنی حفاظت میں لے لیتا ہے۔

Marfat.com

كَمْ جَدَّلَتْ كَلِمَاتُ اللهِ مِنْ جَدَلٍ فِيهِ وَكَمْ خَصَّمَ الْبُرْهَانُ مِنْ خَصِمِ

قرآن پاک نے بار ہا حضور ﷺ سے جھگڑے والوں کو نیچا دکھایا اور بعض اوقات معجزات نے بدترین دشمنوں کو مغلوب کر دیا۔

كَفَاكَ بِالْعِلْمِ فِي الْأُمِّيِّ مُعْجِزَةً فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَالتَّادِيبِ فِي الْيُتُمِ

حضور ﷺ کا زمانہ جاہلیت میں امی ہو کر عالم ہونا اور یتیم رہ کر صاحب ادب ہونا یقینی معجزہ ہے۔

اَلْفَصْلُ التَّاسِعُ

فِي تَوَسُّلِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ

خَدَمْتُهُ بِمَدِيحٍ اَسْتَقِيلُ بِهِ ذُنُوبَ عُمْرٍ مَضَى فِي الشِّعْرِ وَالْخِدَمِ

میں نے حضور ﷺ کی خدمت اقدس میں نذرانہ عقیدت اس لئے پیش کیا ہے کہ میں اس کے ذریعے اپنی عمر بھر کے ان گناہوں کو معاف کروالوں جو شعر و شاعری اور امراء کی ملازمت میں سرزد ہوئے ہیں۔

اِذْ قَلَّدَانِي مَا تُخْشَى عَوَاقِبُهُ كَاَنَّنِي بِهِمَا هَدْيٌ مِّنَ النَّعَمِ

کیوں کہ شاعری اور شاہی ملازمت نے میرے گلے میں ایک ایسے امر کو بطور قلادہ کے ڈال دیا ہے جس کے برے نتائج سے ڈر لگتا ہے۔ گویا کہ میں ان دونوں کے ساتھ قربانی کا اونٹ ہوں۔

اَطَعْتُ غَيَّ الصِّبَا فِي الْحَالَتَيْنِ وَمَا حَصَّلْتُ اِلَّا عَلَى الْاٰثَامِ وَالنَّدَمِ

میں شاعری اور ملازمت کی حالت میں جوانی کے دور جہالت کے تابع رہا اور مجھے گناہوں اور پشیمانی کے سوا کچھ نہ حاصل ہوا اور اس سے مجھے گناہوں اور ندامت کے سوا کچھ حاصل نہ ہوا۔

فَيَا خَسَارَةَ نَفْسِي فِي تِجَارَتِهَا لَمْ تَشْتَرِ الدِّيْنَ بِالدُّنْيَا وَلَمْ تَسُمِ

اے لوگو میرے نفس کی تجارت کے خسارے کو دیکھو کہ اس نے نہ دنیا کے عوض میں دین خریدا اور نہ اس کے خریدنے کا ارادہ کیا۔

وَمَنْ يَّبِعْ اٰجِلًا مِّنْهُ بِعَاجِلِهِ يَبِنْ لَّهُ الْغَبْنُ فِي بَيْعٍ وَّفِي سَلَمِ

جس شخص نے اپنی آخرت کو دنیا کے بدلے میں بیچ ڈالا کچھ شک نہیں کہ اس نے بیع اور سلم

Marfat.com

میں بہت بڑا نقصان اٹھایا ہے۔

اِنْ اٰتِ ذَنْبًا فَمَا عَهْدِیْ بِمُنْتَقِضٍ مِّنَ النَّبِیِّ وَلَاحَبْلِیْ بِمُنْصَرِمٖ

اگر چہ میں گناہوں کا مرتکب ہوا ہوں تاہم میرا جو عہد و پیمان نبی کریم ﷺ سے ہے وہ ٹوٹنے والا نہیں ہے اور نہ میری امید کی رسی کٹ جانے والی ہے۔

فَاِنَّ لِیْ ذِمَّةً مِّنْهُ بِتَسْمِیَتِیْ مُحَمَّدًا وَّهُوَ اَوْ فَی الْخَلْقِ بِالذِّمَمٖ

بے شک میرا نام محمد ہونے کی وجہ سے حضور ﷺ سے ایک خاص نسبت وعدہ رکھتا ہے اور آپ ﷺ تمام دنیا میں سب سے زیادہ وعدہ پورا کرنے والے ہیں۔

اِنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْ مَعَادِیْ اٰخِذًا م بِیَدِیْ فَضْلًا وَّاِلَّا فَقُلْ یَازَلَّةَ الْقَدَمٖ

اگر عالم عقبٰی میں از راہ مہربانی و پیمان مجھے حضور ﷺ کی دستگیری میسر نہ آئی تو پھر مجھے کہنا چاہیے ہائے لغزش قدم اور اگر آپ ﷺ نے میری دستگیری کی تو مجھے کہنا چاہیے ثابت قدم من۔

حَاشَاهُ اَنْ یُّحْرَمَ الرَّاجِیْ مَکَارِمَهٗ اَوْ یَرْجِعَ الْجَارُ مِنْهُ غَیْرَ مُحْتَرَمٖ

یہ نہیں ہوسکتا کہ آپ ﷺ کی ذات اقدس سے فیض و کرم کی امید لگانے والا محروم رہ جائے یا آپ کے دامان رحمت میں پناہ لینے والا بے احترام واپس آئے۔

وَمُنْذُ اَلْزَمْتُ اَفْکَارِیْ مَدَائِحَهٗ وَجَدْتُّهٗ لِخَلَاصِیْ خَیْرَ مُلْتَزَمٖ

میں جب سے اپنے افکار کو حضور علیہ السلام کی نعت کے لئے وقف کر دیا ہے۔تب سے میں نے حضور ﷺ کو اپنی نجات کا معاون پایا ہے۔

وَلَنْ یَّفُوْتَ الْغِنٰی مِنْهُ یَدًا تَرِبَتْ اِنَّ الْحَیَا یُنْبِتُ الْاَزْهَارَ فِی الْاَکَمٖ

اور آپ ﷺ کی سخاوت کسی محتاج کے ہاتھ کو خالی نہیں رہنے دیتی کیونکہ بارش ٹیلوں پر بھی سبزے اگا دیتی ہے۔

وَلَمْ اُرِدْ زَهْرَةَ الدُّنْیَا الَّتِی اقْتَطَفَتْ یَدَا زُهَیْرٍ بِمَا اَثْنٰی عَلٰی هَرِمٖ

میں اس قصیدے سے دنیاوی مال کا خواہش مند نہیں جو زہیر نے ہرم بن سنان کی مدح سے حاصل کیا بلکہ آخرت میں حضور ﷺ کی شفاعت کا خواہاں ہوں۔

Marfat.com

اَلْفَصْلُ الْعَاشِرُ

فِی الْمُنَاجَاتِ وَعَرْضِ الْحَالُ

یَا اَکْرَمَ الْخَلْقِ مَا لِیْ مَنْ اَلُوْذُبِہٖ سِوَاکَ عِنْدَ حُلُوْلِ الْحَادِثِ الْعَمَمٖ

اے سب سے مکرم حادثات کے وقت میرے پاس کوئی اور نہیں جس کے پاس جا کر پناہ لوں یعنی قیامت کو آپ ہی کے دامن میں پناہ ملے گی۔

وَلَنْ یَّضِیْقَ رَسُوْلَ اللّٰہِ جَاھُکَ بِیْ اِذَا الْکَرِیْمُ تَجَلّٰی بِاسْمِ مُنْتَقِمٖ

قیامت کے روز جب اللہ تعالیٰ منتقم کی صفت میں جلوہ گر ہوگا آپ ﷺ کے مرتبے کی وسعت میرا ضرور خیال رکھے گا۔

فَاِنَّ مِنْ جُوْدِکَ الدُّنْیَا وَضَرَّتَھَا وَمِنْ عُلُوْمِکَ عِلْمَ اللَّوْحِ وَالْقَلَمٖ

دنیا و آخرت کی بخشش آپ ﷺ ہی کی وجہ سے معرض وجود میں آئیں اور لوح و قلم آپ ﷺ کے علم کا حصہ ہے۔

یَانَفْسُ لَاتَقْنَطِیْ مِنْ زَلَّۃٍ عَظُمَتْ اِنَّ الْکَبَائِرَ فِی الْغُفْرَانِ کَاللَّمَمٖ

اے نفس اس خیال سے کہ تیرے گناہ بڑے ہیں۔ ناامید نہ ہو کیونکہ اللہ تعالیٰ کی بخشش کے آگے بڑے گناہ مثیل چھوٹے گناہوں کے ہیں۔

لَعَلَّ رَحْمَۃَ رَبِّیْ حِیْنَ یَقْسِمُھَا تَاْتِیْ عَلٰی حَسَبِ الْعِصْیَانِ فِی الْقِسَمٖ

امید ہے کہ میرے رب کی رحمت جب آخرت میں تقسیم کی جائے گی تو وہ ضرور گناہوں کی تعداد کے برابر ہی حصے میں آئے گی۔

یَارَبِّ وَاجْعَلْ رَجَائِیْ غَیْرَ مُنْعَکِسٍ لَدَیْکَ وَاجْعَلْ حِسَابِیْ غَیْرَ مُنْخَرِمٖ

اے میرے پروردگار جو امید میں نے تیرے ساتھ وابستہ کی ہوئی ہے اسے رد نہ کر اور میرے یقین کو جو تیری رحمت کے متعلق ہے۔ پورا کردے۔

وَالْطُفْ بِعَبْدِکَ فِی الدَّارَیْنِ اِنَّ لَہٗ صَبْرًا مَتٰی تَدْعُہُ الْاَھْوَالُ یَنْھَزِمٖ

اے میرے اللہ دونوں جہان میں اپنے بندہ پر مہربانی کر کیونکہ صبر و برداشت کی تو یہ حالت ہے کہ خوف اسے مقابلہ کی دعوت دیتا ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔

Marfat.com

وَائْذَنْ لِسُحْبِ صَلٰوةٍ مِنْکَ دَآئِمَۃً عَلَی النَّبِیِّ بِمُنْهَلٍ وَّمُنْسَجِمٖ

اے میرے اللہ اپنی رحمت کے بادلوں کو حکم دے کہ وہ حضور ﷺ پر رحمت کی بارش کریں اور ہمیشہ برستے رہیں۔

ثُمَّ الرِّضَا عَنْ اَبِیْ بَکْرٍ وَّعَنْ عُمَرٍ وَّعَنْ عَلِیٍّ وَّعَنْ عُثْمَانٍ ذِی الْکَرَمِ

پھر راضی ہوا اللہ ان سے حضرت ابوبکر صدیق، حضرت عمر، حضرت عثمان اور حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہم اجمعین جو عزت والے ہیں۔

وَالْاٰلِ وَالصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ اَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

اور رحمت کے بادل ہمیشہ صحابہ کرام تابعین، تبع تابعین، اہل تقویٰ اور پاکباز اور صاحب علم وکرم پر برستے رہیں۔

مَا رَنَّحَتْ عَذَبَاتِ الْبَانِ رِیْحُ صَبَا وَاَطْرَبَ الْعِیْسَ حَادِی الْعِیْسِ بِالنَّغَمِ

اور یہ رحمت ان پر اس وقت تک ہوتی رہے۔ جب تک کہ درخت بان کی شاخیں بادصبا سے ملتی رہیں اور حدی خوان سواری کے اونٹوں کو سریلے نغموں سے سرور میں لاتا رہے۔

فَاغْفِرْلَنَا شِدْهَا وَاغْفِرْ لِقَارِئِهَا سَاَلْتُکَ الْخَیْرَ یَاذَ الْجُوْدِ وَالْکَرَمِ

اے اللہ، تو صاحب جودوکرم ہے۔ تجھ سے دعا کرتے ہیں۔ اس قصیدہ کے مصنف اور پڑھنے والوں کو بخش دے۔ (آمین)

درود دعا و دوا

یہ درود پاک دعا ہے اور دوا بھی لہٰذا اس درود پاک کو پڑھنے سے ہر مرض سے شفا ہو گی انشاء اللہ اور جو دعا اس درود کے پڑھنے کے بعد مانگے گا وہ انشاء اللہ قبول ہو گی۔ حکماء حضرات اگر چاہیں کہ ان کی دی ہوئی دوا میں شفائے الٰہی شامل ہو جائے تو انہیں چاہئے کہ دوا دیتے وقت ایک بار یہ درود شریف پڑھیں انشاء اللہ جس مریض کو اس درود کے توسل سے دوا دیں گے وہ شفایاب ہو گا۔ علامہ ابن المشتہر رحمۃ اللہ علیہ کا کہنا ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہو کہ اللہ تعالیٰ کی ایسی حمد کروں جو سب سے افضل ہو اور اب تک کسی مخلوق نے نہ کی ہو۔ جو اولین اور آخرین اور ملائکہ مقربین آسمان والوں اور زمین والوں سے افضل ہو تو اسے یہ درود پاک پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰهُمَّ لَکَ الْحَمْدُ کَمَآ اَنْتَ اَهْلُهٗ فَصَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ کَمَآ اَنْتَ

Marfat.com

اَھْلُہٗ وَافْعَلْ بِنَامَآ اَنْتَ اَھْلُہٗ فَاِنَّکَ اَنْتَ اَھْلُ التَّقْوٰی وَاَھْلُ الْمَغْفِرَۃِ۔

ترجمہ:۔اے اللہ تیرے ہی لئے حمد ہے۔جو تیرے شان کے مناسب ہے۔ محمد ﷺ پر درود بھیج جو تیری شان کے مناسب ہے اور میرے ساتھ بھی وہ معاملہ کر جو تیری شان کے شایان ہو بے شک تو ہی اس کا مستحق ہے کہ تجھ سے ڈرا جائے تو مغفرت کرنے والا ہے۔

درود ثواب

یہ ایک ایسا درود ہے۔جس کا ثواب لامحدود ہے لہٰذا جو شخص یہ درود پاک کثرت سے پڑھے گا اسے لامحدود ثواب ملے گا اور اس کی عزت میں اضافہ ہوگا۔اہل خانہ اس کے فرمانبردار رہیں گے لہٰذا اگر کوئی شخص چاہے کہ اس کی اولاد اس کی تابعداری کرے تو اسے چاہئے کہ نماز جمعہ کے بعد اس درود شریف کو ایک سو بار پڑھے انشاء اللہ اولاد تا حیات مطیع و فرمانبردار رہے گی۔اس کے متعلق حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ نے فرمایا کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ ہمارے گھرانے پر درود بھیجے اور اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ماپا جائے تو اسے چاہئے کہ یہ درود شریف پڑھے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاَزْوَاجِہٖ اُمَّھَاتِ الْمُؤْمِنِیْنَ وَذُرِّیَّتِہٖ وَاَھْلِ بَیْتِہٖ کَمَا صَلَّیْتَ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ وَاٰلِ اِبْرَاھِیْمَ اِنَّکَ حَمِیْدٌ مَّجِیْدٌo

ترجمہ:۔اے اللہ ہمارے امی نبی ﷺ پر اور ان کی ازواج مطہرات یعنی مومنین کی ماؤں پر اور ان کے عزیزوں پر اور اہل بیت پر درود بھیج جیسا کہ تو نے درود بھیجا حضرت ابراہیم علیہ السلام اور ان کی آل پر بے شک تو تعریف کیا گیا بزرگ ہے۔

درود برکات کثیرہ

یہ درود برکات کثیرہ اور بہت فضیلت کا حامل ہے اور بعض بزرگان کے معمولات میں سے

Marfat.com

ہے۔ جو شخص اس درود پاک کو صدق دل سے روزانہ ایک سو مرتبہ پڑھے قیامت کے روز وہ صالحین اور شہداء کے گروہ میں شامل ہوگا۔ یہ درود پاک ثواب کے لحاظ سے بھی بے شمار نیکیوں کے مترادف ہے۔ اس کے ایک ایک لفظ کے بدلے میں ہزار ہزار نیکی ملے گی۔ اس درود پاک کے طفیل پڑھنے والے کے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ بیماری کی حالت میں اگر یہ درود شریف کثرت سے پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ صحت بحال کر دے گا۔

درود شریف یہ ہے:

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رَسُوْلِکَ الْمُصْطَفٰی وَنَبِیِّکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ بِعَدَدِ کُلِّ ذَرَّةٍ مِّائَةَ اَلْفِ اَلْفِ مَرَّةٍO

ترجمہ:۔ اے اللہ درود و سلام اور برکت بھیج اپنے چنے ہوئے رسول اور اپنے پسندیدہ نبی پر اور آپ کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر ہر ایک ذرے کے عوض دس کروڑ بار۔

درود شفاعت

یہ درود شریف بھی دوسرے تمام درود پاک کی طرح حضور ﷺ کی شفاعت کے لئے بہت مجرب ہے۔ لہٰذا جو شخص ہر نماز کے بعد اسے گیارہ مرتبہ پڑھے اس کے لئے روزِ قیامت کو حضور ﷺ کی شفاعت واجب ہو جائے گی اس کے علاوہ اگر کوئی اہل معرفت مقام بقاء حاصل کرنے کے بعد اس درود پاک کو رات دن کثرت سے پڑھنا شروع کر دے تو اس کی ذات سے دوسروں کو فیض پہنچنا شروع ہو جائے گا۔

اگر کوئی شخص شب برات میں اس درود پاک کو اکیس ہزار مرتبہ پڑھے تو اس کے رزق میں اضافہ ہوگا اور اگر کوئی شخص زیارت النبی ﷺ کے لئے اس درود پاک کو سوا لاکھ مرتبہ چالیس دن میں پڑھے تو وہ انشاءاللہ زیارت سے مشرف ہوگا۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی حَبِیْبِکَ شَفِیْعِ الْمُذْنِبِیْنَ وَعَلٰی اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ اَجْمَعِیْنَO

ترجمہ:۔ اے اللہ درود و سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب شفیع المذنبین پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے تمام صحابہ پر۔

Marfat.com

درود مشاہدہ

مشاہدہ اللہ تعالیٰ کا ایک خصوصی انعام ہے اور اس کا مطلب چشم باطن سے غیبی اشیاء کو دیکھنا ہے اور یہ مجاہدہ سے حاصل ہوتا ہے۔ لہٰذا جو شخص صاحب مشاہدہ بننا چاہے۔ وہ اس درود پاک پر زہد کرنے یعنی اسے فرض عبادت کے بعد بہت کثرت سے پڑھے جوں جوں پڑھنے کی تعداد میں اضافہ ہوگا۔ ویسے ہی اسے اللہ اور اس کے پیارے رسول کا قرب حاصل ہوتا جائے گا۔ بالآخر وہ مقام آجائے گا کہ اسے مشاہدہ ہونے لگے گا۔ اس کے علاوہ اس درود پاک کو روزانہ 111 مرتبہ پڑھنے سے رحمت الٰہی کے دروازے کھل جاتے ہیں اور جو شخص اسے چالیس دن تک روزانہ 3125 مرتبہ پڑھے اس کی ہر جائز حاجت انشاء اللہ پوری ہوگی۔

صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی حَبِیْبِہٖ رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَo

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج اپنے حبیب رحمت للعالمین پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے تمام صحابہ پر۔

درود حفاظت

جو شخص عبادت اور یاد الٰہی میں مشغول ہوتا ہے تو اس پر فتنے اور آزمائشیں بکثرت وارد ہوتی ہیں اور اس درود شریف کا سب سے بڑا وصف یہ ہے کہ اس کے ورد کرنے والے پر کوئی فتنہ اور ابتلاء نہیں آتی اور حفاظت الٰہی شامل حال ہو جاتی ہے۔ اس لئے جب بھی ذکر کے لئے بیٹھا جائے تو پہلے ایک مرتبہ درود شریف پڑھ لیا جائے تو زیادہ بہتر ہے۔

درود شریف حسب ذیل ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ عَدَدَ مَا اَحَاطَ بِہٖ عِلْمُکَ وَجَرٰی بِہٖ قَلَمُکَ وَسَبَقَتْ بِہٖ مَشِیْئَتُکَ وَصَلَّتْ عَلَیْہِ مَلٰئِکَتُکَ صَلٰوۃً دَآئِمَۃً بِدَوَامِکَ بَاقِیَۃً بِفَضْلِکَ وَاِحْسَانِکَ اِلٰھِیْ اَبَدَ الْاَبَدِ اَبَدًا لَّا نِھَایَۃَ لِاَبَدِیَّتِہٖ وَلَا فَنَآءَ لِاَیُمُوْمِیَّتِہٖo

Marfat.com

ترجمہ:۔اے اللہ، درود بھیج حضرت (محمد ﷺ) پر اور ہمارے آقا ﷺ کی اولاد پر اتنی تعداد کے برابر جس کو تیرے علم نے احاطہ کیا ہے اور اتنی تعداد کے برابر کہ تیرے قلم نے لکھا ہے اور بے شمار اس کے کہ پہلے ہو چکا ہے۔ساتھ اس کے ارادہ تیرا اور بے شمار اس کے کہ درود بھیجا ہے آنحضرت ﷺ پر تیرے فرشتوں نے ایسا درود جو ہمیشہ رہنے والا ہے۔ تیرے دوام کے ساتھ باقی رہنے والا ہے۔تیرے فضل واحسان سے ابدلاباد تک کہ جس کی ابدیت کی کوئی حد نہیں اور جس کے دوام کو فنا نہیں۔

درود بلندی درجات

یہ درود شریف بلندی درجات کا بہترین ذریعہ ہے۔ جو شخص یہ درود پڑھتا ہے اللہ تعالیٰ اس پر اپنی خاص رحمت نازل کرتا ہے اور اس کے گناہ معاف کر دیتا ہے اور اس کے درجات بلند کر دیتا ہے۔اس لئے جو شخص 11 مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول بنالے اللہ تعالیٰ اس کے ہر کام میں آسانی پیدا کرتا جاتا ہے اور لوگوں میں عزت سے نوازا جاتا ہے۔

درود پاک کے الفاظ یہ ہیں۔

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ اَکْرَمِ خَلْقِکَ وَسِرَاجِ اُفُقِکَ وَاَفْضَلِ قَآئِمِہٖ بِحَقِّکَ الْمَبْعُوْثِ بِتَیْسِیْرِکَ وَرِفْقِکَ صَلٰوۃً یَّتَوَالٰی تَکْرَارُھَا وَتَلُوْحُ عَلَی الْاَکْوَانِ اَنْوَارُھَاo

ترجمہ:۔اے اللہ درود وسلام بھیج اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر جو تیری سب مخلوق سے معزز ہیں اور تیرے افق کے آفتاب ہیں اور تیرے حق کے قائم کرنے والوں سے افضل ہیں اور بھیجے گے ہیں آسانی اور نرمی کے ساتھ ایسا درود جو پے در پے دہرایا جاتا ہے اور چمکیں سب مخلوق پر اس کے انوار۔

درود منیر

حضرت امام فخر الدین رازی رحمۃ اللہ علیہ کا ارشاد گرامی ہے کہ حضور ﷺ پر درود پاک

Marfat.com

پڑھنے کا حکم اس لئے دیا گیا ہے تاکہ انسان کی روح جو کہ جبلی طور پر ضعیف ہے۔ اللہ تعالیٰ کے انوار کی تجلیات قبول کرنے کا استعداد حاصل کرے جس طرح آفتاب کی کرنیں مکان کے روشن دان سے اندر جھانکتی ہیں تو اس سے مکان کے درو دیوار روشن نہیں ہوتے۔ لیکن اگر اس مکان کے اندر پانی کا طشت یا آئینہ دیا جائے اور آفتاب کی کرنیں اس پر پڑیں تو اس کے عکس سے مکان کی چھت اور درو دیوار چمک اٹھیں گے۔ یوں ہی امت کی روحیں اپنی فطری کمزوری کی وجہ سے ظلمت کدہ میں پڑھی ہوئی ہیں اور رسول کریم ﷺ کی روح انور کے انوارات سے روشنی حاصل کر کے اپنے باطن کو چمکا لیتی ہیں اور یہ استفادہ صرف درود پاک سے ہوتا ہے۔ اس لئے جو شخص اپنے باطن کو روشن کرنے کا خواہاں ہو تو اسے چاہئے کہ اس درود پاک کا ورد کرے کیونکہ اس کا ورد انسان کے باطن کو روشن کر دیتا ہے۔

(درود پاک کے الفاظ یہ ہیں)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ وَبَارِكْ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى آلِ سَيِّدِنَا اِبْرَاهِيْمَ فِي الْعٰلَمِيْنَ اِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ عَدَدَ خَلْقِكَ وَرِضَا نَفْسِكَ وَزِنَةَ عَرْشِكَ وَمِدَادَ كَلِمَاتِكَ وَعَدَدَ مَا ذَكَرَكَ بِهٖ خَلْقُكَ فِيْمَا مَضٰى وَعَدَدَ مَا هُمْ ذَاكِرُوْنَكَ بِهٖ فِيْمَا بَقِيَ فِيْ كُلِّ سَنَةٍ وَّشَهْرٍ وَجُمُعَةٍ وَّيَوْمٍ وَّلَيْلَةٍ وَّسَاعَةٍ مِّنَ السَّاعَاتِ وَشَمٍّ وَّنَفَسٍ وَّطَرْفَةٍ وَّلَمْحَةٍ مِنَ الْاَبَدِ اِلَى الْاَبَدِ وَآبَادِ الدُّنْيَا وَاٰبَادِ الْاٰخِرَةِ وَاَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ لَايَنْقَطِعُ اَوَّلُهٗ وَلَا يَنْفَدُ اٰخِرُهٗ

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے آقا محمد ﷺ پر جس طرح درود بھیجا ہے تو نے ہمارے سردار ابراہیم پر اور برکتیں نازل فرما ہمارے آقا محمد ﷺ پر اور ہمارے آقا محمد ﷺ کی آل پر جس طرح برکتیں نازل فرمائیں تو نے آل ابراہیم پر سارے جہانوں میں بے شک تو ہی خوبیوں سے سراہا گیا بزرگ ہے۔ بے شمار اپنی مخلوقات کے اور اپنی ذات کی رضا کے اور اپنے عرش کے وزن کے اور اپنے کلمات کی سیاہی کے اور بے شمار ان کی جنہوں نے تیرا ذکر کیا۔ تیری

Marfat.com

مخلوق سے گزشتہ زمانہ میں اور بے شمار ان کے جو تیرا ذکر کرنے والے ہیں آئندہ۔ ہر سال میں اور ہر مہینہ میں ہر جمعہ، ہر دن اور ہر رات، ہر گھڑی میں سب گھڑیوں سے اور ہر سونگھنے میں اور سانس لینے میں آنکھ جھپکنے میں ہر لمحہ میں ابتداء زمانہ سے لے کر آخر تک اور دنیا کے سارے زمانوں اور آخرت کے سارے زمانوں بلکہ اس سے بھی زیادہ نہ منقطع ہو اس کی ابتداء اور نہ ختم ہو اس کی انتہا۔

درود غوثیہ

یہ درود پاک خاندان قادریہ کے معمولات میں ہے۔ اکثر قادری بزرگ اپنے مریدوں کو اسے روزانہ 511 مرتبہ یا ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھنے کی تلقین کرتے ہیں۔ یہ درود رحمت خداوندی کا خزانہ ہے لہٰذا جو شخص اس درود کو روزانہ ایک سو گیارہ مرتبہ تاحیات پڑھتا ہے وہ رحمت خداوندی سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ ایک اللہ کے بندے کا کہنا ہے کہ جو شخص روزانہ اس درود پاک کو کم از کم ایک بار ضرور پڑھے اسے سات نعمتیں حاصل ہوں گی:

(1) رزق میں برکت (2) تمام کام آسان ہو جائیں گے (3) نزع کے وقت کلمہ نصیب ہو گا (4) جان کنی کی سختی سے محفوظ رہے گا (5) قبر میں وسعت ہو گی (6) کسی کی محتاجی نہ ہو گی (7) مخلوق خدا اس سے محبت کرے گی۔ اس سے معلوم ہوا کہ اس درود کی برکات حاصل کرنے کے لئے اسے روزانہ پڑھنا چاہئے۔ اس کے علاوہ رسول کریم ﷺ کے قرب اور زیارت کے لئے بھی یہ درود بہت مؤثر ہے۔

(درود پاک کے الفاظ یہ ہیں)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ مَّعْدِنِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ وَاٰلِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ٥

ترجمہ:۔ اے اللہ ہمارے سردار و آقا حضرت محمد ﷺ جو جود و کرم کا خزینہ ہیں پر اور ان کی آل پر درود برکت اور سلام بھیج۔

درود رفاعی

یہ درود حضرت سید احمد کبیر رفاعی رحمۃ اللہ علیہ کا ہے اور انہوں نے اسے اپنی کتاب المعارف

Marfat.com

الحمد یہ میں لکھا ہے۔آپ اس درود پاک کو کثرت سے پڑھا کرتے تھے اور اس بناء پر آپ کو قطب زماں کا بلند مقام حاصل ہوا۔آپ نے اس درود پاک کے بارے میں فرمایا ہے کہ یہ درود اسرار و رموز اور معرفت حاصل کرنے کے لئے بہترین وسیلہ ہے جو شخص اسے روزانہ ہر نماز کے بعد ایک مرتبہ پڑھے گا اس کے ایمان میں استقامت پیدا ہوگی اور وہ دنیا سے صاحب ایمان جائے گا یعنی اس کا دل نور ایمان سے منور ہو جائے گا اور اگر کوئی بندہ اسے کثرت سے پڑھتا رہے تو اسے سعادت عظمیٰ حاصل ہوگی اور اس کی ہر دعا فوراً مستجاب ہوگی وسوسوں، برائیوں اور مصیبتوں سے نجات ملے گی بلا حساب و کتاب جنت میں داخل ہوگا۔

مزید یہ کہ درود پاک 41 دن تک بلا ناغہ ایک مرتبہ روزانہ پڑھنے سے انسان تمام بری عادتوں اور گناہوں سے بچ جائے گا اور پڑھنے والے کو اللہ نیک اعمال کی توفیق عطا کرے گا اس درود پاک کا ایک اور فائدہ یہ ہے۔اسے پڑھنے سے سکون اور اطمینان قلب نصیب ہوتا ہے اور عبادت میں خوب دل لگنے لگتا ہے اور لطف حاصل ہوتا ہے۔عبادت کی لذت وہ اس وقت محسوس ہوتی ہے جب بندے کا قلب سکون میں ہو۔مدینہ منورہ سبز گنبد کا منتظر آنکھوں میں ہو۔اگر کوئی شخص حج کی خواہش رکھتا ہو مگر حج کرنے کی استطاعت نہ رکھتا ہو تو ہر جمعرات کو ایک سو مرتبہ یہ درود پاک پڑھ کر اللہ کے حضور دعا کرے اور گیارہ جمعرات تک اسی طرح کرے اللہ اس کا بہتر ذریعے سے سبب بنا دے گا۔

درود پاک کے الفاظ یہ ہے:

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡمِ

شروع کرتا ہوں اللہ کے نام سے جو بہت مہربان رحم کرنے والا ہے

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى نُوْرِكَ الْاَسْبَقِ وَصِرَاطِكَ الْمُحَقَّقِ مَنْ اَبْرَزْتَهٗ رَحْمَةً شَامِلَةً لِوُجُوْدِكَ وَاَكْرَمْتَهٗ بِشُهُوْدِكَ وَاصْطَفَيْتَهٗ لِنُبُوَّتِكَ وَرِسَالَتِكَ وَاَرْسَلْتَهٗ بَشِيْرًا وَنَذِيْرًا وَّدَاعِيًا اِلَيْكَ بِاِذْنِكَ وَسِرَاجًا مُنِيْرًا نُقْطَةِ مُرْكَزِبَآءِ الدَّاهِرَةِ الْاَوَّلِيَةِ وَسِرَّ اَسْرَارِ الْاَلِفِ الْقُطْبِيَّةِ الَّذِىْ فَتَقَتْ بِهٖ وَثْقَ الْوُجُوْدِ وَخَصَّصْتَهٗ بِاَشْرَفِ الْمَقَامَاتِ الْمُوْهِبِ الْاِمْتِنَانِ وَالْمَقَامِ

Marfat.com

الْمَعْمُوْدِ وَاَقْسَمْتَ بِحَيٰوتِهٖ فِیْ كَلَامِكَ الْمَشْهُوْدِ لِاَهْلِ الْكَشْفِ وَالشُّهُوْدِ هُوَ سِرُّكَ الْقَدِيْمُ السَّارِیْ وَمَاءُ جَوْهَرِ الْجَوْهَرِيَّةِ الْجَارِیْ الَّذِیْ اَحْيَيْتَ بِهِ الْمَوْجُوْدَاتِ مِنْ مَعْدَنٍ وَّحَيَوٰنٍ وَّنَبَاتٍ فَهُوَ قَلْبُ الْقُلُوْبِ وَرُوْحُ الْاَرْوَاحِ وَعَلَمُ الْكَلِمَاتِ الطَّيِّبَاتِ الْقَلَمِ الْاَعْلٰى وَالْعَرْشُ الْمُحِيْطُ رُوْحُ جَسَدِ الْكَوْنَيْنِ وَبَرْزَخُ الْبَحْرَيْنِ وَثَانِیْ اثْنَيْنِ وَفَخْرُ الْكَوْنَيْنِ اَبُوالْقَاسِمِ سَيِّدُنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِاللّٰهِ بْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ عَبْدُكَ وَنَبِيُّكَ وَرَسُوْلُكَ النَّبِیُّ الْاُمِّیُّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِيْماً م بِقَدْرِ عَظْمَتِ ذَاتِكَ فِیْ كُلِّ وَقْتٍ وَّحِيْنٍ سُبْحٰنَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُوْنَ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِيْنَo وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَo

ترجمہ:۔ اے اللہ درود و سلام اور برکت فرما اپنے نور اولین پر اور اپنے ثابت صراط پر جس کو تو نے ظاہر کیا ہے۔ رحمت جو شامل ہے۔ تیرے وجود کو اور عزت دی تو نے اپنے شہود کی اور چن لیا تو نے ان کو اپنی نبوت سے اور رسالت سے اور بھیجا تو نے ان کو بشارت دینے والا اور ڈر سنانے والا اور بلانے والا تیری طرف تیرے اذن اور چراغ روشن نقطہ مرکز باء دائرہ اولیہ کا اور بھید الف قطبیت کے بھیدوں کا جس نے کھول دیا۔ اس سے بندش وجود کی اور خاص کیا تو نے ان کو بہترین مقامات سے عطائے احسان اور مقام محمود اور قسم ذکر کی تو نے آپ کی زندگی کی اپنی کلام میں جس کو گواہی دیتے ہیں۔ اہل کشف اور شہود پس وہ تیرے قدیم سرایت کرنے والے بھید ہیں اور پانی جوہریت کے جوہر کا جو جاری ہے۔ جس سے زندہ کیا تو نے موجودات کو چاہے وہ معدنی ہوں۔ حیوانی ہوں، نباتی ہوں۔ پس وہ دلوں کے دل اور روحوں کی روح علامت ہیں۔ کلمات طیبات کی قلم اعلیٰ اور عرش محیط روح کونین کے جسم کی اور برزخ دونوں سمندروں کا اور دو کا دوسرا اور فخر کونین کے ابوالقاسم سردار ہمارے حضرت محمد بن عبداللہ بن عبدالمطلب تیرے بندے اور نبی اور رسول نبی امی

Marfat.com

اور آپ ﷺ کی آل اور صحابہ پر اور سلام ہو۔ بقدر تیری ذات کی عظمت کے ہر وقت اور ان میں پاکی ہے تیرے رب، رب العزت کی اس سے جو لوگ بیان کرتے ہیں اور سلام ہو سب رسولوں پر اور سب تعریف واسطے کے جو پالنے والا جہانوں کا ہے۔

درود جمعہ

یہ درود جمعہ کے روز پڑھنے کے لئے خاص طور پر مخصوص ہے۔ اس لئے نماز جمعہ ادا کرنے کے بعد کھڑے ہو کر یہ درود پاک سو مرتبہ پڑھیں انشاء اللہ بے پناہ فوائد اور فیوض و برکات حاصل ہوں گے۔ اگر کوئی عورت اس درود پاک کو پڑھنا چاہے تو وہ بعد نماز ظہور گھر پر پڑھ لے اس درود پاک کے فوائد کے بارے میں بیان کیا جاتا ہے کہ اس کے پڑھنے والے پر اللہ تعالیٰ تین ہزار رحمتیں اتارے گا۔ اس پر دو ہزار بار اپنا سلام بھیجے گا۔ پانچ ہزار نیکیاں اس کے نامہ اعمال میں لکھے گا اس کے پانچ ہزار گناہ معاف کرے گا۔ اس کے لئے پانچ ہزار درجے بلند کرے گا۔ اس کے ماتھے پر لکھ دے گا کہ یہ منافق نہیں۔

اس کے ماتھے پر تحریر فرمائے گا کہ یہ دوزخ سے آزاد ہے۔ اللہ تعالیٰ اسے قیامت کے دن شہیدوں کے ساتھ رکھے گا۔ اس کے مال میں ترقی دے گا اس کی اولاد اور اولاد کی اولاد میں برکت رکھے گا۔ دشمنوں پر غلبہ دے گا۔ دلوں میں محبت رکھے گا۔ کسی دن خواب میں زیارت اقدس سے مشرف ہوگا۔ ایمان پر خاتمہ ہوگا۔ قیامت میں رسول اللہ ﷺ اس سے مصافحہ کریں گے حضور پرنور ﷺ کی شفاعت اس کے لئے واجب ہوگی۔ بڑی خوبی یہ ہے کہ اعلیٰ حضرت رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس درود پاک کی تمام سنیوں کے لئے اجازت فرمائی ہے بشرطیکہ برائیوں سے بچیں کہ کبھی اللہ تعالیٰ اس سے ایسا راضی ہوگا کہ کبھی ناراض نہ ہوگا۔

درود پاک کے الفاظ حسب ذیل ہیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَاٰلِهٖ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ صَلٰوةً وَّسَلَامًا عَلَيْكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ اَللّٰهُمَّ صَلٰوةً دَآئِمَةً مَّقْبُوْلَةً تُؤَدِّىْ بِهَا عَنَّا وَعَنْ اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ حَقَّهُ الْعَظِيْمَ وَتَزِيْدُ بِهَا عَلَيْنَا وَعَلٰى اَهْلِ هٰذَا الْبَيْتِ فَضْلَهُ الْعَظِيْمَ وَصَلِّ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ

Marfat.com

وَالْمُسْلِمِیْنَ وَالْمُسْلِمَاتِ الْاَحْیَآءِ مِنْھُمْ وَالْاَمْوَاتِ ط یَارَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَاَوْلِیَآئِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ اَللّٰھُمَّ اجْعَلْ بِقِرَاْئَتِھَا وَکِتَابَتِھَا فِیْ ھٰذَا الْبَیْتِ رَحْمَۃً وَّرَاحَۃً وَّشِفَآءً وَّعَافِیَۃً وَرِزْقاً حَسَناً وَّخَیْراً کَثِیْراً وَّسَلَاماً وَّارْفَعْ بِقِرَاْئَتِھَا وَکِتَابَتِھَا عَنْ ھٰذَا الْبَیْتِ وَاَھْلِ ھٰذَا الْبَیْتِ کُلَّ بَلَاءٍ وَّبَاءٍ وِفِتْنَۃٍ وَّفَسَادٍ وَّفَقْرٍ وَّکُفْرٍ وَّکَافِرٍ وَّکُلِّ شَرِّ اَللّٰھُمَّ نَسْئَلُکَ بِھَا عَفْواً وَّعَافِیَۃً اِنَّکَ قُلْتَ وَقَوْلُکَ الْحَقُّ اَنَا عِنْدَظَنِّ عَبْدِیْ بِیْ یَا رَبَّ مُحَمَّدٍ صَلِّ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَآوْلِیَآئِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ کَمَا ھُوَ اَھْلُہٗ وَکَمَا تُحِبُّ وَتَرْضٰی لَہٗ وَعَلَیْنَا وَعَلٰی اَھْلِ ھٰذَا الْبَیْتِ مَعَھُمْ وَاجْعَلْنَا اَھْلاً لِذٰلِکَ اَللّٰھُمَّ کُلَّ یَوْمٍ وَّکُلَّ لَیْلَۃٍ وَکُلَّ سَاعَۃٍ وَّکُلَّ لَمْحَۃٍ صَلٰوۃً تَتَوَالٰی وَتَدُوْمُ بِدَوَامِ الْمَلِکِ الْحَیِّ الْقَیُّوْمِ ط رَبَّنَاھَبْ لَنَا مِنْ اَزْوَاجِنَا وَذُرِّیّٰتِنَا قُرَّۃَ اَعْیُنٍ وَّاجْعَلْنَا لِلْمُتَّقِیْنَ اِمَاماً رَبِّ اَعُوْذُبِکَ مِنْ ھَمَزَاتِ الشَّیَاطِیْنَ وَاَعُوْذُبِکَ رَبِّ اَنْ یَّحْضُرُوْنَ رَبِّ اَعُوْذُ بِکَلِمَاتِ اللّٰہِ التَّآمَّاتِ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ سَلَامٌ عَلٰی اِبْرَاھِیْمَ سَلَامٌ عَلٰی نُوْحٍ فِی الْعٰلِمِیْنَ وَسَلَامٌ عَلَی الْمُرْسَلِیْنَ سَلَامٌ قَوْلاً مِّنْ رَّبِّ الرَّحِیْمِ سَلَامٌ ھِیَ حَتّٰی مَطْلَعِ الْفَجْرِo

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج اپنے نبی امی پر اور ان کی آل پر اے اللہ درود بھیج ان پر اور سلام اے اللہ کے رسول آپ پر درود اور سلام ہو۔ اے اللہ دائمی درود بھیج جو تیری درگاہ میں مقبول ہو کثرت کر اس کے ساتھ ان پر اور ان کی اہل بیت پر عظمت حق کے ساتھ اور زیادہ کر اس کے ساتھ ہم پر اور ان کی اہل بیت پر ساتھ اپنے فضل عظمیٰ کے ساتھ اور رحمت نازل فرما مومنین اور مومنات اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر جو زندہ اور مردوں پر اے محمد ﷺ کے رب ان پر درود بھیج اور ان کی آل پر اور آپ کے صحابہ پر اور آپ کے اولیاء پر برکت اور سلام ہو۔ اے اللہ کر دے جو پڑھا جاتا ہے اور لکھا جاتا

Marfat.com

ہے اس گھر میں رحمت راحت اور شفاء اور عافیت اور رزق حسنہ اور خیر کثیر اور ٹھنڈک اور سلامتی اور دور کر ساتھ پڑھنے اور لکھنے کے اس گھر سے اور اس گھر کے اہل سے تمام آفات اور وبا اور آزمائش اور فساد اور عزت اور کفر اور کافر کے اور تمام شر سے اے اللہ اس کے ذریعے عفو اور عافیت کا سوال کرتے ہیں بے شک آپ کا قول اور فعل حق ہے۔ جو میں تیرا بندہ ہونے کی صورت میں گمان کرتا ہوں۔ اے محمد ﷺ کے رب ان پر درود بھیج اور ان کی آل پر آپ کے صحابہ پر اور آپ کے اولیاء پر برکت اور سلامتی ہو۔ جیسا کہ وہ اس کے اہل ہیں اور جیسا کہ تیری محبت اور تیری رضا ہے اور ہم پر اور اس گھر کے اہل پر جوان کے ساتھ ہیں کر دے ہمیں اس کے اہل جیسا کہ ہے۔ اے اللہ تمام دن تمام رات تمام ساعت اور تمام لمحات درود بھیج۔ اے زندہ اور قائم رہنے والے مالک ہمیشہ ہمیشہ اے ہمارے رب ہماری ازواج اور اولاد کو آنکھوں کی ٹھنڈک کر دے اور ہمارے لئے اہل تقویٰ کے لئے امام۔ اے ہمارے رب ہم وسوسے ڈالنے والے شیاطین سے تیری پناہ مانگتے ہیں اور رب کی پناہ مانگتے ہیں یہ کہ حاضر کئے جائیں اللہ کی پناہ ساتھ ہمیشہ رہنے والے اللہ کے کلمات سے جو برائی میں سے ہے۔ حضرت ابراہیم پر سلام ہو۔ حضرت موسیٰ پر اور ہارون پر سلام اور سلام آل یاسین اور سلام ہو حضرت نوح علیہ پر دونوں جہانوں میں اور سلام ہو مرسلین پر سلامتی ہو اپنے رب رحیم کے قول پر اور سلامتی ہو فجر ہونے تک۔

درود حبیب

یہ درود عاشقان رسول اکرم ﷺ کا خصوصی وظیفہ ہے اور اس کے بے پناہ فیوض و برکات ہیں۔ اسے پڑھنے سے بے پناہ اللہ کی رحمت ہوتی ہے اور گناہ معاف ہوتے ہیں بھولی ہوئی چیزیں یاد آ جاتی ہیں۔ حضور ﷺ کی قربت نصیب ہوتی ہے۔ دنیا کے غموں سے نجات ملتی ہے۔ اعمال نامہ میں کثرت سے نیکیاں لکھی جاتی ہیں یہ درود شریف پڑھنے والوں پر اللہ راضی ہو جاتا ہے۔ یہ درود قبر کی روشنی ہے۔ یہ درود حضور ﷺ کی شفاعت کا سب سے بہترین ذریعہ ہے۔

Marfat.com

لہذا ہر دعا کے آغاز اور اختتام پر یہ درود پاک پڑھنا چاہئے۔ ہر مجلس کے شروع میں یہ درود پڑھنا چاہئے صبح وشام بلکہ ہر نماز کے بعد یہ درود شریف پڑھنا بہت مفید ہے۔ وعظ وتقریر کے شرع میں حج کے مناسک ادا کرتے وقت مساجد میں فارغ وقت میں گویا جس وقت موقع پائیں اس درود پاک کو کثرت سے پڑھیں انشاء اللہ دنیا اور آخرت میں کامیابی حاصل ہوگی۔

درود پاک کے الفاظ یہ ہیں:

اَلصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلَیْکَ یَارَسُوْلَ اللّٰہِ وَعَلٰی اٰلِکَ وَاَصْحَابِکَ یَا حَبِیْبَ اللّٰہِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ کے رسول تجھ پر درود اور سلام اور اے اللہ کے حبیب تمہاری آل اور صحابہ پر بھی درود اور سلام ہو۔

درود مستجاب الدعوات

یہ درود پاک اللہ کا رحم وکرم حاصل کرنے کے لئے بہت بڑا وسیلہ ہے۔ جو شخص اسے سو مرتبہ بعد نماز فجر اور سو مرتبہ بعد نماز عشاء پڑھے وہ زندگی بھر معزز ومکرم رہے اگر تنگدستی اور مفلسی دور کرنے کی نیت سے پڑھے تو بہت جلد اللہ تعالیٰ اس پر کرم کرے گا اور اس کے رزق میں اضافہ ہو جائے گا اور جو شخص اس درود پاک کو روزانہ کم از کم گیارہ مرتبہ پڑھے تو وہ اس درود پاک کی بدولت عزت و دولت اور برکت جیسی عظیم نعمتوں سے مالا مال ہو جاۓ گا اگر کوئی شخص رزق حلال کھا کر نوے دن روزانہ اسے گیارہ سو مرتبہ سوتے وقت پڑھے تو انشاء اللہ زیارت رسول کریم ﷺ سے مشرف ہوگا اس کے علاوہ جب بھی اسے پڑھا جائے گا تو اس سے دنیا وآخرت کی بھلائیاں حاصل ہوں گی۔

درود پاک کے الفاظ یہ ہیں:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ الْکَرِیْمِ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَسَلَّمَ۔

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنے امی کریم نبی پر اور ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر رحمت اور سلامتی نازل فرما۔

درود اول وآخر

وہ شخص جو ایام جوانی میں خدا کو بھولا رہا اور عمر کا بیشتر حصہ گناہوں میں گزر گیا یعنی جب

Marfat.com

انسان کی عمر اختتام کے قریب ہو۔ گناہوں کی کثرت ہو موت قبر اور حشر کا خوف دامن گیر ہو تو وہ اس درود پاک کو دن رات کثرت سے پڑھنا شروع کر دے انشاء اللہ حق تعالیٰ اس کے تمام گناہ معاف کر دے گا اور بقیہ زندگی میں ایسے نیک اعمال کرنے کی توفیق دے گا اور اس کے علاوہ یہ پڑھنے والے کو اللہ تعالیٰ بے انداز قوت عطا کر دیتا ہے۔ اس لئے اس کے عمل سے دشمن ہمیشہ مغلوب ہو جاتے ہیں۔ لہٰذا اگر کسی کو کوئی دشمن بلا وجہ تنگ کرتا ہو تو وہ سات جمعہ کو بعد نماز جمعہ ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے انشاء اللہ دشمن مغلوب ہو جائے۔

درود پاک کے الفاظ یہ ہیں:

صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى حَبِيْبِهٖ اَكْرَمِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَبَارِكْ وَسَلِّمْ.

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنے اول اور آخر معزز حبیب پر ان کی آل پر اور ان کے صحابہ پر درود برکت اور سلام بھیج۔

درود مصطفیٰ

اس درود پاک کا عامل نیک صفات سے متصف ہو جائے گا اور کثرت سے پڑھنے والا رسول کریم ﷺ کی محبت میں محور ہے گا اور جو شخص صبح شام یا ہر نماز کے بعد اس درود شریف کی تلاوت کرتا رہے۔ وہ ذلت سے نکل کر عظمت میں آ جائے گا، ادنیٰ سے اعلیٰ مرتبے پر پہنچے گا اگر کسی حاکم یا کسی افسر کے پاس جائے گا تو عزت پائے گا اور اسے کثرت سے پڑھنے والے کا دل روشن ہو جاتا ہے اور اسے سچے خواب آ۔نے لگتے ہیں۔ خواب میں بزرگان اور جلیل القدر ہستیوں کی زیارت ہو گی اگر شدید قسم کے بیمار آدمی کے سرہانے اس درود پاک کو سو مرتبہ پڑھا جائے اور اس کے بعد نبی کریم ﷺ کے واسطے سے اللہ کے حضور بیمار کی صحت یابی کی دعا کی جائے تو انشاء اللہ دعا قبول ہوگی۔ اللہ تعالیٰ دعا قبول فرمائے گا۔

(درود پاک کے الفاظ یہ ہیں)

اَللّٰهُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِكْ عَلٰى حَبِيْبِكَ الْمُصْطَفٰى وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْO

ترجمہ:۔ اے اللہ درود اور سلام اور برکت بھیج اپنے حبیب مصطفیٰ ﷺ پر اور

Marfat.com

ان کی آل پر اور سلامتی۔

درود باطن

رسول کریم ﷺ اُمی نبی تھے اور اللہ تعالیٰ نے انہیں خود ہر علم پڑھایا اس لئے جو شخص اللہ کے رسول کی لفظ اُمی سے صفت بیان کرے تو اللہ اس کے بدلے میں اس شخص کو بھی اپنے علم غیب سے مطلع فرماتا ہے یعنی اس پر اسرار ربی اور علم باطن بذریعہ کشف کھلنے لگتا ہے اور اس درود پاک کی سب سے اہم اور افضل خصوصیت یہی ہے کہ اسے مرشد کی اجازت اور ہدایت کے مطابق پڑھنے والا صاحب کشف ہو جاتا ہے۔ اس کا ظاہر اور باطن پاکیزہ ہو جاتا ہے۔ اس درود پاک کا ایک خصوصی فائدہ یہ ہے کہ اسے رات دن کی کثرت سے پڑھنے سے انسان کی زبان محفوظ ہو جاتی ہے۔ اس کی ہر دعا بارگاہ رب العزت میں قبول ہوتی ہے۔ اگر کوئی شخص نماز جمعہ کے بعد مدینہ شریف کی طرف منہ کر کے کھڑے ہو کر اس درود پاک ایک سو گیارہ مرتبہ پڑھے تو وہ دین و دنیا میں فلاح پائے گا۔

درود پاک حسب ذیل ہے:

صَلَّی اللّٰہُ عَلَی النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمْ صَلٰوۃً وَّسَلَامًا عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ اپنے امی نبی پر درود بھیج اور ان کی آل پر سلامتی اے اللہ کے رسول آپ ﷺ پر صلوٰۃ اور سلام۔

درود مجتبیٰ

یہ درود پاک بھی اکثر مشائخ کرام کا پسندیدہ درود ہے۔ ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ جو شخص جمعرات کی آدھی رات گزرنے کے بعد تہجد کے نوافل پڑھے اور نوافل کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور اخلاص کے بعد ہزار بار یہ درود پاک پڑھے اور گیارہ روز تک یہی عمل جاری رکھے۔ انشاءاللہ نبی کریم ﷺ کی زیارت نصیب ہوگی بشرطیکہ پیچھے مرشد کامل کی دعا اور توجہ ہو۔ ایک بزرگ کا کہنا ہے کہ امت کو حضور ﷺ کی ذات گرامی پر درود پاک پڑھنے کا اس لئے حکم دیا گیا ہے کہ حضور ﷺ کے حقوق ادا ہو جائیں تاکہ حقوق ادا ہونے سے حضور ﷺ کی شفاعت کی ضمانت مل

Marfat.com

جائے اس کے علاوہ اس درود پاک کے بھی وہی فیوض و برکات ہیں جو دوسرے درودں کے ہیں۔

درود پاک کے الفاظ یہ ہے:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ حَبِیْبِکَ الْمُجْتَبٰی وَرَسُوْلِکَ الْمُرْتَضٰی وَعَلٰی اٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ اَجْمَعِیْنَ o

ترجمہ:۔ اے اللہ رحمت سلام اور برکت بھیج اپنے مقبول حبیب پر اور اپنے برگزیدہ رسول پر اور آپ کی آل پر اور سب صحابہ پر۔

درود تریاق امراض

نزہت المجالس میں لکھا ہے کہ بعض صلحاء میں سے ایک صاحب نے عارف باللہ حضرت شیخ شہاب الدین ابن ارسلان رحمۃ اللہ علیہ جو بڑے زاہد اور عالم تھے کو دیکھا اور ان سے اپنے مرض اور تکالیف کی شکایت کی انہوں نے فرمایا تریاق مجرب سے کہاں غافل ہو۔ یہ درود شریف پڑھا کرو۔ جو شخص یہ درود شریف کثرت سے پڑھے اس کی روح اور دل زندہ ہو جائے گا اور اسے دنیا میں غیر فانی مقام حاصل ہوگا اور اس کی قبر ہمیشہ روشن رہے گی اور اس کے جسم کو قبر میں مٹی نہیں کھائے گی۔ اس لئے یہ درود شریف ایسا روحانی نسخہ ہے کہ جسے پڑھنے سے آخرت سنور جاتی ہے لہٰذا ہر نماز کے بعد اس درود کو ایک دو مرتبہ ضرور پڑھنا چاہئے۔

اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی رُوْحِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَرْوَاحِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَلْبِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُلُوْبِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی جَسَدِ مُحَمَّدٍ فِی الْاَجْسَادِ وَصَلِّ وَسَلِّمْ عَلٰی قَبْرِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْقُبُوْرِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ، ارواح میں سے حضرت محمد ﷺ کی روح مبارک پر درود سلامتی اور برکت بھیج اور قلوب میں سے حضرت محمد ﷺ کے قلب پر درود و سلام بھیج اور جسموں میں سے سیدنا حضرت محمد ﷺ کے جسم پر درود و سلام بھیج اور قبروں میں سے حضرت سیدنا محمد ﷺ کی قبر پر درود بھیج۔

درود کوثر

درود کوثر سے مراد وہ درود شریف ہے۔ جسے پڑھنے سے آخرت میں حوضِ کوثر کا پانی ملے گا۔

Marfat.com

لہٰذا جسے تمنا ہو کہ قیامت کے روز ساقی کوثر ﷺ کے ہاتھ سے حوضِ کوثر کا جام ملے تو اسے چاہئے کہ وہ اس درود پاک کو کثرت سے پڑھے۔ جس کی بناء پر جنت کا حق دار بن جائے گا اور جب وہ قیامت کے روز جنت میں جائے گا تو پھر اسے حوضِ کوثر کا جام نصیب ہوگا یہ کتنا بڑا اعزاز ہوگا کہ قیامت کے روز جب لوگ پیاس کی شدت سے بلبلا رہے ہوں گے تو اسے حوضِ کوثر کا ٹھنڈا مشروب میسر آئے گا۔ اس لئے یہ درود پاک حضور ﷺ کی قربت حاصل کرنے کا سب سے موثر ذریعہ ہے۔

حضرت خواجہ حسن بصری رحمۃ اللہ علیہ جو صوفیاء کے جداعلیٰ ہیں انہوں نے اس درود پاک کے بارے میں فرمایا ہے کہ اگر کوئی انسان یہ تمنا رکھتا ہو کہ خدا کا قرب حاصل ہو تو اسے چاہئے کہ درود کوثر کثرت سے پڑھے۔ انشاء اللہ اس کی بدولت بہت جلد اسے حضور ﷺ کا قرب حاصل ہو جائے گا۔

اس درود پاک کا ایک فائدہ یہ بھی ہے کہ اسے پڑھنے والا دنیا کی نظروں میں ہمیشہ باعزت ہو جاتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس درود شریف کے وسیلہ سے ایسی عزت سے نوازتا ہے کہ اسے کوئی چھین نہیں سکتا۔

درود پاک کے الفاظ یہ ہیں:

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاَوَّلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْاٰخِرِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی النَّبِیِّیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمُرْسَلِیْنَ وَصَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ فِی الْمَلَاِ الْاَعْلٰی اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

ترجمہ:۔ اے اللہ درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر اولین میں اور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر آخرین میں اور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر نبیوں میں اور درود بھیج ہمارے سردار محمد ﷺ پر مرسلین میں اور درود نازل کر ہمارے سردار محمد ﷺ پر ملاءاعلیٰ میں قیامت کے دن تک۔

اللہ رب العزت کی بارگاہ بے پناہ بے کس میں التجا ہے کہ اے مولا ہمیں درود پاک پڑھنے کی توفیق عطا فرما۔ (آمین)

Marfat.com

گنبد خضراء

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں التجا ہے کہ اے مولا ہمیں گنبد خضراء کی زیارت نصیب فرما۔ جو ہر عاشق کی دل کی دھڑکن ہے۔ (آمین) دل گنبد خضراء کی زیارت کے لئے بے تاب ہے۔ گنبد خضراء کا حسین و بہار آفرین تصور اور اس کی زیارت کا بے پایاں شوق اہل ایمان کے دلوں کی دھڑکن ہے۔ بے قرار و مشتاق نگاہوں کی سکون بخش جنت اور قرب و حضور کی نورانی تمنا کی معراج ہے۔ جس کے بعد آرزوئیں دم توڑ دیتی ہیں اور تمنائیں مٹ جاتی ہیں۔ مومن کے افکار و تصورات کی لطیف و غیر مرئی اور قدس دنیا پر گنبد خضراء کی تابناک و پر جمال اور نورانی کہکشاں ہی پرفشاں ہے اور دل میں سجی ہوئی خوبصورت یادوں اور آرزوؤں کی پر کیف و دلکش روشنی ہی اس کی زندگی کی راہگزر میں چراغاں کیے ہوئے ہے۔

گنبد خضراء کے اس جانفزاء تصور ہی سے اس کے اجڑے چمن میں بہار آتی ہے اور ناشاد روح قرار و سکون محسوس کرتی ہے لیکن تصور کی یہ اعجاز آفرین مشروط ہے۔ اس تصور کی مسیحائی اس وقت کا رگر اور قلب و روح کے لئے آب حیات ثابت ہوتی ہے۔ جب دل و نگاہ روح کی گہرائیوں کے ساتھ اس قدسی تصور کے گرویدہ اور عملی زندگی میں جلوے سمیٹنے کے لئے شیدا ہوں۔ جذبات کی اس شدت اور شوق کی اس فراوانی کے بغیر اس تصور کی کرشمہ نمائیوں کی طلب اور جھلک دیکھنے کی آرزو طلب محال ہے اور اس کی ذوق افروزی کا انکار دل کی موت اور شقاوت و محرومی کی علامت۔

تصور حبیب ﷺ تصور حُبِ مصطفیٰ ﷺ اور زیارت گنبد خضراء کے شوق میں مست رہنے والوں کی بے تابیوں اور بے قراریوں ہی کا یہ اثر ہے کہ روزِ اول سے عاشقوں کے قافلے گنبد خضراء کی طرف رواں دواں ہیں اور اس عقیدت و اخلاص محبت اور نیاز مندی کے تمام تر تقاضوں کے ساتھ کہ ان کے مظاہرے ہی سے ایمان کو تازگی نصیب ہوتی ہے اور عشق کو تسکین و راحت ملتی ہے۔ عاشقوں کے یہ قافلے محبت کی راہ پر ہمیشہ سے گامزن ہیں اور یونہی جادۂ پیما رہیں گے اور بے قرار عشق کو ذوق و شوق کے نئے اور ولولہ انگیز رنگ ڈھنگ عطا کرتے رہیں گے۔ محبت کی شدت و ندرت اور جذب دروں کی کارفرمائی اس جذبے کو کبھی فنا نہیں ہونے دے گی۔ آج تک کروڑوں انسانوں نے اس بارگاہ میں حاضری دی ہے اور انشاء اللہ قیامت تک دیتے رہیں گے ان میں اقلیم ولایت و امامت کے تاجدار بھی تھے اور لشکر و سپاہ کے ارباب کج کلاہ

Marfat.com

بھی اصحاب علوم وفنون بھی تھے اور خداوندان دانش و آگہی بھی۔ فرخندہ بخت، فرشتہ سیرت نیک محضر فقراء وصلحاء اور زاہد و عابد بھی تھے اور مظلوم ودرماندہ، مذموم وستم رسیدہ حاجت منداور دل گرفتہ روسیاہ گناہ گار بھی۔

رحمۃ للعالمین ﷺ کی شان جود وسخا اور نگاہ کرم کی لطف و کرم نے سب کو نوازا کسی کو بھی محروم وناشاد نہ کیا۔ جو کسی نے چاہا ان کے دستگیر ہاتھ اور طبع سخا پسند نے اپنے سائل کو وہی بخشا، شان فقر وغنا بھی لذت قرب ورضا بھی۔ شراب وصل بھی اور دولت دیدار بھی۔ آج دن تک جس نے بھی درِ مصطفیٰ ﷺ سے مانگا ہے وہ کبھی خالی ہاتھ واپس نہیں لوٹا۔

یہ ناچیز بھی درِ مصطفیٰ ﷺ کا ایک ادنیٰ سا گدا گر ادنیٰ سا سوالی ادنیٰ سا منگتا ہے خدا کی قسم جو حضور ﷺ کا گداگر ہو گیا۔ جو حضور ﷺ کے در کا مانگتا ہو گیا۔ وہ دنیا میں چھا گیا اور دنیا کا شہنشاہ ہو گیا۔

وہ سوئے لالہ زار پھرتے ہیں — تیرے دن اے بہار پھرتے ہیں
جو تیرے در سے یار پھرتے ہیں — دربدر یونہی خوار پھرتے ہیں
پھول کیا دیکھوں میری آنکھوں میں — دشت طیبہ کے خار پھرتے ہیں
اس گلی کا گدا ہوں میں جس میں — مانگتے تاجدار پھرتے ہیں
کوئی کیوں پوچھے تیری بات رضا — تجھ سے کتے ہزار پھرتے ہیں
انکی مہک نے دل کے غنچے کھلا دیئے ہیں — جس راہ چل دیئے، کوچے بسا دیئے ہیں
جب آ گئی ہیں جوش رحمت پہ انکی آنکھیں — جلتے بجھا دیئے ہیں، روتے ہنسا دیئے ہیں
ان کے نثار کوئی کیسے ہی رنج میں ہو — جب یاد آ گئے ہیں، سب غم بھلا دیئے ہیں

اللہ رب العزت کی بارگاہ میں التجا

اے مالک ارض وسما، اے میرے مالک میرے قادر میرے رازق۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے وہ بھی تیرا ہے اور جو کچھ زمینوں میں ہے وہ بھی تیرا ہے۔ تیرے ہی خزانے میں تو ہی مالک ہے تو حاکم الحاکمین ہے۔ تیری ہی طرف پلٹ کر جانا ہے۔ جو کچھ آسمانوں میں ہے وہ بھی تیری پاکی بیان کرتے ہیں اور جو کچھ زمینوں میں ہے وہ بھی تیری پاکی بیان کرتے ہیں۔ کائنات کی ہر شے۔ میرا مولا تیری پاکی بیان کرتی ہے۔ تیرا یہ عاجز وگنہگار، بدکار، سیاہ کار، بے کار بندہ۔

Marfat.com

تیرے محبوب ﷺ کا ادنیٰ سا امتی ادنیٰ سے ادنیٰ سا غلام تیری بارگاہ میں سر رکھے ہوئے ہے تیرے حضور گردن رکھے ہوئے ہے۔ میرے مولا میں تیری ہی پا کی بیان کرتا ہوں تو سبحان اللہ ہے، ہر عیب ہر کمزوری سے پاک میرا رب ہے۔ تو سب سے بہتر والی مولا ہے، تو سب سے بڑا راہ ہدایت دکھانے والا مولا ہے تو سب سے بڑا رحم کرنے والا، سب سے بڑا بخشنے والا ہے۔ میرے مولا تیری شان یہ ہے کہ آقا تاجدار کائنات ﷺ نے فرمایا کہ میرا رب اتنا سخی ہے کہ اس کی بارگاہ میں ہاتھ اٹھیں۔ جیسے خالی ہاتھ اٹھے تھے ویسے خالی واپس آ جائیں، میرے مولا کو اس سے شرم آتی ہے۔ میرا مولا اتنا کریم ہے اتنا شرم والا ہے کہ کوئی خالی ہاتھ اس کی بارگاہ سے واپس نہ لوٹے۔ میرے مولا میں خالی دامن لے کر تیری بارگاہ بے کس پناہ میں منگتا بن کر حاضر ہوا ہوں ۔ میرے مولا! میں گنہگاروں میں سیاہ کار ہوں۔ میں بدکار ہوں میں بے کار ہوں۔ میں نے کئی بار توبہ کر کے توڑی ہے۔ کئی بار وعدہ خلاف ورزی کی ہے۔ میں مجرم ہوں یا اللہ تو مجھے اپنے پیارے حبیب محمد ﷺ کے صدقے میرے گناہوں کو معاف فرما۔ یا اللہ! مجھے نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرما۔ بڑے کاموں سے بچا لے۔ مجھے آہ و زاری کرنے والا بندہ بنا لے۔ اپنی اور اپنے محبوب ﷺ کی یاد میں تڑپنے اور رونے والا بندہ بنا لے۔

اے میرے مولا تو مجھے آقا تاجدارِ کائنات ﷺ کے روضہ پاک کی زیارت نصیب فرما۔ خانہ کعبہ کی زیارت نصیب فرما۔ میرے مولا بندہ ناچیز نے جو تیرے محبوب ﷺ کی مدح سرائی بیان کی ہے یا اللہ اس کے صدقے مجھے آقا ﷺ کی شفاعت نصیب فرما۔ اے میرے مولا مجھے مدینہ طیبہ کی گلیوں میں صدا لگانے والا ایک ادنیٰ سا فقیر اور ادنیٰ سا گداگر بنا دے۔ (آمین)

بارگاہ محبوب خدا حبیب خدا ﷺ میں التجا

میرے کملی والے لجپال آقا یا رسول اللہ ﷺ، میرے دل کی دھڑکن میری آنکھوں کی ٹھنڈک، نور الانوار و سر الاسرار و سید الابرار والی دو جہاں تاجدار کائنات، مختار کل رحمت العالمین ﷺ۔ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے قدموں کی خاک مبارک پر میری جان مال ماں باپ بھائی بہن سب کچھ قربان ہو جائے۔ میرے کملی والے لجپال آقا ﷺ یا رسول اللہ! آپ ﷺ کا نہایت ہی گناہ گار، بدکار، سیاہ کار، بے کار ادنیٰ سا امتی۔ ادنیٰ سے بھی ادنیٰ غلام آپ ﷺ کی بارگاہ میں درود و سلام اور مدح سرائی بیان کرنے کی سعادت حاصل کی ہے

Marfat.com

قبول فرمائیں۔

میرے کملی والے لجپال آقا یارسول اللہ ﷺ! میں جانتا ہوں کہ میں اس قابل نہیں ہوں کہ آپ ﷺ کی شان کے بارے میں کچھ بیان کرسکوں۔ یہ زبان اس قابل نہیں یہ ہاتھ اس قابل نہیں کہ میں آقا ﷺ کی شان بیان کرسکوں۔ لیکن کملی والے لجپال آقا ﷺ آپ کا ناچیز اورادنیٰ سا امتی ہونے کے ناطے میں آقا ﷺ کی بارگاہِ بےکس پناہ میں ایک ادنیٰ سا گدا ایک ادنیٰ سا سوالی بن کر بھیک مانگنے آیا ہوں۔ یا رسول اللہ ﷺ! جب تک میں زندہ رہوں آپ ﷺ کی بارگاہ میں درود وسلام کے نذرانے پیش کرتا رہوں اور آپ ﷺ کی شان میں کچھ عرض کرتا رہوں۔

یارسول اللہ ﷺ جب میں مروں تو میری زبان پر درودوسلام کا ورد جاری ہو۔ جب قبر میں منکرونکرین مجھے اٹھائیں اس وقت بھی میری زبان پر درودوسلام کا ورد جاری ہو۔ جب میدان محشر میں اٹھوں تو بھی میری زبان پر درود وسلام کا ورد جاری ہو۔ میرے کملی والے آقا یا رسول اللہ ﷺ! میں آپ سے آپ ﷺ کی محبت اور عشق کی بھیک مانگتا ہوں۔ میرے دل میں میرے سینے میں یارسول اللہ ﷺ! اپنی محبت اور عشق کی شمع روشن فرمائیں۔ میرے کملی والے لجپال آقا یارسول اللہ ﷺ میں گنہگار ہوں، بدکار ہوں، سیاہ کار ہوں، بےکار ہوں، مجرم ہوں۔ میں آقا ﷺ کی بارگاہ میں ایک ادنیٰ سا گدا بن کر ادنیٰ سا سوالی بن کر حاضر ہوا ہوں۔ آپ ﷺ رحمت العالمین ہیں میرے گناہوں کو معاف فرمائیں۔ نیک کام کرنے کی توفیق عطا فرمائیں، برے کاموں سے بچالیں۔ مجھے ایمان کی دولت سے مالا مال فرمائیں۔ مجھے آہیں اور زاری کرنے والا امتی بنالیں۔ مدینہ طیبہ کی گلیوں میں صدا لگانے والا ایک حقیر سا فقیر ادنیٰ سا گداگر بنالیں۔ میرے کملی والے لجپال آقا یارسول اللہ ﷺ مجھ میں اتنی ہمت نہیں کہ میں آپ ﷺ کا نیک امتی بن جاؤں آپ ﷺ اپنی نظر رحمت سے فضل وکرم سے مجھے اپنے نیک امتیوں میں شامل کرلیں۔ یارسول اللہ ﷺ مجھ میں اتنی ہمت نہیں ہے کہ سرکش نفس کے خلاف جہاد کرسکوں۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اپنی نظر کرم اور فضل وکرم سے میرے سرکش نفس پر مجھے فتح نصیب فرمائیں۔ یا رسول اللہ ﷺ میں نہ عبادت کرنا جانتا ہوں نہ میرے پاس عبادت کا علم ہے۔ میرے پاس کوئی ایسا علم نہیں ہے جو کہ بارگاہ خداوندی میں پیش کرسکوں سوائے

Marfat.com

آپ ﷺ کے نام پاک کے۔ یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ کا نام پاک لے کر ہی بارگاہِ خداوندی میں حاضر ہوں۔ اس کے سوائے میرے پاس کچھ نہیں ہے۔

یارسول اللہ ﷺ مجھے روضہ پاک کی زیارت نصیب فرمائیں۔ مدینہ طیبہ کی گلیوں کی زیارت نصیب فرمائیں۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھے خانہ کعبہ بیت اللہ کی زیارت نصیب فرمائیں۔ آمین

میرے کملی والے لجپال آقا یارسول اللہ ﷺ! میں نے جو کچھ آپ ﷺ کی شان میں عرض کیا ہے۔ یارسول اللہ ﷺ میرا علم ناقص ہے، میں نادان ہوں۔ اس میں کہیں غلطیاں ہوئی ہوں گی۔ یارسول اللہ ﷺ مجھے فخر ہے کہ میں آپ ﷺ کا ادنیٰ سا امتی ہوں اور میں فخر سے کہتا ہوں کہ میں تاجدار کائنات ﷺ کا ادنیٰ سا گدا ہوں۔

میں اپنے پیر و مرشد حضور ضیاء الامت کے لخت جگر، جناب پیر طریقت رہبر شریعت حضرت صاجبزادہ پیر امین الحسنات شاہ صاحب مدظلہ عالی کا شکر گزار ہوں کہ انہوں نے میری یہ کتاب چھپوانے کے لئے راہنمائی کا وعدہ فرمایا ہے۔ اللہ تعالیٰ کملی والے آقا ﷺ کے صدقے ان کے درجات بلند فرمائے اور ان کو حضور ضیاء الامت کے مشن کو مزید دنیا میں پھیلانے کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے حبیب کملی والے آقا ﷺ کے صدقے بھیرہ شریف پر مزید رحمت کی بارش نازل فرمائے۔ بھیرہ شریف سے قیامت تک فیض جاری ہے۔ (آمین)

گدائے مدینہ

محمد جاوید اقبال، سٹاکٹن، یوکے

ADRESS:

M.JAVED IQUBAL.22 TARRING STREET STOCKTON-ON-TEES-CLEVELAND(UK) TSI8IHJ.

TELE: 0164 616786.

(پاکستان میں پتہ)

ضلع بھمبر، تحصیل مہمانی، پوسٹ آفس پونہ گاؤں سنداڑ شریف

Marfat.com

خوشخبری

مشہور و معروف محدث و مفسر حضرت علامہ قاضی ثناء اللہ پانی پتی ؒ کا عظیم شاہکار

تفسیر مظہری

جس کا جدید اور مکمل اردو ترجمہ ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف نے اپنے نامور فضلاء
الاستاذ مولانا ملک محمد بوستان صاحب، جناب الاستاذ سید محمد اقبال شاہ صاحب،
اور الاستاذ محمد انور مگھالوی صاحب سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔

ان شاء اللہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور ۔ کراچی ○ پاکستان

جلد اس علمی کارنامے کو منصہ شہود پر لانے کا شرف حاصل کرے گا۔

Marfat.com

خوشخبری

مشہور و معروف محدث و مفسر حافظ عماد الدین ابو الفداء ابن کثیرؒ کا عظیم شاہکار

تفسیر ابن کثیر

جس کا جدید اور مکمل اردو ترجمہ ادارہ ضیاء المصنفین بھیرہ شریف نے اپنے نامور فضلاء علامہ محمد اکرم الازہری، علامہ محمد سعید الازہری، علامہ محمد الطاف حسین الازہری سے اپنی نگرانی میں کروایا ہے۔

ان شاء اللہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

لاہور - کراچی ○ پاکستان

جلد اس علمی کارنامے کو منصۂ شہود پر لانے کا شرف حاصل کرے گا۔

Marfat.com

بندۂ پروردگارم اُمّتِ احمد نبیؐ
دوستدارم چار یار تابعِ اولادِ علیؓ
مذہبِ حنفیہ دارم ملّتِ حضرتِ خلیلؑ
خاکِ پائے غوثِ اعظمؒ زیرِ سایہ ہر ولی

Marfat.com

Z.B.S.
2001

Marfat.com

حضور ضیاء الامت پیر محمد کرم شاہ الازہری رحمۃ اللہ علیہ کی

یادگار تصانیف

تفسیر ضیاء القرآن (۵ جلد)

فہم قرآن کا بہترین ذریعہ
اہلِ دل کے لیے ایک نایاب تحفہ

ترجمۃ القرآن جمال القرآن

قرآن پاک کا انتہائی خوبصورت ترجمہ جس کے ہر
لفظ سے اعجازِ قرآن کا حسن نظر آتا ہے

سیرت صلی اللہ علیہ وسلم پر کتاب
ضیاء النبی (۷ جلد)

درد و سوز اور تحقیق و آگہی سے
معمور تصنیف

سنت خیر الانام

فتنۂ انکارِ سنت پر تحقیقی اور تنقیدی کتاب

مقالات (۲ جلد)

مختلف علمی، روحانی اور معاشی
موضوعات پر جامع مقالات
کا مجموعہ

قصیدہ اطیب النغم

خوبصورت نعتیہ قصیدہ کی پرسوز
اور دلآویز شرح

مجموعہ وظائف مع دلائل الخیرات شریف

مشائخ سلسلہ عالیہ چشتیہ نظامیہ اور دیگر سلاسل
کے معمولات اور اوراد و وظائف کا مجموعہ

ضیاء القرآن پبلی کیشنز

گنج بخش روڈ، لاہور 7221953-7220479
فیکس: 7238010
۹۔ الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور 7225085-7247350
۱۴۔ انفال سنٹر، اردو بازار، کراچی 2210212-2212011
2630411

Marfat.com